

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

الحمد لله على حميد القادر لصحة الحميد على طبع الكتاب الرشيد وخطاب السديد

لغفر المساكين سند المؤمنين في المجد والجاه ما نبه رسول الله ولا أمته ولا الأمة حممه الله

قدرة الطبع في رد

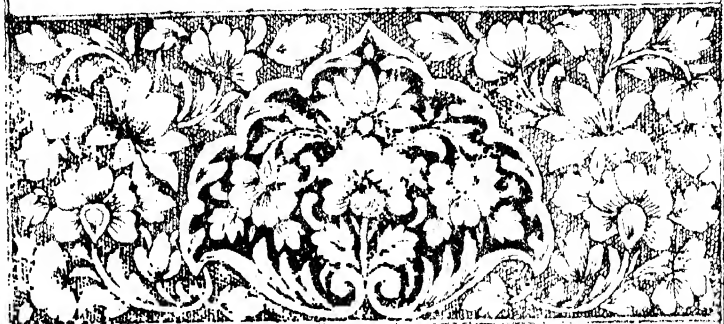
فهرست ابواب عقاید الحیدر فی احکام الاجتهاد والتقلید

صفحه

مضمون

۳	باب فی بیان حقیقة الاجتهاد و مشروطه
۱۰	باب اختلاف نقضیت المجتهدین
۳۶	باب تاکید لاخذ بهذه المذاهب الاربعه
۲۹	باب اختلاف الناس فی الاخذ بهذه المذاهب الاربعه وما یجوز علیهم من ذلك
۵۰	فصل فی المجتهد المطلق المنتسب
۵۵	فصل مجتهد فی المذهب
۶۲	فصل متبحر فی المذهب
۸۳	افشاء متقلید
۹۲	فصل فی العامی
۹۷	باب وصایای ائمه مذاهب
۱۰۳	امور راجعه الی الاجتهاد
۱۰۶	اشياء منتسبه الی المذاهب

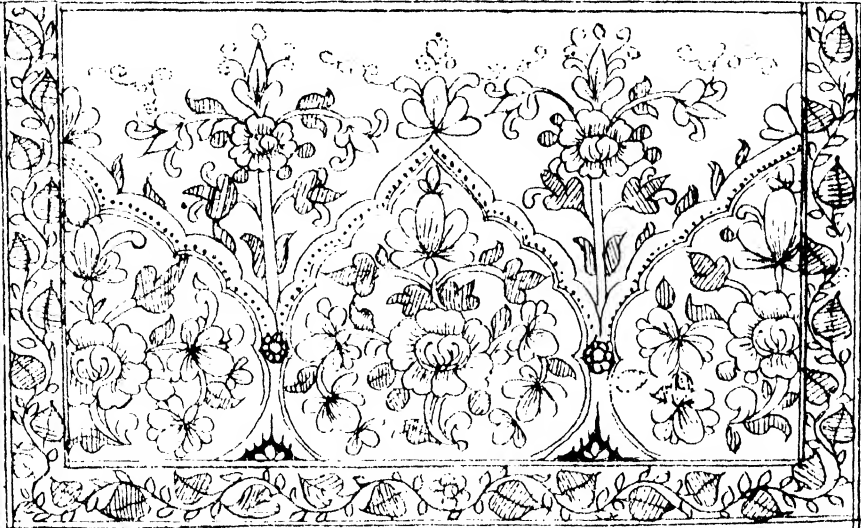
مَا كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ



عَقْدُ الْحَيْدَرِ



مَطْلَعُ قَارُونَ دَهْلَوِي
مُعَظَّمُ طَبِيعِ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَعَثَ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا إِلَى الْعَرَبِ وَالْجَمْعِ

جميع ستایش اوس شد کہ وہی جسنی ہماری سرور محمد صلعم کو عرب و رجم کی طرف بھیجا تا کہ عربی اور رجم

لِيَسْتَضِيُّوْا بِهِ فِي الظُّلُمَاتِ وَيُنَالُ لِسَبِيهِ مَعَالِيَ الْمَقَامَاتِ

اور انکے سبب سے تاریکیوں میں روشنی لین اور انکے سبب سے جو کہ بلند مقاموں سے ہے

مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ عَوَالِي الْهَيْمِ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا

عالی مدارج حاصل کرے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ سوا اللہ کے

اللَّهُ وَحْدَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ الَّذِي لَا

کوئی معبود نہیں ہے وہی وہی محمد اور ایک محمد اور اسکا بندہ اور اسکا رسول ہے کہ اس کے بعد

نَبِيِّ بَعْدَهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ

کوئی نبی نہیں ہے درود اللہ کا اور پیروں اور انکے آل اور صحابہ پر

بَارَكَ وَسَلَّمَ وَبَعْدُ فَيَقُولُ الْعَبْدُ الضَّعِيفُ الْمَفْتَقِرُ إِلَى

اور برکت اور اسلام کے بندہ ضعیف و مفقر

رَحْمَةِ رَبِّهِ الْكَرِيمِ وَلِىُّ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ صَاحِبِ السُّنَنِ

رب کریم کی رحمت کا حامل مولیٰ اللہ بن عبد الرحیم اللہ تعالیٰ اوسکو عیسٰی لکھا گیا صفت ہے

عَمَّا شَأْنَهُ وَأَصْلُهُ بِالْهَ وَحَالُهُ وَشَأْنُهُ هَذِهِ رِسَالَةٌ سَمِعْتُمْ

بہاؤی اور ام کا دل اور حال اور کتا بہ کریم کہتا ہے کہ یہ رسالت ہے میں نے اس کا نام

عَقْدَ الْجَمِيدِ فِي أَحْكَامِ الْاجْتِهَادِ وَالتَّقْلِيدِ حَمَلْنِي عَلَى تَرْجُمَا

عقد جمید نے احکام الاجتہاد والتقلید رکھا مجھ کو اس کے لئے پر

سُؤَالُ بَعْضِ الْأَصْحَابِ عَنْ مَسَائِلَ مُهِمَّةٍ فِي ذَلِكَ

بعض اصحاب کی سوال فی ضروری مسائل سے جو اس باب میں بھی راغب کیا

الْبَابُ بَابٌ فِي بَيَانِ حَقِيقَةِ الْاجْتِهَادِ وَشَرْطِهِ وَ

باب اجتہاد کی بابت اور شرط اور

أَقْسَامِهِ حَقِيقَةُ الْاجْتِهَادِ عَلَى مَا يَفْقَهُ مِنْ كَلَامِ الْعُلَمَاءِ

اقسام کے بیان میں اجتہاد کی بابت جو علماء کے کلام سے معلوم ہوتی ہے

اِسْتِفْرَاجُ الْجَهْدِ فِي اِدْرَاكِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ الْفُرْعِيَّةِ

کوشش کو احکام شرعی فرعی کے حاصل کرنے میں بذریعہ

عَنْ اَدْلَتِهَا التَّفْصِيلِيَّةِ الرَّاجِعَةِ كُلِّهَا نَهَا إِلَى اَرْبَعَةِ

دلائل تفصیل کے جسے کلیات کہ انجام

أَقْسَامِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْإِجْمَاعِ وَالْقِيَاسِ

چار قسم کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس کہ طوطی خوب صرف کرتا

وَيَفْقَهُ مِنْ هَذَا أَنَّهُ أَعْمٌ مِنْ أَنْ يَكُونَ اسْتِفْرَاجًا عَامً

اور اس تعریف سے معلوم ہوتا ہے کہ اجتہاد عام سے کوشش

اِدْرَاكِ الْحُكْمِ مَا سَبَقَ التَّكَلُّفُ فِيهِ مِنَ الْعُلَمَاءِ السَّابِقِينَ

ایسے حکم کے حاصل کرنا جو کہ جمیع علماء سابقین سے لکھا ہو چکے ہے

أَوْ لَا وَافَقَهُمْ فِي ذَلِكَ أَوْ خَالَفَ وَمِنْ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ بِلَعَانَةٍ

یا تہنہن اسمین اولیٰ علماء دینی موافق ہو یا مخالف اور اس سے عام ہے کہ وہ اجتہاد کسی کی اعانت سے ہو

الْبَعْضُ فِي التَّنْبِيهِ عَلَى صُورِ الْمَسَائِلِ وَالتَّنْبِيهِ عَلَى مَا خَلَّ

صور مسائل کی تنبیہ میں اور بذریعہ تفصیل و اجمال کے

الْأَحْكَامُ مِنَ الْأَدِلَّةِ التَّفْصِيلِيَّةِ أَوْ بِغَيْرِ اعَانَةٍ مِنْهُ فَمَا يُظَنُّ

ماخذ احکام کی تنبیہ میں یا اس کی بلا اعانت ہو اب اس شخص کے

فَمِنْ كَانَ مُوَافِقًا لِشَيْخِهِ فِي أَكْثَرِ الْمَسَائِلِ لَكِنَّهُ يَعْرِفُ

حق میں کہ اپنی طرح سے اکثر مسائل میں موافق ہو پر وہ

لِكُلِّ حُكْمٍ دَلِيلًا وَظَاهِرًا قَبْلَهُ بِذَلِكَ الدَّلِيلِ وَهُوَ عَلَى

ہر ایک حکم کی دلیل جانتا ہی دراصل اس کی دلیل پہ نظر ہے اور وہ شخص اس حکم یا دلیل سے

بَصِيرَةٌ مِنْ أَمْرِهِ أَنَّ لَهُ لَيْسَ بِمُجْتَبِدٍ ظَنٌّ فَاسِدٌ وَكَذَلِكَ

غیب سے ہی یہ گمان ہو گیا جائے کہ وہ مجتہد نہیں ہے یہ گمان خراب ہے ورنہ ہی یہی گمان پر اعتماد کر کے

مَا يُظَنُّ مِنْ أَنَّ الْمُجْتَبِدَ لَا يُوجَدُ فِي هَذِهِ الْأَزْمِنَةِ اعْتِمَادًا

یہ گمان کرنا کہ اس زمانہ میں مجتہد نہیں ہے بیا د ہے

عَلَى الظَّنِّ الْأَوَّلِ بِنَاءٌ فَاسِدٌ عَلَى فَاسِدٍ فَشَرُّ طَعْنٍ أَنَّهُ لَا بُدَّ

فاسد کی فاسد پر اور اجتہاد کی شرط یہ ہے کہ مجتہد کو ضرور ہے

لَهُ أَنْ يَعْرِفَ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَنِ مَا يَتَعَلَّقُ بِالْأَحْكَامِ

کہ کتاب اور سنت میں سے وہ جانتا ہو کہ جو احکام سے متعلق ہیں

وَمَوَاقِعَ الْأَجْمَاعِ وَشَرَائِطَ الْقِيَاسِ وَيُفَيِّزُ النَّظَرَ

اور اجماع کی مواقع کو اور قیاس کی شروط کو اور نظر کی کیفیت کو

وَعِلْمَ الْعَرَبِيَّةِ وَالنَّاسِخِ وَالْمَنْسُوخِ وَحَالَ الرِّوَاةِ وَلَا

اور علم عربی کو اور ناسخ و منسوخ کو اور راویوں کی حال کو اور

حَاجَةٌ إِلَى الْكَلَامِ وَالْفَقْهَ قَالَ الْغَزَالِيُّ إِنَّمَا يَحْصُلُ الْاجْتِهَادُ

کلام اور فقہ کی کچھ حاجت نہیں ہی عزالی کہتا ہی کہ ہماری زمانہ میں اجتہاد

فِي زَمَانِنَا بِمَا كَسَتْهُ الْفَقْهَ وَهِيَ طَرِيقُ تَحْصِيلِ الدَّرَاجَةِ

بجز فقہ کی چھان چھوڑ کی حاصل نہیں ہوتا اور اس زمانہ میں تنہم کی تحصیل کا

فِي هَذَا الزَّمَانِ وَلَمْ يَكُنِ الطَّرِيقُ فِي زَمَنِ الصَّحَابَةِ رِضًا

بہر ہی طریقہ ہی اور یہ طریقہ صحابہ رضہ کی زمانہ میں نہیں تھا

ذَلِكَ قُلْتُ هَذِهِ الشَّارَةُ إِلَى أَنَّ الْاجْتِهَادَ الْمَطْلُوقَ الْمُنْتَسِبَ

میں بہ کہتا ہوں یہ اوہ اشارہ ہی کہ اجتہاد و مطلق منسوب

لَا يَكُونُ إِلَّا بِمَعْرِفَةِ تَضَوُّعِ الْمُجْتَهِدِ الْمُسْتَقِيلِ وَلَكِنَّ ذَلِكَ لَا يَدُ

بدون معرفت مجتہد مستقل کے تضووع کے پورا نہیں ہوتا اور ایسی ہی مجتہد

لِلْمُسْتَقِيلِ مِنْ مَعْرِفَةِ كَلَامٍ مِنْ مَضَى مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ

مستقل کو معرفت کلام کہ شنگان یعنی صحابہ اور تابعین

وَيَتَعَرَّفُ فِي أَبْوَابِ الْفَقْهِ وَهَذَا الَّذِي ذَكَرْنَاهُ مِنْ شُرُوطِ

اور تعریف تابعین کے ابواب فقہ میں ضرور چاہی اور اجتہاد کی یہ شرط جو پہنی بیان کی ہی

الْاجْتِهَادِ مَبْسُوطٍ فِي كُتُبِ الْأَصُولِ وَ

کتب اصول میں خوب مذکور ہی اور

لَا يَأْسَرُنْ يُورَدُ ذَلِكَ الْكَلَامُ الْبَغْوِيُّ فِي هَذَا

اس مقام پر بغوی کی فقہ پر کو بیان کرنا

الْمَوْضِعِ قَالَ الْبَغْوِيُّ وَأَنَّ تَدْرُسُ مِنْ جَمْعِ خَمْسَةِ أَقْلَاءَ مَالِعِلْمِ

کچھ مضائقہ نہیں ہی بغوی کہتا ہی اور یہ وہی جو پنج قسم کے عل جمع کر کے

عَلَّمَ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَّمَ سَنَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

علم کتاب اللہ عزوجل کا اور علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

عَلَيْهِ وَالْإِلَهَ وَسَلَّمَ وَأَقَاوِيلُ عُلَمَاءِ السَّلَفِ مِنْ إِجْمَاعِهِمْ

حدیث اور علماء سلف کے اجماع سے

وَأُخْتَرَفَهُمْ وَعِلْمُ اللُّغَةِ وَعِلْمُ الْقِيَاسِ وَهُوَ طَرِيقُ اسْتِنَابِ

اور اختلافی اقوال کا اور علم لغت کا اور علم قیاس کا اور وہ طریق جو حکم کو استنباط کا

الْحُكْمُ عَنِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ إِذَا تَمَيَّزَتْ صَرِيحًا فِي نَصِّ

کتاب اور سنت سے جبکہ اس میں حکم کو نص

كِتَابٍ أَوْ سُنَّةٍ أَوْ إِجْمَاعٍ فَيُحْبَبُ أَنْ يَعْلَمَ مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ

کتاب یا سنت یا اجماع میں صریح نہ ہو لیکن اس میں وہ طریق جو حکم کو کتاب میں

النَّاسِخَ وَالْمَنْسُوخَ وَالْمُجْمَلُ وَالْمُفْرَدُ وَالْعَامُّ وَالْمَحْكَمُ

ناسخ اور منسوخ کو اور مجمل اور مفرد کو اور خاص اور عام کو اور محکم

وَالْمُتَشَابِهُ وَالْمُكْرَاهَةُ وَالْخَيْرُ وَالْإِبَاحَةُ وَالنَّدْبُ

اور متشابهہ کو اور مکراہت اور حرمیت اور اباحت اور مستحب اور

الْوُجُوبُ وَيَعْرِفُ مِنَ السُّنَّةِ هَذِهِ الْأَشْيَاءَ وَيَعْرِفُ مِنْهَا الصَّحِيحَ

اور واجب کو جان لی اور سنت میں سے ان سب چیزوں کو جان لے اور سنت کی صحیح

وَالضَّعِيفَ وَالْمُسْنَدَ وَالْمَرْسَلُ وَيَعْرِفُ تَرْيِيدَ السُّنَّةِ عَلَى الْكِتَابِ

اور ضعیف کو اور سند اور مرسل کو جان لے اور سنت کو کتاب پر

وَتَرْيِيدَ الْكِتَابِ عَلَى السُّنَّةِ حَتَّىٰ لَوْ وَجَدَ حَدِيثًا لَا يُؤْفَظُ ظَاهِرُهُ

مربط کرنا اور کتاب کو سنت پر ربط کرنا جان لی یہاں تک کہ اگر کسی حدیث کو ایسا سمجھا کہ اس کا ظاہر

الْكِتَابِ يَهْتَدِي إِلَىٰ وَجْهِ تَحْمِيلِهِ فَإِنَّ السُّنَّةَ بَيَانُ

کتاب سے ہی ہوا چنانچہ نہیں ہوتا تو اس کی مطابقت کی وجہ پا جاوے گی کیونکہ سنت

الْكِتَابِ وَلَا يَخَالِفُهُ وَإِنَّمَا يَحْبُ مَعْرِفَةُ مَا وَرَدَ مِنْهَا فِي

کتاب کی بیان ہوتی ہے اور مخالف نہیں ہوتی اور معرفت واجب تھی ہی ہی کہ جو حدیثیں

الْحُكْمُ الشَّرْعِيُّ دُونَ مَا عَدَاهَا مِنَ الْقَصْرِ وَالْخِيَارِ

الحکم شرعی میں وارد ہونے والے امور سے علاوہ حکایات اور اخبار اور

الْمَوَاعِظُ وَكَذَلِكَ يَجِبُ أَنْ يُعْرَفَ مِنْ عِلْمِ اللُّغَةِ مَا أُلِیَ

مواعظ کی واجب نہیں ہے اور ایسے ہی علم لغت میں اتنا ہی واجب ہے

فِي كِتَابٍ أَوْسَتْ فِي أُمُورِ الْأَحْكَامِ دُونَ الْأَحَاطَةِ

جو کتاب وسنت کی اندر احکامی امور میں وارد ہونے والے تمام لغات عرب کا احاطہ

بِجَمِيعِ لُغَاتِ الْعَرَبِ وَيَتَّبِعِي أَنْ يَتَّخِذَ فِيهَا بِحَيْثُ يَقِفُ

واجب نہیں ہے اور مناسب یہ ہے کہ اس میں اتنی مشقت کری

عَلَى مَرَامٍ كَلَامِ الْعَرَبِ فَمَا يَدُلُّ عَلَى الْمُرَادِ مِنْ اخْتِلَافِ

کہ کلام عرب کے مقصود سے واقف ہو جاوے کہ مختلف محل اور مختلف احوال میں

الْمَحَالِّ وَالْأَحْوَالِ لِأَنَّ الْخَطَابَ وَرَدَ بِلِسَانِ الْعَرَبِ فَمِنْ

اس سے یہ مراد ہوتی ہے کیونکہ خطاب الہی تو عربی زبان میں وارد ہوا ہے

لَمْ يُعْرَفْ لَا يَقِفُ عَلَى مُرَادِ الشَّارِعِ وَيَعْرِفُ أَقَاوِيلَ الصَّحَابَةِ

جو شخص لغت کو نہیں جانتا تو شارع کی مراد سے واقف نہیں ہوگا اور صحابہ

وَالْتَّابِعِينَ فِي الْأَحْكَامِ وَمُعْظَمَ فِتَاوَى فَضَهَاءِ الْأُمَّةِ

اور تبعین کے اقوال کو جو احکام میں ہیں اور اس کے فقہاء کے بڑی بڑی فتاویٰ کو جان لے

حَتَّى لَا يَقَعَ حُكْمُهُ مُخَالَفًا لِقَوْلِهِمْ فَيَكُونُ فِيهِ خَرَقٌ

تاکہ اس کا حکم ان کے اقوال کے برخلاف واقع نہ ہو کیونکہ اس میں

الْإِجْمَاعُ وَإِذَا عَرَفَ مِنْ كُلِّ مَنَ هَذِهِ أَوْ تَوَاعُفَ مُعْظَمَهُ

ایجماع ہونے والی ہے اور جب ان اقسام سے ہر ایک کی معظم کو جان لے

فَوُجِئَتْ مُجْتَمِدَةً وَلَا يَشْتَرِطُ مَعْرِفَةُ جَمِيعِهَا بِحَيْثُ لَا

نواب بجماعت مجتہد ہے اور تمام احکام کا جان لینا ایسا کہ اس میں سے کوئی امر

يَشُدُّ عَنْ شَيْءٍ مِنْهَا وَإِذَا كُنَّ تُعْرَفُ نَوْحًا مِنْ هَذِهِ الْأَنْوَاعِ فَيَسِيلُ

ہاں زنجہای شریعتین سے اور ان علوم میں سے کسی کو کسی کی شرح کو ہی نہیں جانتا تو بہر اسکی راہ

التَّقْلِيدَ وَإِنْ كَانَ مُتَجَرِّفًا فِي مَذْهَبٍ لِحَدِّثٍ مِنْ أَحَادِثِ السَّلَفِ

تقلید ہی اگرچہ افراد ائمہ سلف میں سے کسی ایک کی مذہب کا پیغمبر جامع ہے ہو

فَلَا يَجُوزُ لَهُ تَقْلِيدُ الْقَضَاءِ وَلَا التَّرْصُدُ لِلْفِتَا وَإِذَا جَمَعَ

پہل و سکوفا منی ہوتا جائز نہیں ہی اور نہ فتویٰ دیکو امیدوار ہوتا اور اگر کسی یہہ علوم

هَذِهِ الْعُلُومَ وَكَانَ مُجَانِبًا لِلْأَهْوَاءِ وَالْبِدَعِ

مع کرے اور ہوا ہوس اور بدعات کا تارک ہو

مُدِيرًا بِالْوَدْعِ مُحْتَزًّا عَنِ الْكِبَالِثِ غَيْرُ مُصَرٍّ عَلَى

اور فتویٰ کا لباس پہنی ہوئی کبارتسی بھیجی والا ہو

الصَّغَائِرِ جَازِلُهُ أَنْ يُتَقَلَّدَ الْقَضَاءُ وَيَتَصَرَّفَ

صغائر پر اڑا ہوا ہو تو اسکو جائز ہے کہ قاضی ہو جاوے اور شرعی احکام میں

فِي الشَّرْعِ بِالْإِجْتِهَادِ وَالْفَتْوَى وَيَجِبُ

اجتہاد اور فتویٰ کی راہ سے نصرت کرے اور ایسی شخص کو

عَلَى مَنْ لَمْ يَجْمَعْ هَذِهِ الشَّرَاطِيطَ تَقْلِيدُهُ

کو معین یہہ شرطیں مع ہیں اسکی تقلید

فِي مَا يَعْنُ لَهُ مِنَ الْحَوَادِثِ أَنْتَهَى كَلَامُ

اوس حکم میں جو حوادث میں پہلے آوی واجب ہی فتویٰ کا کلام

الْبَغَوِيِّ وَقَدْ صَرَّحَ الرَّافِعِيُّ وَالتَّوَوُّ

تمام ہوا اور رافعی اور تواتر

وَعَايَرَهُمَا مِنْ لَا يَخْصُو زُتَّةً أَنْ

وغیرہ کی وجہ سے کثرت کی شمار نہیں ہو سکتی تعریض کی ہے اور

وغيرهما ممن لا يحصى لئلا نذكر ان المجتهد المطلق الذي مر

وغيرہا میں سے کتنے ہی ہیں جن کے لئے المجتہد مطلق ہے

تفسيره على قسمين مستقل ومشتب ويظهر من كلامهم

تفسیر کے تحت دو قسم ہیں مستقل اور مشتب اور علماء کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے

ان المستقل يمتاز عن غيره بثلاث خصال احدها التصرف

المجتہد مستقل غیر مستقل سے میں وقعت میں جانتا ہے ایک تو ان اصول میں تصرف کرنا

في الأصول التي عليها بناء فجهته في وتاثيرها تتبع الايات

کتاب اور اسے اجتہادی مسائل کی بناء ہے اور دوسرے آیات

والاحاديث والاثار لمعرفه الاحكام التي سبق بالجواب

اور احادیث و آثار کی تلاشی واسطہ معرفت اہل احکام کے جن میں جواب

فيها واخذنا بعض الأدلة المتعارضة على بعض بيان

ہے ہوا ہے اور متعارض دلیلوں میں کی گئی پراختیار کر لیا اور اس کے احوال معنون سے

الراجح من فحواه والتبني لما خذنا الاحكام من تلك

الراجح بیان کرنا اور ان دلائل میں سے احکام کے ماخذ

الأدلة والذي نرى والله أعلم ان ذلك ثلثا علم

تیسرے کرنا اور ہم یومین سمجھتے ہیں واللہ اعلم کہ یہی شافعی کے علم کا

الشافعي مع والثالثة الكلام في المسائل التي لم يسبق

پہلا اور تیسری اور تیسری اور ان مسائل میں کہ جنہوں نے پہلے

بالجواب فيها اخذنا من تلك الأدلة والمشتب من سلم

جواب میں ہوا اور یہی دلائل سے نکال کر بحث کرنا اور مجتہد مشتب پر ہے

أصول شيخه واستعان بكلامه كثيرا في تتبع الأدلة

جوابی شیخ کے اصول سے استعان بکلام میں کثرتاً فی تتبع الأدلة

جوابی شیخ کے اصول سے استعان بکلام میں کثرتاً فی تتبع الأدلة

وغيرهما ممن لا يحصى لئلا نذكر ان المجتهد المطلق الذي مر

وَالْتَنْبِيْهِ لِمَا خَلَدَ وَهُوَ مَعَ ذَلِكَ مُسْتَيَقِنٌ بِالْأَحْكَامِ

اور ماخذ کی تنبیہ میں اکثر احوال و احوال پر اسے اور مع اس کے وہ احکام کو بذریعہ دلائل کے

مِنْ قَبْلِ اِدَّتِهَا قَادِرٌ عَلَى اسْتِنبَاطِ الْمَسَائِلِ مِنْهَا قَلِيلٌ

چھینے جاتا ہو اور ان دلائل سے مسائل کے استنباط پر قادر ہو اوس سے ایسا حال قلیل ہو

ذَلِكَ مِنْهُ اَوْلَئِكَ رَوَّافًا يَشْرُطُ الْأُمُورَ الْمَذْكُورَةَ فِي

یائسہ اور یہ امور مذکورہ مجتہد مطلق ہی میں بشرط امین

الْمَجْتَهِدِ الْمَطْلُوقِ وَأَمَّا الَّذِي هُوَ دُونُهُ فِي الْمُرْتَبَةِ فَهُوَ

اور جو مجتہد کہ مرتبہ میں اوس سے کمتر ہو سودہ

مُجْتَهِدٌ فِي الْمَذْهَبِ هَبٍ هُوَ مُقَدِّلُ الْأَمَامِ فِي مَا ظَهَرَ فِيهِ

مجتہد فی المذہب ہے اور وہ اپنی امام کا اون حکام میں جو مضامین پر جگہ ہے مقلد ہوتا ہے

نَصُّهُ لَكِنَّهُ لَا يَعْرِفُ قَوَاعِدَ إِمَامِيَّةٍ وَمَا بَنَى عَلَيْهِ مَذْهَبَهُ

پر وہ اپنی امام کے قواعد اور جمہور اوسنی اپنی مذہب کے بنارہی ہی جاتا کرتا ہے

فَإِذَا وَقَعَتْ حَادِثَةٌ لَّمْ يَعْرِفْ لِأَمَامِهِ نَصًّا اِجْتِهَادِيًّا

پس جبوقت ایسا حادثہ پیدا ہو جائے جس کی امام کی کچھ نص معلوم نہیں ہو تو تو امین امام کی مذہب پر جگہ دے گا

عَلَى مَذْهَبِهِ وَخَرَجَ بِأَمْرٍ أَقْوَالِهِ وَعَلَى مِثْوَالِهِ وَدُونَهُ

اور اوس کے امام کی اقوال سے اور اوس کے وضع پر نکلتا ہے اور اوس سے

فِي الْمُرْتَبَةِ مُجْتَهِدُ الْفَقِيْهِ وَهُوَ الْمُتَجَرِّبُ فِي مَذْهَبِ أَمَامِهِ

مرتبہ میں کمتر مجتہد الفقہاء ہوتا ہے اور وہ اپنی امام کے مذہب کا متجرب

الْمُتَمَلِّكُ مِنْ تَرْجِيْهِ قَوْلِ عَلَى آخِرٍ وَوَجْهِ مَنْ وَجْهِ الْأَصْحَابِ عَلَى

ایک قول کو دوسری پر اور صاحبان علم کے وجہ پیش کیا کہ جو کو دوسرے وجہ پر ترجیح دینی ہو

آخِرُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِأَبِي بَيَانِ اخْتِلَافِ الْمُجْتَهِدِينَ اخْتَلَفُوا فِي

تاوہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم باب مجتہدین کی اختلاف کی بیان میں مجتہدین کے

بِاخْتِلَافِ الْمُجْتَهِدِينَ

تَصَوُّبِ الْمُجْتَمِعِينَ فِي الْمَسَائِلِ الْفُرْعِيَّةِ الَّتِي لَا قَاطِعَ فِيهَا

صواب پر ہونے والے مسائل فرعی میں کہ اولین حکم قطع نہیں ہے اختلاف کی ہے

هَلْ كُلُّ مُجْتَمِعٍ فِيهَا مُصِيبٌ وَالْمُصِيبُ فِيهَا وَاحِدٌ وَقَالَ

آیا ان مسائل میں ہر ایک مجتہد صواب پر ہی یا اولین ایک صواب پر ہے

بِأَوَّلِ الشَّيْخِ أَبُو الْحَسَنِ الْأَشْعَرِيُّ وَالْقَاضِي أَبُو بَكْرٍ وَأَبُو يُوسُفَ

محلہ اول کے توشیخ ابو الحسن اشعری اور قاضی ابوبکر اور ابو یوسف

وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَابْنُ شَرِيحٍ وَنَقَلَ عَنْ جَمْعٍ مِمَّنْ كَتَبُوا

اور محمد بن الحسن اور ابن شریح نقل ہوئی ہیں اور ان عہد کی جمہور متکلمین سے

مِنْ الْأَشَاعِرَةِ وَالْمُعْتَزِلَةِ وَفِي كِتَابِ الْحَرَّاجِ لَا بِي يُوسُفَ

اور معتزلہ سے منقول ہے اور ابو یوسف کی کتاب الحراج میں اس طرف

اِتِّسَارَاتٍ إِلَى ذَلِكَ تُقَارِبُ التَّصْرِيحَ وَبِالْثَّانِي قَالَ جَمْعٌ

ایسے اشاری ہیں کہ تصریح کے قریب قریب ہیں اور ثانی کے جمہور

الْفُقَهَاءِ وَنَقَلَ عَنْ الْأَمَّةِ الْأَرْبَعَةِ وَقَالَ ابْنُ السَّمْعَانِيِّ

فقہاء نقل ہیں اور چاروں امام سے منقول ہے اور ابن اسماعیل

فِي الْفَوَاطِيعِ أَنَّهُ ظَاهِرٌ مَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ قَالَ الْيَضَاوِيُّ فِي الْمَنْزَجِ

فواصیح میں کہتا ہے کہ ظاہری کا ظاہر مذہب یہی ہی بیضاوی منہاج میں کہتا ہے

اِخْتَلَفَ فِي صَوَابِ الْمُجْتَمِعِينَ بِنَاءً عَلَى الْخِلَافِ أَنَّ لِكُلِّ صَوْرَةٍ

کہ مجتہدین کے صواب پر ہونے کا اختلاف اس خلاف پر مبنی ہے جو ہر ایک صورت کی واسطے

حُكْمٌ مُعَيَّنٌ عَلَيْهِ دَلِيلٌ قَطْعِيٌّ أَوْ ظَنِّيٌّ وَالْمُخْتَارُ مَا صَحَّ عَنْ شَيْخٍ

ایک حکم معین ہوئے ہیں یا قطعی دلیل ہو اگر ظنی ہو اور مختار وہی جو امام شافعی ہی صحیح ہے

أَنَّ فِي الْحَادِثَةِ حُكْمٌ مُعَيَّنٌ عَلَيْهِ أَمَارَةٌ مُكْمَلَةٌ وَجَدَهَا أَصَابُ

کہ حادثہ میں حکم معین ہوتا ہے اس پر نشانیاں ہوتی ہیں جسے اذکوبالیا مصیب علی اور حسنی اذکوبو

فَقَدْ هَانَتْ خَطَاؤُكُمْ وَلَمْ يَأْتِكُمْ لَنْ الْأَجْتِهَادِ مَسْبُوقٌ بِالْإِدْلَةِ كَلَّهَ

کہاں جو کہ اور گنہگار نہیں ہوا اس لیے کہ اجتہاد دلائل سے بعد سے کیونکہ

طَلَبُهَا وَالْإِدْلَةُ مَتَاخِرَةٌ عَنِ الْحُكْمِ فَلَوْ تَحَقَّقَ الْأَجْتِهَادُ أَنْ لَا يَجْتَمِعَ

اجتہاد دلائل کے متاخر ہونے کی اور دلائل سے ہی متاخر ہونے کی یہ اگر دونوں اجتہاد میں ہوں تو اجتہاد

النَّقِضَانِ وَلَا تَنْهَ قَالَ عَلَيْكَ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَنْ أَصَابَ فَلَهُ

نقضین ہو جائے اور ایسے کہ رسول صلعم نے فرمایا ہے جو مجتہد نصیب ہوتا ہی اس کے لیے

أَجْرَانِ مَنْ أَخْطَا فَلَهُ أَجْرٌ وَلِحَدِّ قِيلَ كَوْنُ تَعَيَّنَ الْحُكْمُ فَالْخَالِفُ

دو ہزار اجر کی اور جو چوک گیا اس کی سوا اس کے ایک اجر کی کیونکہ اعتراض اگر حادثہ کہ حکم متعین ہو تو اس کی مخالفت نہیں

لَهُ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَيَفْسِدُ لِقَوْلِهِ نَعَالَى وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ

کہو ال کے حکم موافق انزال اللہ کی نہیں دیا پر وہ نہ حق ہو چکا اس واسطے کہ اگر مخالفت فرماتا ہی اور جو کوئی حکم کرے

بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ قُلْنَا أَمْرًا بِالْحُكْمِ بِمَا

اللہ کی اتاری ہے پر سورہ ہی لوگ میں ہی حکم ہم جواب دیتی ہیں یہ امر اس کے

ظَنَّهُ وَإِنْ أَخْطَا الْحُكْمُ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ قِيلَ كَوْنُ تَعَيَّنَ الْحُكْمُ فَالْخَالِفُ

ظنون حکم کا ہی اگر حکم نازل ہو ہی چوک جاؤ کوئی کہتا ہے اگر سب مجتہد صحیح بن جاویں

مَا جَازَ نَصَبُ الْخَالِفِ قَدْ نَصَبَ أَبُو بَكْرٍ زَيْدٌ قُلْنَا كَوْنُ تَعَيَّنَ الْحُكْمُ فَالْخَالِفُ

تو مخالفت کہ منصوب کرنا جائز نہیں ہوتا اور حال یہ ہی کہ ابو بکر نے زید کو منصوب کیا ہی جواب ہی میں

تَوَلَّيْتُ الْمُبْطِلَ الْخَطِئَ لَيْسَ مُبْطِلٌ أَنْتَ كَلَامُ الْيُضَاوِي قَوْلُهُ

مبطلا کا وال کرنا جائز نہیں ہی اور خطیے مبطل نہیں ہوتا یضاوی کا کلام تمام ہوا

لِكُلِّ صُورَةٍ حُكْمٌ الْخَالِفُ قُلْنَا حُكْمٌ عَلَى الْغَيْبِ بِإِدْلَالٍ قَوْلُهُ

کُل صوۃ حکم اگر مخالفت فرماتا ہم کہتے ہیں عیب پر بلا دلیل حکم ہے ہوا

مَا صَحَّ عَنِ الشَّافِعِيِّ أَنَّ فِي الْحَادِثَةِ الْخَالِفُ قُلْنَا مَعْنَاهُ فِي كُلِّ حَادِثَةٍ

ما صح عن الشافعی ان فی حادثہ اختلاف ہم کہتے ہیں اس کے یہ معنی ہیں کہ ہر ایک حادثہ میں

قَوْلُهُ هُوَ أَوفَقُ بِالصَّوْلِ وَأَقْعَدُ فِي طَرِيقِ الْاجْتِهَادِ وَعَلَيْكَ أَمَانٌ

قول اصول کے موافق اور اجتہاد کے طریقوں کے چبان چوگان اور اجتہاد کے دلائل میں سے

ظَاهِرَةٌ مِّنْ دَرَكِ الْأَوَّلِ الْاجْتِهَادِ مَنْ وَجَدَهَا أَصَابَ وَمَنْ فَقَدَهَا

ظاہر نشان ہوتی ہی جس نے اس نشان کو پایا سمجھتا ہے اور جس نے اس کو گم کیا

فَقَدَ خَطَاةً وَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ لَزَامَةً نَّصٍّ فِي أَوَّلِ الْأُمِّيَّاتِ

بیشک جو گم کیا اور گنہگار نہیں ہوا اور یہ سبب کے الزام کے اوائل میں بہر نص موجود ہے کہ

الْعَالِمُ إِذَا قَالَ لِلْعَالِمِ أَخْطَا فَمَعْنَاهُ أَخْطَا الْمُسْلِكُ الْمُسْلِكُ لِلَّهِ

ایک عالم اگر دوسرے عالم کو کہی کہ تو نے خطا کی تو اس کی یہ معنی میں کہ تو نے اس سبب سے

الَّذِي يُلْبِغِي لِلْعُلَمَاءِ أَنْ يَسْكُوهُ وَبَسْطُ ذَلِكَ وَمَثَلُهُ بِأَمثالِ

کو شمار کرنا اور سیر طیارہ سے خطا کے اور اس کو کسی نصیب سے گہرائی و سطحی میں لایا ہی

كَثِيرٌ أَوْ مَعْنَاهُ إِذَا كَانَ فِي الْمُسْلِكِ خَيْرٌ أَوْ لَوْحِدٌ فَقَدْ أَصَابَ

یا اس کی یہ معنی میں کہ اگر مسلمان میں خیر واحد ہوتا ہی تو جس نے اس کو پایا بیشک نصیب ہوا

مَنْ وَجَدَهَا وَأَخْطَا مَنْ فَقَدَهَا وَهَذَا أَيْضًا مَبْسُوطٌ فِي الْأَمْرِ

اور جس نے اس کو پایا وہی خطا کی ام میں یہ سبب ہی مفصل ہے

قَوْلُهُ لِأَنَّ الْاجْتِهَادَ مَسْبُوقٌ إِلَى الْخَيْرِ قُلْنَا تَعَبَّدْنَا لِلَّهِ تَعَالَى

قوله ان الاجتہاد مسبوق الی الخیر ہم کہتے ہیں ہم کیلئے اللہ تعالیٰ نے یہی عبادت پیرائی ہے

يَا نَتَّعَلِ مَا يُوَدِّي إِلَيْهِ اجْتِهَادُ نَا فَظَلَبَ الَّذِي نَعْمَ أَجْمَالًا

کہ ہم وہ عمل کیا کریں جس طرف ہمارا اجتہاد پہنچا دے پس ہم ہی اجمال علم کو مانتے کریں

لِلْحَيْطَةِ بِهِ تَفْصِيلًا قَوْلُهُ لِاجْتِمَاعِ التَّقِيضَانِ فَلَنَا هُوَ كَخِصَالِ

ہم کو اس کی درمیان تفصیل علم حاصل کریں اور لا یشیق التَّقِيضَانِ ہم کہتے ہیں یہ

الْكُفَّارَةِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهَا وَاجِبٌ وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ قَوْلُهُ مَرَّضًا

جیسے کفارہ کی چیز میں کو وہ سب واجب ہیں اور واجب نہیں ہیں قوله من اصاب

فَدَا أَجْرَانِ قُلْنَا هَذَا عَلَيْكُمْ لَا لَكُمْ لِأَنَّ الْخَطَاءَ الَّذِي يُوجِبُ

اوران بسم کہتے ہیں یہ ہوگا، مفسر نے مفید ہیں اس لیے کہ جس خطا سے انوار بسم سے

الْأَجْرَ لَا يَكُونُ مَعْصِيَةً فَلَا يَدَّ أَنْ يَكُونَ نَاحِكِينَ لِلَّهِ لَمَّا أَحْدَثُوا

مَعْصِيَتِ يَمِينِ بولے سو ضروری کہ وہ در نو حکم الہی ہی ہوں گا اور یمن سے ان کو دوسرے

أَفْضَلُ مِنَ الْآخِرِ كَالْعَزِيمَةِ وَالرَّخْصَةِ أَوْ هَذَا فِي الْقَضَاءِ وَلَا يَدَّ

افضل سے جیسے عزیمت اور رخصت یا یہم نفسا میں ہے اور بالہ نور

أَنَّ الْمُتَحَقِّقَ فِي الْخَارِجِ إِمَّا قَوْلَ الْمَدْعَى أَوْ الْمُنْكَرَ قَوْلَهُ أَمَّا بِالْحَكْمِ

نہج میں یا تو مدعی کا قول ثابت ہوگا یا منکر کا قول تو امر بالحق

بِمَا ظُنُّوا قُلْنَا اعْتَرَفَ بِمَقْصُودِنَا قَوْلُهُ وَالْخَطَأُ لَيْسَ بِمُطْلَبٍ

بما ظن ان بسم کہتے ہیں یہ مقصود کا اقرار ہے تو خطا لیس نہیں مطلب

قُلْنَا مَا لَكُمْ يَكُنْ مُبْطِلًا لَمْ يَكُنْ مُخَالَفًا لِلْحَقِّ لِأَنَّ كُلَّ مُخَالَفٍ

ہم کہتے ہیں جب خطا مطلب نہیں ہے تو حق کا مخالف ہی نہیں ہی اس لیے کہ حق کا مخالف

لِلْحَقِّ مُبْطِلٌ وَمَا ذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ وَالْحَقُّ أَنَّ مَا

تو مطلب ہی ہوتا ہی اور حق کے بعد بجز کرا ہے کی کیا ہے اور حق یہی کہ جوابات

نَسِبَ إِلَى الْأُمَمَةِ الْأَرْبَعَةِ قَوْلُ قُحْرٍ مِنْ بَعْضِ تَصْرِيفَاتِهِمْ

جاء ان امام کی طرف سے یہ قول دیکھئے تفسیرات سے نکالا ہوا ہے

وَلَيْسَ تَصَادُّقًا مِنْهُمْ وَأَنَّهُ لَا خِلَافَ لِلْأُمَمَةِ فِي تَصْوِيبِ الْمُجْتَمِعِينَ

اور ان کے بیان سے مخصوص نہیں ہے اور حق یہی کہ امت کو مجتہدین کے تصویب ہو سکتا

فِيمَا خِيفَ فِيهِ نَصًّا أَوْ إِجْمَاعًا كَالْقُرْآنِ السَّبْعِ وَصِيغَةَ الْأَدْعِيَةِ

جہاں کہ اختیار را زردی نص یا اجماع کی ثابت ہی خلاف نہیں ہے جیسے ساتوں قرآنین اور دعاؤں کی کلمات

وَالْوَسْطِ سَبْعٍ وَتِسْعٍ وَوَاحِدٍ عَشْرَةً

اور وسط کے سات اور نو اور گیارہ رکعتیں

فَكَذَلِكَ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُحَالَفُوا فِيمَا خَيْرَ فِيهِ دَلَالَةٌ وَالْحَقُّ أَنَّ

تو ایسے ہی سزاوارتھ ہیں کہ جہان اختیار از روی لالت کی ثابت ہی خلاف کریں اور حق تو یہی ہے کہ

الْاِخْتِلَافُ أَرْبَعَةُ أَفْسَادٍ أَحَدُهَا مَا تَعَيَّنَ فِيهِ الْحَقُّ قَطْعًا

اختلاف چار قسم ہوتا ہے ایک تو وہ کہ جس میں حق یقینی متعین ہے

وَيَجِبُ أَنْ يَنْقُضَ خِلَافُهُ لِأَنَّهُ بَاطِلٌ يَقِينًا وَثَانِيهَا مَا تَعَيَّنَ

اور واجب ہے کہ اس کا خلاف توڑا جائے کیونکہ یقیناً باطل ہے اور دوسری قسم یہ کہ او سمین

فِيهِ الْحَقُّ بِغَالِبِ الرَّأْيِ فِي خِلَافِهِ بَاطِلٌ ظَنًّا وَثَالِثُهَا مَا كَانَ

با اعتبار غالب کے متعین ہوا اور اس کا خلاف ظنی باطل ہوتا ہے اور چوتھ قسم وہ کہ

كُلًّا طَرَفٌ فِي الْخِلَافِ فَحَيْرٌ فِيهِ بِانْقِطَاعِ وَرَابِعُهَا مَا كَانَ كُلًّا طَرَفٌ فِي

خلاف کی دونوں طرفین یقینی اختیار دی ہوئی ہوں اور جو ہی قسم وہ کہ

الْخِلَافِ فَحَيْرٌ فِيهِ بِغَالِبِ الرَّأْيِ تَقْضِيْلُ ذَلِكَ أَنَّهُ إِنْ كَانَتْ

خلاف کی دونوں طرفین ہتھالی غالب کے اختیار دی ہوئی ہوں اور اس کے تفصیل یہی ہے کہ اگر

الْمَسْئَلَةُ نِيْمًا يَنْقُضُ فِيهَا قَضَاءُ الْقَاضِي بَايْنَ يَكُونُ فِيهَا نَضْضٌ

مسئلہ نسم ہوتی جس میں قضاء قاضی کا نقص لازم آتا ہے اس طور کہ اس مسئلہ میں

صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَكُلُّ

سب سے صلعم ہے نص صحیح معروف موجود ہو پس جو

اجْتَهَادٌ خِلَافُهُ فَهُوَ بَاطِلٌ نَعْمَ رَبُّنَا يَعْدِلُ فِي كُلِّ شَيْءٍ صَلِّ

اجتہاد اور کسی خلاف ہوگا سو وہ باطل ہوگا ہاں اتنا ہی کہ سبب نادانگی نص

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَنْ يَبْلُغَ وَيَقُومَ الْحُجَّةُ وَإِنْ

رسول صلعم کے معذور رکھا جائے جب تک کہ وہ نہ پہنچے اور حجت قائم ہو اور اگر

كَانَ الْاجْتِهَادُ فِي مَعْرِفَةٍ وَاقِعَةٍ قَدْ وَقَعَتْ ثُمَّ اسْتَبَيَّ

اجتہاد کسی ایسی واقعہ کی دریافت کرین ہو کہ وہ ہو چکا ہی ہو اور اس کا حال مشتبہ ہو گیا ہے

الْحَالِ مِثْلَ مَوْتٍ زَيْدٌ حَيَاتُهُ فَلَا يَحْرَمُ أَنَّ الْحَقَّ وَاحِدٌ نَعَمْ

معلوم نہیں رہا جیسے زید کی موت اور حیات سو بالضرورت حق ایک ہی جانب ہوتا

رَبِّمَا يَعْدُرُ الْخَطُّ بِأَجْمَدَ وَأَنَّ كَانَ الْأَجْمَدُ فِي أَمْرِ

ہاں بعض وقت اجتہاد کا خط مجتہد ہوتا ہی اور اگر اجتہاد ایسے باب میں ہو

فَوْضَ إِلَى تَحْرِي الْجَمْعِ وَكَانَ الْمَأْخُذُ مِنْ مُتَقَارِبِينَ

کہ مجتہد کی اچھل پر حوالہ ہوتا ہی اور اس کی دونوں مآخذ باہم قریب قریب ہوں اور

لَيْسَ وَاحِدٌ مِنْهَا بَعِيدٌ مِنَ الْأُذْهَانِ جَدُّ الْجَمْعِ يَرَى

اوپر سے کسی کو کسی سا اذہان سے ایسا نہایت بعید نہ ہو کہ اس مآخذ والا

أَنَّ صَاحِبًا مُقْصِرٌ قَدْ خَرَجَ مِنْ عُرْفِ النَّاسِ عَادَتِهِمْ

تقصیر والا سمجھا جائی کہ بیشک لوگوں کی محاورہ اور عادت سے باہر ہو گیا ہے

فَالْجَمْعُ تَدَانِ مُصَيَّانِ مِثْلَ رَجُلَيْنِ قِيلَ لِكُلِّ وَاحِدٍ

ایسی دونوں مجتہد نصیب ہوئی ہیں مثلاً کسی نے دو شخصوں میں سے ہر ایک کو ایسا کہا

مِنْهُمَا أَعْطَى كُلَّ فَقِيرٍ وَجَدْتَهُ دِرْهَمًا مِّنْ مَّالِي قَالَ كَيْفَ

کہ تم دونوں کو فقیر سے مل سکے ہو میں نے ایک درہم دیکھا کہ اوس نے کہا کہ میں کہوں کہ

أَعْرِفُ أَنَّهُ فَقِيرٌ قِيلَ إِذَا اجْتَمَعَتْ فِي تَلْتِ قَرَارِ الْفَقْرِ

معلوم کروں کہ وہ فقیر ہی کہا جب تو قرآن کی تلاوت میں کوئی فقر کرے گا

ثُمَّ أَتَاكَ التَّلْمُ أَنَّهُ فَقِيرٌ فَأَعْطَاهُ فَاخْتَلَفَا فِي رَجُلٍ قَالَ

پھر تم کو ظہیان ہوا کہ یہ فقیر ہے پس اس کو دیا کہ اس نے دو شخصوں میں سے کسی کی حالت میں ہٹا دیا

أَحَدُهُمَا فَقِيرٌ وَقَالَ الْآخَرُ لَا وَالْمَأْخُذُ مِنْ مُتَقَارِبِينَ

ایک نے کہا یہ فقیر ہے اور دوسری نے کہا فقیر نہیں ہے اور مآخذ دونوں کی باہم ایسے قریب ہیں

كَيْسُوعُ الْأَخْذِ بِمَا فَهَمًا مُصَيَّانِ لَأَنَّهُ مَا أَدَارَ الْحُكْمَ إِلَّا

کہ اوں دونوں مآخذ سے مندرجہ ذیل ہیں دونوں نصیب ہیں ایسی کہ اوس نے اپنی حکم کو اسی پر وار کیا ہے

مَنْ يَقَعُ فِي تَحَرُّيْهِ أَنَّهُ فَقِيرٌ وَقَدْ رَفَعُ فِي تَحَرُّيْهِ ذَلِكَ

کہ جسکی اہل میں وہ فقیر معلوم ہو اور بیشک اسکی اہل میں بلاتلہری فقر کے یہ ہے

مَنْ غَيْرُ تَقْصِيرِ ظَاهِرٍ بِخِلَافِ مَا إِذَا أَعْطِيَ تَاجِرًا كَيْدًا

ایک فقیر سے برخلاف ایسی صورت ہے کہ کسی بڑی سوداگر

لَهُ خَدَمٌ وَحَشَمٌ فَإِنَّ الْقَائِلَ بِفَقْرِهِ يَعْدُو مَقْصَرًا وَلَا

خدم حشم وال کو دیدی کیونکہ جو شخص ایسے سوداگر کو فقیر سمجھے، مضموم والاں جانتا ہے ایسی

يَسُوغُ الْاِخْذَ بِالشَّبَهَةِ الَّتِي ذَهَبَ إِلَيْهَا فَهِيَ مَقَامُ

شبهہ سی نہ لیا جدید وہ گیا ہی جائز نہیں ہے پس یہاں دو مقام ہیں

أَحَدُهُمَا أَنَّهُ فَقِيرٌ فِي الْحَقِيقَةِ أَمْ لَا وَلَا شُبُهَةَ أَنْ الْحَقِ

ایک تو یہ کہ آیا وہ حقیقت میں فقیر ہے یا نہیں اور بلاشبہ نہیں تو حق ایک ہی بات ہے

فِيهِ وَاحِدٌ وَأَنَّ التَّقْيِضَيْنِ لَا يَجْتَمِعَانِ وَالثَّانِي أَنَّ

اور بیشک دو تقیضیں جمع نہیں ہوئیں اور دوسرا مقام یہ ہے کہ سننے

مَنْ أَعْطِيَ غَيْرَ الْفَقِيرِ عَلَى ظَنِّ فَقْرِهِ هَلْ هُوَ مُطِيعٌ أَمْ لَا

نوا کر کو ابی گمان میں فقیر سمجھ کر دیا آیا وہ حکم کا مطیع ہے یا نہیں

وَلَا شُبُهَةَ أَنَّهُ مُطِيعٌ نَعْمَ مَنْ وَافَقَ ظَنُّهُ الْحَقِيقَةَ قَدْ

اور بلاشبہ وہ مطیع ہے ان جگہ گمان حقیقت کے مطابق ہو گیا اوسنی

نَالَ حَظًّا وَافِرًا وَإِنْ كَانَ الْاجْتِهَادُ فِي اخْتِيَارِ مَا خَيْرَ

بڑا ہی کام کیا اور اگر اجتہاد اختیار دی ہوئی بات کے اختیار کر نہیں ہو

فِيهِ كَأَحْرِفِ الْقُرْآنِ وَصِيغَ الْأَدْعِيَةِ وَكَذَا مَا فَعَلَهُ

جیسے قرآن کے حروف اور دعاؤں کے کلمات اور ایسی ہی جی صلہ کے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى وَجْهِ تَسْهِيلٍ لَعَلَّ

کے لئے وضع کے افعال انت پر سہولت کیواسطے

لثَّانِي مَعَ كَوْنِهَا كَلِمًا حَاوِيَةً لِأَصْلِ الْمَصْلُحَةِ فَالْجُتْهَادُ

دوسرا یہ ہے کہ اصل مصلحت کو حاوی ہی ہو ایسی دونوں جتہد

مُصِيبَانِ فَهَذَا كَلِمَةٌ بَيْنَ الْأَيْبِغِ لِأَحَدٍ أَنْ يَتَوَقَّعَ فِيهِ

مضرب ہو کہ میں اس میں سبب خرابی کیوں نہ آوار نہیں ہے کہ اس میں توقع کر لی

وَمَوَاضِعُ الْاِخْتِلَافِ بَيْنَ الْفُقَهَاءِ وَمَعْظَمُ أُمُورِ احْدَا

مواضع اختلاف کی موانع اور معظم موانع کے امر میں

أَنْ يَكُونَ وَاحِدٌ قَدْ بَلَغَهُ الْحَدِيثُ وَالْآخِرُ لَمْ يَبْلُغْهُ

ایک تو یہ ہی کہ حدیث ایک کو تو ملے اور دوسری کو نہ پہنچے

وَالْمُصِيبُ هَهُنَا مُتَعَيِّنٌ وَالثَّانِي أَنْ يَكُونَ عِنْدَ كُلِّ

مضرب میں سبب یقینی ہی ہو یا دوسرا امر یہ ہے کہ ہر ایک کی پاس

وَاحِدٍ حَدِيثٌ وَأَثَرُ قِيَّةٍ الْفَتْوَى وَقَدْ اجْتَهَدَ فِي تَطْبِيقِ

حاشیہ و آثار میں قیاسی فتویٰ اور اسی ایک کو ایک ہی مطابق کر دین

بَعْضُهَا بِبَعْضٍ وَتَرْجِيحُ بَعْضِهَا عَلَى بَعْضٍ فَادَى اجْتِهَادُهُ إِلَى

اور ایک کو ایک پر ترجیح دینی میں اجتہاد کیا ہو اس کے اجتہاد کے

حُلُمٌ فَجَاءَ الْاِخْتِلَافُ مِنْ هَذَا الْقَبِيلِ وَالثَّالِثُ أَنْ يَخْتَلِفَ

ایک حکم یہ کیا کہ اس طرح سے اختلاف واقع ہو گیا اور دوسرا امر یہ ہے

فِي تَفْسِيرِ الْأَلْفَاظِ الْمُسْتَعْمَلَةِ وَحَدَّثَهَا الْجَامِعَةُ الْمَانِعَةُ

کہ الفاظ استعمال کی تفسیر میں اور الفاظ کی جامع اور مانع حدود میں

أَوْ مَعْرِفَةِ أَرْكَانِ الشَّيْءِ وَشُرُوطِهِ مِنْ قِبَلِ السَّرِّ وَالْحَدَفِ

یا ایک چیز کی اركان اور شروط کی معرفت میں بطور سر اور حدف

وَتَحْرِيجِ مَنَاطٍ وَصِدْقٍ مَا وَصِفَ وَصَفًا عَامًّا عَلَى هَذِهِ

اور مہذبہ کی اشیاء یا طور کے اشیاء خاص صورت پر وہ مفہوم صادق آبادی جو وصف عام ہی

الصُّورَةُ الْخَاصَّةُ أَوْ انْطِبَاقُ الْكُلِّيَّةِ عَلَى جُزْئِيَّاتِهَا وَنَحْوُ ذَلِكَ
موصوف ہوا ہی یا مطلق کہ کلیہ اپنی جزئیات پر منطبق ہوا ہوگی اور کسی اور طور پر

فَادَى جُتْهَادُ كُلِّ وَاحِدٍ إِلَى مَذْهَبٍ وَتَرَايَعُ أَنْ يَخْتَلِفُوا
پھر ہر ایک کی اجتہاد سی ایک ایک مذہب میں جاویں اور ہر ایک سے ایسا ہو کہ

فِي الْمَسَائِلِ الْأَصُولِيَّةِ وَيَتَفَرَّغُ عَلَيْهِ الْاِخْتِلَافُ فِي الْمَرْفُوعِ
وہاں اصول کے مسائل میں اختلاف کرے اور اعلیٰ اختلاف میں اختلاف ہو جائے

وَلِجُتْهَادِ هَذِهِ الْأَقْسَامِ مُصِيبَانِ إِذَا كَانَ مَا حَذَاهُمَا
ان اقسام میں دونوں مجتہد مصیب ہوں گے جس صورت میں کہ ان دونوں کا ماخذ

مُتَقَارِبِينَ بِالْمَعْنَى الَّذِي ذَكَرْنَا وَالْحَقُّ أَنَّ الْمَسَائِلَ الْمَذْكُورَ
ہماری معنی ذکر کیے گئے اعتبار سے ملنا چلتا ہو اور حق یہ ہے کہ کتب اصول کے

فِي كِتَابِ أُصُولِ الْفِقْهِ عَلَى قِسْمَيْنِ قِسْمٌ هُوَ مِنْ بَابِ تَتَبُّعِ
مسائل مذکورہ دو قسم ہیں ایک قسم تو اعتبار سے

لُغَةِ الْعَرَبِ كَالْخَاصِّ وَالْعَامِّ وَالنَّصِّ وَالظَّاهِرِ وَمِثْلِهِ
عربی لغت کی جیسی خاص اور عام اور نص اور ظاہر اور اسکی مثال

كَمِثْلِ قَوْلِ الْبُغَوِيِّ هَذَا اسْمٌ مُكْرَهٌُ وَذَلِكَ مَعْرِفَةُ
جیسے لغوی کا قول ہے یہ اسم مکروہ ہے اور وہ معرفہ ہے

وَهَذَا عِلْمٌ وَذَلِكَ اسْمٌ جَنَسٌ وَالْفَاعِلُ مَرْفُوعٌ وَالْمَفْعُولُ
اور یہ علم ہی اور وہ اسم جنس ہے اور فاعل مرفوع ہوتا ہی اور مفعول

مَنْصُوبٌ وَلَيْسَ فِي هَذَا الْقِسْمِ كَثِيرٌ اخْتِلَافٍ وَقِسْمٌ هُوَ
منسوب ہوتا ہی اور اس قسم میں کچھ بہت اختلاف نہیں ہے اور ایک قسم

مِنْ بَابِ تَقْرِيبِ الذِّهْنِ إِلَى مَا يَفْعَلُهُ الْعَاقِلُ بِسَلِيْقَتِهِ
باب اعتبار ذہن پہنچانی کی اور بات پر جو عاقل لوگ اپنی سلیقہ سے کیا کرتی ہیں

تَفْصِيلُهُ أَنْكَ إِذَا لَقِيتَ إِلَى عَاقِلٍ كِتَابًا عَتِيقًا قَدْ تَقَدَّرَ

اسکی تفصیل یہ کہ تو نے اگر کسی عاقل کو ایک ایسی بڑی کتاب دی جسے

بَعْضُ حُرُوفِهِ وَأَمَرَتْهُ بِقِرَاءَتِهِ فَإِنَّهُ لَا يَدَّ إِذَا اسْتَبَدَّ عَلَيْهِ

بعض حروف بڑا لگتی ہوں اور اسکو پڑھنے کو کہا پس وہ عاقل نہیں جب اس پر کوئی حرف آئیگا

يَتَّبِعُ الْقُرْآنَ وَيَتَّبِعُ الصَّوَابَ وَرُبَّمَا يَخْتَلِفُ عَاقِلَانِ

تو قرآن تلاش اور صواب انکھل کر چکا اور بعضے وقت ایسی جگہ دو عاقل مختلف ہو جاتے ہیں

فِي مِثْلِ ذَلِكَ وَإِذَا عَنَّ لِلْعَاقِلِ طَرِيقَانِ كَيْفَ يَتَّبِعُ الدَّلِيلَ

اور جب عاقل کو دو راہ پیش آتی ہیں تو وہ اہل کو کیسا تلاش

وَيَتَخَصَّصُ عَنِ الْمَصَالِحِ وَيَخْتَارُ الْأَرْحَمَ وَالْأَقْلَ شَرًّا فَاذْكُرْ ذَلِكَ

اور مصالح کو کیسا تخص کر لے اور مکرور کو ازجہین نقصان کمتر ہو پس نہ کر لیتا ہے ایسی ہی

الْأَوَائِلُ لَمَّا وَرَدَ عَلَيْهِمْ حَدِيثٌ مُخْتَلِفٌ أَجَالُوا وَقَدَّحَ

اول تھا رہی جب انکو مختلف حدیثیں ملین تو انہوں نے اپنی اپنی

نَظَرَهُمْ فِي ذَلِكَ فَأَفْضَى لِحُجَّتِهِمْ دَهُمٌ إِلَى الْحُكْمِ عَلَى بَعْضِهَا

نظر کی تیرا دین لگانے شروع کیے پھر وہ کی اجہاد کا یہ انجام ہوا کہ کسی حدیث پر تو مستحکم ہو گیا

بِالنَّسَبِ وَتَطْبِيقُ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ وَتَرْجِيحُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ

حکم لگایا اور کسی حدیث کو کسی تطابق کیا اور کسی حدیث کو کسی پر ترجیح دی اور

كَذَلِكَ لَمَّا وَرَدَ عَلَيْهِمْ مَسَائِلُ كَمْ يَكُنِ السَّلَفُ تَكَلَّمُوا

اور ایسی ہی جب ان پر ایسی مسائل پیش آئی کہ سلف نے انہیں کلام نہیں کیا تھا

فِيهَا اخَذُوا النَّظِيرَ بِالنَّظِيرِ وَاسْتَدْبَطُوا الْعِلَلَ وَبِالْجُمْلَةِ

تو انہوں نے ایک نظیر کو نظیر ہی یا اور انکی عثمانی نکالین اور خلاصہ یہ ہے

فَكَانَتْ لَهُمْ صَنَائِعُ أَنْدَعُوا إِلَيْهَا سَلِيْقَتَهُمُ الْخُلُوقَةِ فِيهِمْ

کہ انکی بہی بند پڑتی کہ اپنی اپنی بدیہی سلیقہ ہی اور سیطرف سہارا لیا جسے

کَمَا يَنْدَفِعُ الْعَاقِلُ فِي أَمْرِ يَنْبَغِي لَهُ فَرَادَ قَوْمٍ أَنْ يَسْرُدُوا

جیسی عاقل اپنی باتوں میں سہارا دیتا ہے کہ ہر ایک قوم کی توجہ ارادہ کیا کہ اپنی عقل پر عمل کرے

صَنَاعِعُهُمُ الَّتِي ذَكَرُوها مُفَصَّلَةٌ فِي كِتَابِهِمْ وَأَشْأَارُهَا

صنعت کے روایت میں جب کریں وہ عمل در آئے گا جیسا کہ ابونعین نے مختصر ذکر کیا ہے

إِلَيْهَا فِي ضَمْنِ كَلَامِهِمْ أَوْ خَرَجَتْ مِنْ مَسَائِلِهِمْ وَإِنْ

یا اپنی کلام کی ضمن میں اور طرف اشارہ کیا ہے یا وہ صنائع اور کئے مسائل میں سے نکالیں اور اگرچہ

لَمْ يَذْكُرُوها وَتَلَقَّتْ عَقُولُ الْخَلَفِ كَثْرَ صَنَائِعِهِمْ

انہوں نے ان صنائع کو ذکر نہیں کیا اور پیچیدگیوں کی عقلوں کی اولیٰ اکثر صنائع کو اس سلیقہ کے

بِالْقَبُولِ لِمَا جُلُوْا عَلَيْهِ مِنَ السَّلِيْقَةِ فِي مِثْلِ ذَلِكَ

ذریعہ سے پس اس بات میں مخلوق ہو گئی ہیں مان لیا

تَقْصَرَتْ أُمُورُ أَمْسَلِيَّةٍ فَمَا يَسْتَمِدُّوْا عَلَى قِيَاسِ ذَلِكَ

بہر وہ صنائع اور کلمات امور سلسلہ نہیں گئے اور ابھی قیاس پر

لَمَّا أَفْرَعُوا جَهْدَهُمْ فِي رِوَايَةِ الْحَدِيثِ وَمَعْرِفَةِ الصَّحِيحِ

جب وہ ایسی کوشش کو حد تک روایت میں اور صحیح حدیث کو سمجھنے کے

مِنَ السَّقِيمِ وَالْمُسْتَفِيزِ مِنَ الْغَرِيبِ وَمَعْرِفَةِ أَحْوَالِ

اور مستفیض کو غریب سے پیچیدگی میں اور باعتبار حرج اور تقدیل

الرِّوَايَةِ جَرَحًا وَتَعْدِيلًا وَكِتَابَةِ أَثْبَاتِ الْحَدِيثِ وَتَصْحِيحِهَا

کے راویوں کی حالات کی معرفت میں اور کتب حدیث کی تصحیح اور تصحیح کرنا صرف

جَسَدًا فِي تِلْكَ أُمِّيَادِينَ بِسَلِيْقَتِهِمُ الْخُلُوقَةِ فِي عَقُولِهِمْ

کرسچن تو وہ ابھی سلیقہ کی زور سے جو ان کے عقلوں میں پیدا کیا گیا اول ہی سید انوں

تَرَجَّأَ قَوْمٌ آخَرُونَ وَجَعَلُوا صَنَائِعَهُمْ تِلْكَ كَلِمَاتٍ

میں سے ہزاروں کلمات میں اور انہوں نے ان صنائع کو بھی سوئے ہوئے کہ ناعد سے کلیہ

مَدُونَةٌ وَهَذَا فَأَيْدٍ جَلِيلَةٌ هِيَ أَنْ مِنْ شَرْطِ الْعَمَلِ
 مدونہ نامی اور یہاں پر عمدہ فائدہ ہی کہ ایسی ایسی سفادت

يُمَثِّلُ هَذِهِ الْمَقَدِّمَاتِ الْكَلِمَاتِ أَنْ لَا يَكُونَ الصُّورَةُ
 کہیہ پر عمل کر کے یہی ہے کہ وہ خاص چیز ہی صورت

الْجَزْئِيَّةُ الَّتِي يَقَعُ فِيهَا الْكَلَامُ مِمَّا سَبَقَ إِلَى الْعُقْلِ فِيهَا
 جہن تحت ہو رہی ہے اس قسم کے ہو کہ عقلا کو اس میں

ضِدَّ حُكْمِ الْكَلِمَاتِ لِأَنَّهُ كَثِيرٌ مَا يَكُونُ هُنَاكَ قَرَأْنٌ
 کلمات کے ضد حاصل ہو چکی ہو کیونکہ ایسا بہت اتفاق ہوتا ہی کہ وہاں خاص

خَاصَّةً يُفِيدُ غَيْرَ حُكْمِ الْكَلِمَاتِ وَأَصْلُ الْجَدَلِ هُوَ
 فرضی ایسی ہوتی ہیں کہ وہی برصا و حکم کہہ سکتا ہو جابہی اور بدل کی حقیقت یہ ہوتی

اِتِّبَاعُ الْكَلِمَاتِ وَثَبَاتُ حُكْمِ قَدْ قَضَى لِعَقْلِ الصُّورِ
 ہی کہ کلمات کی پیروی اور ایسی کو ثابت کرنا کہ عقل صرف

يَخْلَافُهُ لِحُصُولِ الْمَقَامِ كَمَا إِذَا رَأَيْتَ حَجْرًا وَأَيَقَنْتَ
 خصوصیت مقام کی یہی ہے کہ وہی خلاف صورت ہی کہیں ہی کہیں آتی ہے نہ دیکھا اور یقین

أَنَّهُ حَجَرٌ فَجَاءَ بِحُكْمٍ فَقَالَ الشَّيْءُ لَمْ يَأْتِ بِالْوَرْدِ
 کہنا کہ یہ چیز ہی بہر ایک ہی آتا ہو کہ کسی شے کو اور عقل وغیرہ ہی سے

وَالشَّكْلِ وَخَوَّهَا وَهَذِهِ الصُّورَةُ قَدْ تَشَابَهَ الْأَشْيَاءُ
 صورت ہوتی ہی بہر صورت اس کے شکلیں دو شے یا بیشک ہی ہوتی سے

فِيهَا مُنْقَضٌ ذَلِكَ الْيَقِينُ بِأَمْرٍ كَلِّ وَلَا يَعْلَمُ الْمُسْكِينُ
 یہ وہی ہے کہ کسی کوئی شے نہ ہو اور یہی کہ علم ہو

أَنَّ الْيَقِينَ نَحْوُ مَا يَحْدُثُ فِي هَذِهِ الصُّورَةِ الْخَاصَّةِ أَكْبَرُ
 کہ اس کے قیاس وہی نہیں کہ بدل ہو چکا ہی کلمات کی پیروی ہی بہت بڑا ہے

مِنْ اتِّبَاعِ الْحِكْمَاتِ فَإِنَّكَ أَنْ تَعْتَزَّكَ أَقْوَاهُمْ عَنْ صِحِّهِ

سو بچنی بہت سبب اور حکمتوں اور نیکو احوال سے جس سے تیرے دل میں شک نہ ہو

السَّنَةِ وَالْاِخْتِلَافُ فِي هَذَا الْقِسْمِ رَاجِعٌ إِلَى التَّحَرِّيِ

اور اس قسم میں اختلاف کا اسباب اس قسم کا احوال اور اس کے

وَسُكُونِ الْقَلْبِ بِالْجَمَلَةِ الْاِخْتِلَافُ فِي أَكْثَرِ أَصُولِ

اطمینان کی طرف ہی اور خلاصہ یہ ہے کہ اکثر اصول فقہ میں اختلاف

الْفُقَهَاءِ رَاجِعٌ إِلَى التَّحَرِّيِ وَاطْمِئْنَانِ الْقَلْبِ بِمُشَاهَدَةِ

فرائض کے دیکھنے کی اہل اور دلی اطمینان کی طرف رجوع

الْقَرَائِنِ وَقَدْ أَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

کرنا ہی اور بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کلام کے

إِلَى أَنَّ التَّكْلِيفَ رَاجِعٌ إِلَى مَا يُؤَدِّي إِلَيْهِ التَّحَرِّيُ فِي

کئی مواضع میں یہ اشارہ فرمایا ہے کہ تکلیف اس پر رجوع کرتے ہی جدھر

مَوَاضِعَ مِنْ كَلَامِهِ مِنْهَا قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اہل لہجہ وادی اوں مواضع میں سے یہ حدیث ہی ہے

فِطْرَكُمْ يَوْمَ تَفْطُرُونَ وَأَصْحَابَكُمْ يَوْمَ تَصْنَعُونَ قَالَ الْخَطَّابِيُّ

افطراؤں کی دن ہی جسد افطار کرو اور نہاؤں کی دن ہی جسد قرانی کرو

مَعْنَى الْحَدِيثِ أَنَّ الْخَطَأَ مَوْضُوعٌ عَنِ النَّاسِ فَمَا كَانَ

خطا کی ہنہا ہی حدیث کی یہ معنی ہیں کہ جتنا دیکھے راہ میں لوگوں کی خطا معاف ہی

سَبِيلُهُ لِاجْتِهَادِ فُلُوَانٍ قَوْمًا اجْتَهَدُوا وَأَفْلَمْ يَرَوْا

بہت اڑتوں کو مرنے محنت کے ڈھونڈنا اور

الْهَلَالُ إِلَّا بَعْدَ ثَلَاثِينَ فَلَمْ يَفْطُرُوا حَتَّى اسْتَوْفَوْا الْعَدَّ

ہلال نہ دیکھا مگر بعد تیس دن کی ہون کی افطار کیا یہاں تک کہ تیس دن کی گنتی پوری کر لے

ثُمَّ تَبَيَّنَتْ عِنْدَهُمْ أَنَّ الشَّهْرَ كَانَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ

پہراؤں کو ثابت ہوا کہ تیس دن کا ہے

فَإِنَّ صَوْمَهُمْ وَفِطْرَهُمْ مَاضٍ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِمْ مِنْ وُزْرِ

تو ان کے لئے وہ روزہ اور فطر بھی گزر چکا ہے اور ان پر کچھ بوجھ نہیں ہے اور سزا

أَوْ عَيْبٍ وَكَذَلِكَ فِي الْحَجِّ إِذَا اخْطَا يَوْمَ عَرَفَةَ فَإِنَّهُ

نہیں ہے اور عیب بھی حج میں اگر انہوں نے یوم عرفہ میں خطا کی تو ان پر کچھ کے

لَيْسَ عَلَيْهِمْ عَادَتُهُ وَفِيهِمْ أَصْحَابُ ذَلِكَ وَإِنَّمَا هَذَا

فصل نہیں ہے اور ان کے وہی قربانی کا ہے یہ اللہ سبحانہ تعالیٰ

تَخْفِيفٌ مِّنَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ وَرَفَقٌ بِعِبَادِهِ وَمِنْهَا قَوْلُهُ

کے طریقے تخفیف اور اپنی بندوں پر آسان ہے اور ایک

الْحَاكِمُ إِذَا اجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ الْجُرْآنُ وَإِذَا اجْتَهَدَ

موضع پر حدیث ہے کہ حکمران اگر اجتہاد کرے اور صواب پر پہنچ جاوے تو اس کے لئے اجر ہے اور اگر غلطی

فَاخْطَا فَلَهُ الْجُرْآنُ وَكُلُّهُم مِّنْ أَسْتَقْرَءَ نَصُوصَ الشَّارِعِ

اور اگر اجتہاد کرے اور غلط ہو جائے تو اس پر بھی اجر ہے اور جو شخص شارع کی نصیحتیں سن لے وہ سب

وَفَتَاوَاهُ يَحْصُلُ عِنْدَهُ قَاعِدَةٌ كَلِمَاتٌ وَهِيَ أَنَّ الشَّارِعَ

تو اس کے لئے تو اس کے پاس قاعدہ ملے گا کہ اس کے لئے شارع

قَدْ ضَبَطَ أَنْوَاعَ الْبِرِّ مِنَ الْوُضُوءِ وَالْغُسْلِ وَالصَّلَاةِ

نے عمدہ قسم وضو اور غسل اور نماز اور

وَالزَّكَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَغَيْرِهَا مِمَّا جُمِعَتْ أُمُلُّهُ

زکوٰۃ اور روزہ اور حج وغیرہ سب سے جمع ہونے والی چیزیں ہیں

عَلَيْهِ بِأَنْحَاءِ الضَّبْطِ فَشَرَعَ لَهَا رُكْنًَا وَشَرْطًا وَأَدَاءًا

ان پر ضبط کر دیا ہے پس ان کی لئے رکن اور شرط اور ادائیگی

وَوَضَعَ لَهَا مَكْرُوهَاتٍ وَمُفْسِدَاتٍ وَجَوَائِزَ وَأَشْبَعِ

اور اونکے واسطے مکروہات اور جوائز اور مفسدات اور جائزہ کر کے بے بین اور

الْقَوْلُ فِي هَذَا حَقٌّ الْأَشْبَاعُ ثُمَّ لَمْ يَحْتَثْ عَنْ تِلْكَ

اس میں کہنے کا حق تو اب اور دیا ہے بہرہ اولیٰ ارکان و غیرہ سے

الْأَرْكَانَ وَغَيْرَهَا جَدُّ وَدِجَامَعَةٍ مَّانِعَةٍ كَثِيرٌ

بقدر تعریف جامع اور مانعے کثرت بہرہ

بَحَثٌ وَكُلُّهَا سُئِلَ عَنْ أَحْكَامِ جُزْئِيَّةٍ يَتَعَلَّقُ بِتِلْكَ

ہے اور جب کوئی جزئیہ اسام سے تعلق ہوتا ہے

الْأَرْكَانَ وَالشُّرُوطَ وَغَيْرَهَا أَحَاظُهَا عَلَى مَا

ارکان اور شرط وغیرہ سے متعلق ہیں پوچھنا تو اس کو

يَقْهَمُونَ فِي نَفْسِهِمْ مِّنَ الْأَلْفَاظِ الْمُسْتَعْمَلَةِ

ذاتے سمجھ رہے جو الفاظ مستعمل سے سمجھتے ہیں حوالہ کر دینے ہی

وَأَرْشَدَهُمْ إِلَى رَدِّ الْجُزْئِيَّاتِ نَحْوَ الْكُلِّيَّاتِ

اور بہرہ راہ بتا دینے کہ جزئیات کو کلیات سے منطبق کر لیں

وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ اللَّهُمَّ إِلَّا فِي مَسَائِلَ قَلِيلَةٍ

اور اسنے پر کچھ نہ بڑا نے بلکہ کئی مسائل میں

لِأَسْبَابٍ طَارِيَةٍ مِّنْ حَاجَةِ الْقَوْمِ وَخَوْفِ فِشْرَعٍ

عارضی اسباب کی وجہ سے کہ قوم کا خطا کر دینا وغیرہ ہے پس وضو

غَسَلَ الْأَعْضَاءَ الْأَرْبَعَةَ فِي الْوُضُوءِ ثُمَّ لَمْ يَحْدِثْ الْغَسْلَ

میں چاروں اعضاء کا وضو شروع کیا پھر دھونے کی کوئی

يَحْتَاجُ جَامِعٌ مَّا نَعِيَ يُعْرِفُ بِهِ أَنَّ ذَلِكَ دَاخِلٌ فِي حَقِيقَتِهِ

جاسم مانعہ حد نہیں مفسر کے جتنی معلوم ہو کہ عضو کے داخل و ضروری حقیقت میں داخل ہے

أَمْ لَا وَإِنَّ إِسْأَلَهُ الْمَاءَ دَاخِلَهُ فِيهَا أَمْ لَا وَلَمْ يَقْسِمِ
 نہیں اور بانی کا بیانا حقیقت میں داخل ہے یا نہیں اور پانے کے

الْمَاءَ إِلَى مُطْلِقٍ وَمُقَيَّدٍ وَلَمْ يَبَيِّنْ أَحْكَامَ الْيُسْرِ وَالْغَدِيرِ
 اطلاق اور مقید مقرر نہیں کہیں اور کوئے اور تالاب وغیرہ

الْغَدِيرِ وَنَحْوَهُمَا وَهَذِهِ الْمَسَائِلُ كُلُّهَا كَثِيرَةُ الْوُقُوعِ
 احکام نہیں بیان کی اور یہ تمام مسائل بہت پیش آتے ہیں

لَا يَتَصَوَّرُ عَدَمُ وَقُوعِهَا فِي زَمَانِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 یہ خیال نہیں کیا جاسکتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں پیش

وَاللَّهُ وَسَلَّمَ وَمَا سَأَلَهُ السَّائِلُ فِي قِصَّةِ يَرْيُضَاكَةَ
 نہیں آئے اور جب آئے کسی سائل نے یریضاکہ کا حال

وَحَدَّثَ الْقَلَتَيْنِ لَمْ يَزِدْ عَلَى الرَّدِّ إِلَى مَا يَفْهَمُونَهُ مِنْ
 اور قلاتین کے حدیث پر چبے کو اپنی کچھ غلطی کا پیر سے پروردگار کیا کہ جو عقلمند لفظ سے وہ

الْفُظَّوْءُ وَيَعْتَادُونَ فِي مَا بَيْنَهُمْ وَهَذَا الْمَعْنَى قَالَ سَفِيَانُ
 کہتے ہیں اور اس میں عادت کرتے ہیں اور اسے وجہ سے صحابہ سے سنے

التَّوْبَةُ مَا وَحَدَّنَا فِي أَمْرِ الْمَاءِ الْأَسْعَةِ وَمَا سَأَلْتَهُ
 کہا ہے کہ پانی کے حق میں تو نہیں گنجائش ہی ہائے اور جب حضرت سے

أَمْرًا عَنِ التَّوْبَةِ يَصِيبُهُ دَمُ الْحَيْضَةِ لَمْ يَزِدْ عَلَى الْإِ
 ایہ بات سے خون حیض سے بہرے ہوئے پیر سے کا مسئلہ پر چیا تو اتنا ہے زیادہ

قَالَ حَتَّى تَمَّ أَقْرَبُ بِهِ ثُمَّ انْفَضَّ ثُمَّ صَلَّيْتُ فِيهِ فَلَمْ يَأْتِ
 کہ اس کے کہ عدال پر مل وال پر ہو وال پر اس ہی شمار پر لے سجدہ چاہی ہے

يَا كُنْ ثُمَّ أَعْنَدَهُمْ وَأَمْرًا بِاسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَلَمْ يَعْلَمْنَا
 اس سے زیادہ لگایا اور استقبال قبلہ کا امر فرمایا اور معلوم نہ تھے

طَرِيقَ مَعْرِفَةِ الْقِبْلَةِ وَقَدْ كَانَتْ الصَّحَابَةُ يُسَافِرُونَ وَ

معارف کا طریق معلوم نہیں کیا اور بیشک صحابہ سفر کیا کرتے تھے

يَجْتَهِدُونَ فِي أَمْرِ الْقِبْلَةِ وَكَانَتْ لَهُمْ حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ

انہوں نے جہت میں اجتہاد کرتے تھے اور ان کو طریق اجتہاد کے

إِلَى مَعْرِفَةِ طَرِيقِ الْأَجْتِهَادِ فَهَذَا كُلُّهُ لِيَتَفَوِّضَهُ مِثْلُ

معارف کے بنائے حاجت تھے چہرہ اسلئے تھا کہ وہ نہ کیوں ہی جہت

ذَلِكَ إِلَى رَأْيِهِمْ وَهَكَذَا اكْتَرَفُوا وَأَهْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

انہوں نے اپنی رائے پر جوالہ اپنے اور اسطور حضرت علیہ السلام نے اکثر

وَاللَّهُ وَسَلَّمَ كَمَا لَا يَخْفَى عَلَى مُنْصِفٍ لَيْبٍ وَقَدْ

چنانچہ منصف و امام پر پوشیدہ نہیں ہے اور بے شک

فَهَذَا مِنْ تَتَبُعِ أَحْكَامِهِ اللَّهُ رَاعَى فِي تَرْكِ التَّعَمُّقِ وَعَلِمَ

حضرت کے احکام کی پیروی کے سے نہیں سمجھ لیا ہے کہ حضرت معلوم تھے جہان میں کی جہت نہیں

الْإِكْتِرَافُ مِنْ وَجْهِ الصَّبْطِ مَصْلَحَةٌ عَظِيمَةٌ وَهِيَ

و جہہ ضبط کے کثیر بحث میں ترک مصلحت کے رعایت کے ہے اور مصلحت چہ

أَنَّ هَذِهِ الْمَسَائِلَ تَرْجِعُ إِلَى حَقَائِقَ تَسْتَعْمَلُ فِي الْعُرْفِ

کر ان مسائل کا اصل ایسے حقائق کی طرف ہے کہ عرف میں مجمل

عَلَى إجمَالِهَا وَلَا يُعْرَفُ حَدُّهَا الْجَامِعُ الْمَانِعُ إِلَّا بِعُسْرِ

مستعمل ہوئے ہیں اور ان حقائق کے جامع اور مانع حد و شمار کے بغیر معلوم نہیں ہو سکتے

وَرَبَّمَا يُحْتَاجُ عِنْدَ إِقَامَةِ الْحَدِّ إِلَى التَّمْيِيزِ بَيْنَ الْمُشْكِلِينَ

اور بے اوقات حد قائم کرتے ہوئے اور مشکل کے تیز کرنے کے لیے

بِأَحْكَامِهِ وَضُوَائِطُ يَخْرُجُونَ بِإِقَامَتِهَا ثُمَّ إِنَّ ضَيْطَ وَ

ایسے احکام اور ضوابط کے حاجت پڑتے ہیں چہرہ اسلئے کہ ان کو مضبوط اور

فُيِّرَتْ لَا يُمْكِنُ تَفْسِيرُهَا إِلَّا بِحَقَائِقِ مُثْلِهَا وَهَلَمْ جَرًّا

اور ان کے تفسیر کے لئے ان کی تفسیر بدو و بے ہے حقائق کے علم نہیں ہی اور اس طرح کیے جا

فَسَلَسَلُ الْأَمْرِ أَوْ يَقِفْ فِي بَعْضِ مَا هُنَاكَ إِلَى التَّقْوِيضِ

پھر اس میں سلسل پیدا ہوتا ہے یا بعض جگہ مسئلے کے

عَلَى رَأْيِ الْمُبْتَدِئِ بِهِ وَالْحَقَائِقُ الْأُخْرَى لَيْسَتْ بِأَحَقَّ

راہی پر حوالہ کرنا بڑا ہے اور دوسرے درجہ کے حقائق میں راستے مسئلے کے

مِنَ الْأَوَّلِ فِي التَّقْوِيضِ إِلَى الْمُبْتَدِئِ فَلَا جُلْ هَذَا

پر حوالہ کرنے میں پہلے حقائق سے لے کر اوائل کے نہیں ہے سوائے مصلحت کے

الْمَصْلَحَةِ قَوْضُ الْحَقَائِقِ أَوَّلَ مَرَّةٍ إِلَى رَأْيِهِمْ وَلَمْ يُسْتَدَك

دراے حضرت سلمہ الدعلجیہ والروسل نے پہلی بار ہی حقائق کو ان کے راہی پر حوالہ کیا اور

فِيمَا يَخْتَلِفُونَ حِينَ كَانَ الْأَخْتِلَافُ فِي أَمْرِ قَوْضِ إِلَيْهِمْ

خلافانے امور میں جب کہ اختلاف امر مفوض میں واقع ہو کچھ نہ وہ نہیں کیا

وَلَكِنْ فِي ذَلِكَ مَسَاعٍ فَلَمْ يُعَيِّفْ عَلَى عَمَرِ بْنِ الْعَاصِ فِيمَا

اور حضرت سلمہ کو یہ جائز تھا سو عمر بن العاص پر اس میں اس

فَهُمْ مِنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تَلْقُوا أَبَايِدُكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ

آیت کے مت دالوا ہے ہاں طرف ہلاکت کے

مِنْ جَوَازِ التَّيَمُّنِ لِلْجَنْبِ إِذَا خَافَ عَلَى نَفْسِهِ مِنَ الْبُرْدِ وَمِنْ

جنب کے بے ہمس کا اجازہ بھی اگر کسی کے ماری جان کا خوف ہو کچھ سخت گیری

يُعَيِّفُ عَلَى عَمَرِ بْنِ الْخَطَّابِ فِيمَا هُمْ مِنْ تَأْوِيلِ أَوْ لَا مَسَدَ

نہیں کے اور عمر بن الخطاب پر اس میں کہ وہ اس آیت کی معنوں سے یا چھو ہو

النِّسَاءُ أَنَّهُ فِي مَسْرِ الْمَرْءِ لَا الْجَنَابَةِ فَبَقِيَتْ مَسْئَلَةُ الْجَنْبِ

عورتوں کو یہ بھی کہ یہ حکم عورت کے چھوئے بن ہی جنابت میں نہیں اور جنب کا مسئلہ

عَرِمْدَ كَوْرَةٍ فَيَبْغِ أَنْ لَا يَتِمَّ لِحَنْبٍ أَصْلًا أَخْرَجَ

یہاں مذکور ہیں کچھ سخت گیر مہین کی اب چاہی کہ جب ہرگز ہم کمری نماز

النِّسَاءِ عَنْ طَارِقٍ أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فَلَمْ يُصَلِّ فَأَتَى

لے طارق سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص کو جنابت عارض ہوئی سو اسی نماز

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ

برائی یہی صلعم کی پاس حاضر ہوا اور یہ ذکر کیا

فَقَالَ أَصَبْتَ فَأَجْنَبَ رَجُلٌ فَتِمَّمَ وَصَلَهُ فَأَتَاهُ فَقَالَ

نے فرمایا اچھا کیا اور ایک اور شخص کو جنابت ہوئی اوسے تم ذکر نماز پڑائی وہ ہی حاضر ہوا

نَحْوًا قَالَ لِلْآخِرِ أَصَبْتَ أَنْتَهَى وَلَمْ يَعْنِفْ عَلَى أَحَدٍ

ابھی وہی فرمایا یعنی اچھا کیا تمام ہوا اور کسی پر اون صحابہ میں سے

مِنْ آخِرِ صَلَاةِ الْعَصْرِ أَوْ أَذَاهَا فِي وَقْتِهَا حِينَ كَانُوا

جس وقت سے نماز بدیر ادا کی یا عین وقت پر پڑھی جب کہ وہ سب

جَمِيعًا عَلَى تَأْوِيلٍ مِنْ قَوْلِهِ لَا تُصَلُّوا الْعَصْرَ إِلَّا فِي بَنِي

اس حدیث کی تاویل پر ابھی کہ تم نماز نہ پڑھنا مگر بنی

قُرَيْظَةَ وَبِالْجُمْلَةِ فَسِنْ أَحَاطَ بِجَوَابِ التَّكْلَامِ عَلَيْهِ أَنَّ

قریظہ میں جا کر سخت گیر مہین کی اور خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص کلام کی پہلو کو خوب جانتا ہی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَوَضَّ الْأَمْرَ فِي تِلْكَ

وہ بنا لیا کہ حضرت صلعم نے کہ ان حقائق کا حال جو عرف

الْحَقَائِقِ الْمُسْتَعْمَلَةِ فِي الْعُرْفِ عَلَى أَجْمَالِهَا وَكَذَلِكَ

میں مجملہ مشتمل ہیں اور ایسی ہی ایک کو ایک سی مطابق کرنا اور

فِي تَطْبِيقِ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ إِلَى أَهْلِهَا مِنْهُمْ وَنَظِيرَةُ تَقْوِيضِ

سمجھ پر تفویض فرمایا ہی اور اس کے نظیر فقہاء

الْفُقَهَاءُ كَثِيرًا مِنْ الْأَحْكَامِ إِلَى تَحْسِبِ الْمُسْتَلِ وَعَادَتِهِ
 اکثر احکام کو جسکی یہ کہتے ہیں اور عادت پر حوالہ کر دینا سنا اور کسی نزدیک

فَلَا عُنْفَ عَلَى أَحَدٍ مِنَ الْمُخْتَلِفِينَ عِنْدَهُمْ وَنَظِيرُهُ أَيْضًا
 اور نون خلاف کرینو الوہین کسی کسی پر گرفت نہیں ہی اور اوکلی پہن ہی نظیر ہی

مَا أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ مِنْ الْأُجْتِهَادِ فِي الْقَبْلَةِ عِنْدَ النِّعَمِ
 کرامت کا اس اجتہاد پر اجماع ہو چکا ہی کہ برکلی دن جہت ہند اکل سہی عین کر لین اور

وَتَرَكْنَا الْعُنْفَ عَلَى وَاحِدٍ فِيمَا آدَى تَحْسِبِهِ إِلَيْهِ وَ
 کسی پر اوکلی اکل لے جبر تجویز کیا گرفت نہیں کے اور

نَظِيرُ هَذِهِ الْمَصْلُحَةِ مَا ذَكَرَهُ أَهْلُ الْمُنَاطَرَةِ مِنْ
 اس مصلحت کے نظیر یہ ہی کہ اہل مناظرہ لے جو اصطلاح دلا مل

الْأَصُولَ عَلَى تَرْكِ الْبَحْثِ عَنْ مُقَدِّمَاتِ الدَّلِيلِ
 کے مقدمات کسی بحث ترک کر لی پر اور کر کیا ہی تا کہ بحث

لَيْسَ لَا يَكْزِمُ انْتِشَارُ الْبَحْثِ فَمِنْ عَرَفَ هَذِهِ الْمَسْئَلَةَ
 کے لغوی لای لازم نہ آجائی پس جو شخص کہ اس مسئلہ کو سمجھ جاتا ہی

كَمَا هِيَ عِلْمٌ أَنَّ أَكْثَرَ صُورِ الْأُجْتِهَادِ يَكُونُ الْحَقُّ فِيهَا
 وہ یہ جانلیکا کہ اجتہاد کی صورتوں میں حق الامراض خلاف کے دونو

دَائِرَةٌ فِي جَانِبِي الْأَخْتِلَافِ وَأَنَّ فِي الْأَمْرِ سَعَةً وَأَنَّ
 جانب میں دائرہ سونا ہی اور یہ جانلیکا کہ حکم میں کئی کئی ہی اور ایک

الْيُسْرَى عَلَى شَيْءٍ وَاحِدٍ وَالْخَيْرُ مِنْفِي الْمَخَالَفِ لَيْسَ كَشَيْءٍ
 سہی پر اور جانا اور مخالفی لے ہی کا یقین کر لینا ہجہ ہنسر سے

وَأَنَّ اسْتِنْبَاطَ حُدُودِهَا إِنْ كَانَ مِنْ بَابِ تَقَرُّبٍ
 اور اوکلی حدود کا استنباط اگر وہ استنباط اس قسم کا ہی کہ ذہن اسی قریب کرتا ہے

الَّذِينَ إِلَى مَا يَفْهَمُهُ كُلُّ أَحَدٍ مِّنْ أَهْلِ اللِّسَانِ

اور اس محاورہ کے طرف مفسر زبان دان ہر ایک سمجھائی تو وہ علم کے

فَاعَانَهُ عَلَى الْعِلْمِ وَإِن كَانَ لَبَعِيدًا مِّنَ الْأَذْهَانِ

اعانت دینی اور اگرچہ بیدہ سہل ذہنوں سے بعید رہے

وَقَدِيرٌ لِلشُّبْكِ بِمَقْدَامَاتٍ فَخْزَعَةٍ فَعَسَىٰ أَن

اور احتیاطی مقامات کی ذریعہ سے شکر کی پست کرانی ہو تو بسا اوقات

يَكُونُ شَرْعًا جَدِيدًا أَوْ أَنَّ الصَّحِيحَ مَا قَالَهُ الْأَمَامُ عَزَّ

نئی شرع ہو جائے گی اور ممکن صحیح وہ بھی کہی جو امام عزا الدین

الدِّينِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ وَلَقَدْ أَفْلَحَ مَنْ قَامَ مَا أَجْعُو

بن عبد السلام کی کہا ہے اور اسی شکر ہے کہ جس نے ہی اختیار کیا

عَلَىٰ وَجْهِهِ وَاجْتَنَبَ مَا أَجْعُو عَلَىٰ تَحْرِيمِهِ وَاسْتَبَاهَ

شکر کے وجہ پر اتفاق ہوا ہے اور اسی بجا بھی حرام پر اجماع ہوا ہے اور اسی

مَا أَجْعُو عَلَىٰ إِبَاحَتِهِ وَفَعَلَ مَا أَجْعُو عَلَىٰ اسْتِحْبَابِهِ

عمل کو بجا بنانا بھی ایجاب پر اجماع ہوا ہے اور وہی کی بھی ایجاب پر اجماع ہے

وَاجْتَنَبَ مَا أَجْعُو عَلَىٰ كَرَاهَتِهِ وَمَنْ أَخَذَ بِمَا

اور اس سے بھی بجا شکر کرے اجماع ہوا ہے اور یہی مختلف فیہ کو

اخْتَلَفُوا فِيهِ فَلَهُ مَا لَانَ أَحَدُهُمَا إِنْ يَكُونُ الْمُخْتَلَفُ

تو وہ کی بھی دو حال ہیں ایک تو یہ کہ مختلف فیہ اس قسم کا ہو

فِيهِ وَمَا يَنْقُصُ الْحُكْمَ بِهِ هَذَا الْأَسِيلُ إِلَى التَّقْلِيدِ

کہ حکم کی نقصان دہی ایسی مختلف فیہ میں تقلید کی کوئی راہ نہیں ہے

فِيهِ لَا تَهْطُلُ خَطَا تَحْضُرُ وَمَا حُكِمَ فِيهِ بِالتَّقْيِضِ إِلَّا

کیونکہ صرف خطا ہی خطا ہے اور وہیں تقض کا حکم نہیں ہے ہو اسی

لِكُونِهِ خَطَايَا بَعِيدًا مِنْ نَفْسِ الشَّرْعِ وَمَا خَذَلَهُ وَرِعَايَةً

کہ وہ خطا ہی نفس شرع اور ماخذ شرع سے اور شرعی حکم کے رعایت

حُكْمِهِ الثَّانِيَةِ أَنْ يَكُونَ مِمَّا لَا يَنْقُضُ الْحُكْمَ بِهِ فَلَا

سی دوری اور دوسرا حال یہی کہ اس قسم کا ہو کہ حکم اسی میں تو نہیں تو

بِأَسْ يَفْعَلُهُ وَلَا يَتْرُكُهُ إِذَا قُلِدَ فِيهِ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ

اوکل کر لی اور نہ کیا جھڑا رہیں اگر کسی عالم کے تقلید کر لی ہو

لَا النَّاسَ كَمَا يَزَالُ الْوَاعِلُ ذَلِكِ يَسْأَلُونَ مِنْ اتَّفَقَ

کیونکہ لوگوں کا ہمیشہ یہی حال رہا ہی کہ جو عالم نکلیا اسی سے

مِنَ الْعُلَمَاءِ مِنْ غَيْرِ تَقْيِيدٍ مَذْهَبٍ وَلَا انْكَارٍ عَلَى

بلوچہریا مذہب کی کچھ قید نہ ہے اور کسی سائل پر کوئی

أَحَدٍ مِّنَ السَّائِلِينَ إِلَى أَنْ ظَهَرَتْ هَذِهِ الْمَذَاهِبُ

اغراض نہ تھا یہاں تک کہ یہ مذاہب

وَمُنْعَصِبُوهَا مِنَ الْمُقْلِدِينَ فَإِنَّ أَحَدَهُمْ يَتَّبِعُ إِمَامَهُ

متعصب تقلد پیدا ہو گئے کیونکہ بعض شخص تقلد ہو کر اپنی ہی امام

مَعَ لَعْدٍ مَذْهَبِهِ عَنِ الْإِدْلَةِ مُقْلِدًا لَهُ فِيمَا قَالَ

کی قول کی پیروی کرتا ہی باوجودیکہ اس کا مذہب لائل ہی امام نہ تھا کہ وہ امام

فَكَأَنَّهُ نَبِيٌّ أُرْسِلَ إِلَيْهِ وَهَذَا أَنَا نِي عَمْرٍَا الْحَقِّ وَبَعْدُ

نبی ہی اس کے طرف سے بل ہوا ہی اور یہ حق ہی ہے اور

عَنِ الصَّوَابِ لَا يَرْضَى بِهِ أَحَدٌ مِّنْ أُولَى الْأَلْبَابِ بِنْتِي

صواب سے دور ہی کوئی دانا پسند نہیں کرتا قول تمام ہوا

وَقَالَ مِنْ قُلْدٍ إِمَامًا مِّنَ الْأَيْمَةِ ثُمَّ أَرَادَ تَقْلِيدَ عِيَرِهِ

اور کہا ہی جو شخص کسی ایک امام کا تقلد ہو پہلے اور کی تقلد کا ارادہ کرے

فَهَلْ لَهُ ذَلِكَ فِيهِ خِلَافٌ وَالتَّخْتَارُ التَّفْصِيلُ فَإِنْ كَانَ

نوا یا اوسکو یہ جائز ہی نہیں خلاف ہی اور تختار یہ تفصیل ہی پس اگر وہ

الْمَذْهَبُ الَّذِي أَرَادَ الْأَنْتِقَالَ إِلَيْهِ فَمَا يُنْقَضُ فِيهِ

مذہب جس طرف تقلید کیا جائے اس قسم کا ہی کہ او سہیں

الْحُكْمُ فَلَيْسَ لَهُ الْأَنْتِقَالُ إِلَى حُكْمٍ يَحِبُّ نَقْضُهُ

حکم تو ہے جائز ہی تو اوسکو ایسی حکم کی طرف جس کا نقض واجب ہے

فَإِنَّهُ لَمْ يَحِبُّ نَقْضُهُ إِلَّا لِطُلَايِهِ وَإِنْ كَانَ لِمَا خِذَانِ

انتقال کرنا جائز نہیں ہی کیونکہ اوسکو تقلید ہی واجب ہوئی کہ وہ اصل امر

مُتَقَارِبِينَ جَازَ التَّقْلِيدُ وَالْأَنْتِقَالُ لِأَنَّ النَّاسَ لَمْ

اور اگر دونوں کی حد قریب ہیں تو تقلید اور انتقال دونوں جائز ہیں کیونکہ صحابہ کی زبان سے

يَزَالُوا مِنْ زَمَنِ الصَّحَابَةِ إِلَى أَنْ ظَهَرَتْ الْمَذَاهِبُ

بہانہ کہ یہ چاروں مذہب پیدا ہو ہی

الْأَرْبَعَةُ يَقْلِدُونَ مِنْ اتَّفَقَ مِنَ الْعُلَمَاءِ مِنْ غَيْرِ

لوگوں کا ہمیشہ یہی حال رہا کہ جو عالم یکساں تقلید کر لی گئے ایسی کہ

نَكِيرٍ مِنْ أَحَدٍ يُعْتَبَرُ انْتِكَارُهُ وَلَوْ كَانَ ذَلِكَ بَاطِلًا

الکیر میں سے کسی کا اعتبار ہو اور اگر ایسی تقلید باطل ہو گئی تو

لَا تُكْرَهُهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ انْتَهَى وَإِذَا تَحَقَّقَ عِنْدَ

لی شک نہ ہو غرض کر لی واسطے علم بالصواب تمام ہوا اور جب مجھو

مَا يَسْتَأْذِنُ عَلِمْتَ أَنَّ كُلَّ حُكْمٍ يَتَكَلَّمُ فِيهِ الْجُهْدُ بِاجْتِهَادِهِ

ما پر بیان دل میں پڑے گی تو یہ جان گیا کہ جس حکم میں مجتہد اپنی اجتہاد سے بحث کرے

مَنْسُوبٌ إِلَى صَاحِبِ الشَّرْعِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

تو وہ صاحب شرع علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب ہو ہی

مَا إِلَى لَفْظِهِ أَوْ إِلَى عِلَّةٍ مَا خُوذَتْ مِنْ لَفْظِهِ وَإِذَا كَانَ

یا تو حضرت کی فرمود کبیر یا عذ کبیر کہ او کی فرمود کسی ماخوذ ہوئی ہی جب یہ

الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فَفِي كُلِّ اجْتِهَادٍ مَقَامَانِ أَحَدُهُمَا أَنْ

انتہائی محمداً تو ہر ایک اجتہاد میں دو مقام ہیں ایک تو یہ

صَاحِبُ الشَّرْعِ هَلْ رَأَى بِكَلَامِهِ هَذَا الْمَعْنَى أَوْ غَيْرَهُ

کہ با صاحب شرع نے اپنی کلام میں ہی معنی مراد لیں ہیں یا اور

وَهَلْ نَصَبَ هَذِهِ الْعِلَّةَ مَذَارِفِي نَفْسِهِ حِينَ مَا تَكَلَّمَ

اور آیا اسی علت کو اپنی دہن پر وقت فرما لئے حکم

بِأَحْكَامِ الْمَنْصُوصِ عَلَيْهِ أَوْ لَا فَإِنْ كَانَ التَّصْوِيبُ بِالْظَرْ

مقصود علیہ کے مدار پر اجاہی یا نہیں پس اگر اعتبار اسی مقام کے

إِلَى هَذَا الْمَقَامِ فَأَحَدُ الْمُجْتَهِدِينَ لَا يَعْنِيهِ مُصَدِّقٌ وَحَدَّثَ

نفسہ کی بحث مولیٰ ہی تو دونوں مجتہدین میں سے بل تعبیر ایک معصوم ہی

الْآخِرُونَ تَابِعُوا مَا أَنْ مِمَّنْ جُمْلَةٍ أَحْكَامِ الشَّرْعِ أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ

دوسرے انہیں اور دوسرے مقام پر ہی کہ سچے احکام شرعی کے ہی کہ حضرت

تَابِعُوا وَالْإِسْلَامَ وَسَلَّمَ عَهْدَ إِلَى أُمَّتِهِ صِدْقًا أَوْ دَلَالَةً أَنَّهُ

مقام پر نے اپنی امت سے بالضرر یا بدلات یہ محمدیام

مَنْ خُتِفَ عَلَيْهِمْ نَصُوصُهُ أَوْ اخْتَلَفَ عَلَيْهِمْ مَعَانِي

کہ جب وہ نصوص مختلف ہو جائیں یا نصوص میں ہی کے نفس کے معانی

فِي مَنْ نَصُوصِهِ فَهُمْ مَارُونَ بِالْاجْتِهَادِ وَاسْتِفْرَاحِ

مختلف ہو جائیں تو ان کو اجتہاد نہ کر سکا اور ان میں سے ہی حق بات

الطَّاقَةِ فِي مَعْرِفَةِ مَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ ذَلَالٍ فَإِذَا تَعَيَّرَ عَنْهُ

دریافت کر تبین حقیقت طرف کر سکا حکم ہی پھر جب مجتہد کو اوکھن کے

مُجْتَهِدٍ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ وَجَبَ عَلَيْهِ إِتِبَاعُهُ كَمَا عَهْدَ

کومی ایک معنی میں ہو جاوے تو اویسکا اتباع واجب ہی جیسا کہ اولیٰ

إِلَيْهِمَا نَبَاهُ مَتَى اشْتَبَهَ عَلَيْهِمَا الْقُبْلَةُ فِي اللَّيْلَةِ الظُّلَمَاءِ

بہم عہد کی کہ جب اوپر اندھیرے رات میں قبلہ کی جہت شبہ ہو جاوے

يُجِبُ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَحَرَّوْا وَيَصَلُّوا إِلَى جِهَةٍ وَقَعَ تَحَرُّيهِمْ

تو اوپر اٹھ کر آواجب میں اور نماز اوپر پڑھنا کہ بن اوسے اٹھ کر نماز

عَلَيْهَا فَهَذَا أَحْكَمُ عِلْقَهُ الشَّرْعُ بِوُجُودِ التَّحَرُّيِّ كَمَا عُلِقَ

ہو پس یہ وہ حکم ہی کہ شرع کی اٹھ کر ہی پر منحصر کیا ہی جیسا

وُجُوبُ الصَّلَاةِ بِالْوَقْتِ وَكَمَا عُلِقَ تَكْلِيفُ الصَّيِّءِ

نماز کے وجوب کو وقت پر منحصر کیا ہی اور صیغہ کے تکلف ہو تب تک اوس کے باطل

بِطُلُوعِهِ فَإِنْ كَانَ الْبَحْثُ بِالنَّظَرِ إِلَى هَذَا الْمَقَامِ نَظَرَ

بہول پر منحصر فرمایا ہی پس اگر الجھا اس مقام کے بحث ہی تو غور کرے

فَإِنْ كَانَتْ الْمَسْئَلَةُ مِمَّا يَنْقُضُ فِيهِ اجْتِهَادُ الْمُجْتَهِدِ

پس اگر مسئلہ ایسی قسم کا ہی کہ او میں مجتہد کا اجتہاد تو نہیں ہے

فَاجْتِهَادُهُ بَاطِلٌ قَطْعًا وَإِنْ كَانَ فِيهَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

تو یقیناً اسکا اجتہاد باطل ہی اور اگر اوس باب میں حدیث صحیح ہو جاوے

وَقَدْ حُكِمَ بِخِلَافِهِ فَاجْتِهَادُهُ بَاطِلٌ ظَنًّا وَإِنْ كَانَ

اور وہی اوسکی خلاف حکم دیا تو اوسکا اجتہاد ظن باطل ہی اور اگر

الْمُجْتَهِدُ أَنْ جَمِيعًا قَدْ سَلَكَ مَا يَنْبَغُ لَهُمَا أَيْ سَلَكَ

دونوں مجتہد ہی راستہ چلیں جو اوسکو چلنا چاہی ہی

وَلَمْ يُخَالَفَا حَدِيثًا صَحِيحًا وَلَا أَمْرًا يَنْقُضُ اجْتِهَادَ

اور نہ حدیث صحیح کے مخالف تکل ہی اور نہ ایسی چیز کے مخالف تکل ہی

الْقَاضِي وَالْمُفْتِي فِي خِلَافِهِ فَهَذَا جَمِيعًا عَلَى الْحَقِّ هَذَا

کہ اس کے خلاف میں قاضی و مفتی کا اجتہاد تو نبی نوروہ دونوں مجتہد

وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِأَبْنَاءِ تَأْكِيدِ الْأَخْذِ بِهَذِهِ الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ

حق پر میں بہت یاد رکھتا ہوں کہ ان چاروں مذہب کی اتباع کی تاکید کا

وَالْتَشْدِيدُ فِي تَرْكِهَا وَالْخُرُوجُ عَنْهَا أَعْلَمُ أَنَّ فِي الْأَخْذِ

ان کی جوڑ سمیٹ اور ان سے باہر ہونے میں تشدید کا بھروسہ ہے کہ ان چاروں

بِهَذِهِ الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ مَصْرُحَةً عَظِيمَةً وَفِي الْأَعْرَاضِ

مذہب کی اتباع میں بڑی صراحت ہے اور ان سب سے متحرک

عَنْهَا كُلُّهَا مَفْسَدَةٌ كَبِيرَةٌ لِّمَنْ نَبَّيْنَاهُ ذَلِكَ بِوُجُوهِ

اسوئے میں بڑا ہی مفسدہ ہے جو اس کو ملے کسی طرف سے بیان کرتے ہیں

أَحَدُهَا أَنَّ الْأُمَّةَ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَعْتَمِدُوا عَلَى

ایک جگہ ہی کہ تمام ملت ہی کہ شریعت کی معرفت میں سلف پر

السَّلَفِ فِي مَعْرِفَةِ الشَّرِيعَةِ فَالْتَّائِعُونَ اعْتَمَدُوا فِي

اعتماد کی گزرت سوتائیعون نے اس سلف میں صحابہ پر

ذَلِكَ عَلَى الصَّحَابَةِ وَتَبِعُوا التَّائِعِينَ اعْتَمَدُوا عَلَى التَّائِعِينَ

اعتماد کی اور تبع تابعین نے تابعین پر اعتماد کیا

وَهَكَذَا فِي كُلِّ طَبَقَةٍ اعْتَمَدَ الْعُلَمَاءُ عَلَى مَنْ قَبْلَهُمْ وَ

اور اسی طور پر ہر طبقہ کی علماء نے اپنی سی پہلوں پر اعتماد کیا ہے

الْعَقْلُ يَدُلُّ عَلَى حُسْنِ ذَلِكَ لِأَنَّ الشَّرِيعَةَ لَا يَعْرِفُ

اور عقل اس امر کو بتاتی ہے کیونکہ شریعت بدو ان عقل اور

إِلَّا بِالنَّقْلِ وَالْإِسْتِنْبَاطِ وَالنَّقْلُ لَا يَسْتَقِيمُ إِلَّا بِأَنْ

استنباط کے بغیر نہیں ہو سکتا اور نقل جب ہی راستہ اس نے ہی کہ

يَأْخُذُ كُلَّ طَبَقَةٍ عَنْ قِبَلِهَا بِالِاتِّصَالِ وَلَا بُدَّ فِي الْأَسْنَادِ

کہ ہر طبقہ اپنی سی پہلی متصل طبقہ سی دریافت لے گی اور اسنات میں یہ

أَنْ يَعْرِفَ مَذَاهِبَ الْمُتَقَدِّمِينَ لِئَلَّا يُخْرِجَ مِنْ أَقْوَاهِمُ

ضروری کہ متقدمین کے مذاہب کو سمجھ لے تاکہ انکی اقوال سی باہر نہ ہو ورنہ

فِيهِ قِيَاسُ الْأَجْمَاعِ وَيُسَبِّحُ عَلَيْهَا وَيُسْتَعِينُ فِي ذَلِكَ

کہ اجماع کو قیاس جادوی اور اس پر بنار کے اور زمین اپنی سابقین کے

بَعْنُ يَسْبِقُهُ لِأَنَّ جَمِيعَ الصَّنَائِعَاتِ كَالصَّرْفِ وَالنَّحْوِ

استغاث ہووی کیونکہ تمام علوم جسے صرف اور نحو

وَالطَّبِّ وَالشَّعْرُ وَالْحَدَادَةُ وَالْجَارَةُ وَالصِّيَاغَةُ

اور طبابت اور شعر اور آہنگری اور دو درگمی اور زرگری کے کیونکہ

يَتَيَسَّرُ لِأَحَدٍ أَنْ يَلْزِمَهُ أَهْلُهَا وَغَيْرُ ذَلِكَ نَادِرٌ

بدون خدمت گذار سے اہل صنعت کی بہ زمین ہووی اور اس کے علاوہ ناممکن

بَعِيدٌ لَمْ يَقْعُدْ وَأَنْ كَانَ جَائِزًا فِي الْعَقْلِ وَإِذَا تَعَيَّنَ

ہی واقعہ نہیں ہووی اور اگرچہ عقل کے تجویز میں جائز ہی اور جب سلف کے

لِلْاعْتِمَادِ عَلَى أَقْوَابِ السَّلَفِ فَلَا بُدَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ

اقوال پر اعتماد نہیں کیا تو یہ ضروری کہ اس کے اقوال

أَقْوَاهِمُ الَّتِي يَعْتَمِدُ عَلَيْهَا مَرْوِيَّةٌ بِالْأَسْنَادِ الصَّحِيحِ

جس پر اعتماد ضروری صحیح صحیح سند سے مروی ہو ان

أَوْ مَدْرُونَةٌ فِي كِتَابٍ مَشْهُورَةٍ وَأَنْ يَكُونَ مَحْدُومَةٌ

یا مشہور مشہور کتاب میں مندرج ہو ان اور بحث میں ہو ہی ہو ان

يَأْنِ يَبِينُ الرَّاجِحُ مِنْ مُحْتَمَلَاتِهَا وَتُخَصَّصُ عُمُومُهَا فِي

اسطورہ کہ اس کے تمام احتمالات میں سی راجح کا اور بعض ہوا سے بین عام میں سی خاص کا

بَعْضُ الْمَوَاضِعِ وَنَقِيدٌ مُطْلَقًا فِي بَعْضِ الْمَوَاضِعِ وَ

اور بعض مواضع میں مطلق بین سی سفید کا بیان ہو اور

يُجْمَعُ لِمُخْتَلَفٍ مِنْهَا وَبَيِّنٌ عَلَى أَحْكَامِهَا وَالْأَمْرُ بِبَعْضِ

اور بعض کی مختلف کو جمع کیا ہوا اور اس کی احکام کی علتوں کا بیان ہو اور بہین تو

الْإِعْتِمَادُ عَلَيْهَا وَلَيْسَ مَذْهَبٌ فِي هَذِهِ الْأَرْبَعَةِ

اور پھر اعتماد دیکھنا ہو گا اور اس آخر کی زمانہ میں اس طرح کا مذہب

الْمُتَأَخِّرَةُ بِهَذِهِ الصِّفَةِ إِلَّا هَذِهِ الْمَذَاهِبُ الْأَرْبَعَةُ

بجز ان چاروں مذہبوں کے اور کوئی مذہب نہیں ہے

اللَّهُمَّ الْإِمْدَازَ الْمَذْهَبِ الْإِمَامِيَّةِ وَالزَّيْدِيَّةِ وَهُمْ أَهْلُ

اے اے اے امامیہ اور زیدیہ کا مذہب اور وہ دو اہل

الْبِدْعَةِ لَا يَتَوَكَّلُونَ عَلَى الْإِعْتِمَادِ عَلَى أَقْوَابِهِمْ وَثَانِيهَا قَالَ

بدعتی ہیں انکی اقوال پر اعتماد کرنا جائز نہیں ہے اور دوسری وجہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَبِعُوا السَّوَادَ

یہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ابوبہ کثیر کے

الْأَعْظَمُ وَمَا أَنْدَرَسَتْ الْمَذَاهِبُ الْحَقَّةُ إِلَّا هَذِهِ

پیروسی کرو اور چونکہ اور مذہب حقہ بجز ان چاروں کے نہیں ہے

الْأَرْبَعَةُ إِيْتَابُهَا تَبَاعًا لِلَّسَّوَادِ الْأَعْظَمِ وَالْخُرُوجُ

تو انہیں کا اتباع سواد اعظم کا اتباع ہی اور ان سے باہر ہونا

عَنْهَا خُرُوجًا عَنِ السَّوَادِ الْأَعْظَمِ وَتَالِيهَا الزَّمَانُ

سواد اعظم سے باہر ہونا ہی اور پھر وہی وجہ ہے کہ جو مذہب

مُتَأَطِّلٌ وَبَعْدَ الْعَهْدِ وَضُيِّعَتِ الْأَمَانَاتُ لَمْ يَجْزِ أَنْ

متاخر نہ رہے اور زمانہ دور ہو گیا اور امانتیں جاتی رہیں تو اب جائز نہیں ہے

يَعْتَمِدُ عَلَى أَقْوَالِ عُلَمَاءِ السُّوءِ مِنَ الْقَضَاةِ الْجَوْرَاءِ
 کہ نئی عدالتی ظالم قاضیوں اور جوارسوں کے کفر سے

الْمُفْتِينَ التَّالِعِينَ لَا هَوَاءَ لَهُمْ حَتَّى يَلْسَبُوا مَا يَفْعَلُونَ
 اقوال پر اعتماد کی جاوے گی یہاں تک کہ وہ اپنی اقوال کو سلف میں سے

إِلَى بَعْضٍ مِّنْ أَشْهُرٍ مِّنَ السَّلَفِ بِالصَّدَقِ وَالذِّبَانِ
 کسی شخص صدق اور دیانت اور امانت میں مشہور کبیر سے

وَالْأَمَانَةُ إِمَّا صَرِيحًا أَوْ دَلَالَةً وَحِفْظَ قَوْلِهِ ذَلِكَ وَلَا
 بصراحت یا بدلائل مشہور کریں اور اس کا قول محفوظ ہو اور نہ

عَلَى قَوْلٍ مِّنْ لَّا نَذَرِي هَلْ جَمَعَ شُرُوطَ الْأَحْتِثَادِ
 ایسی کہ قول پر اعتماد کیا جانا ہی جسکو ہم نہیں جانتی کہ احتیاط کی شرطیں زمین صبر ہو سکی ہیں

أَوْ لَا فَإِذَا رَأَيْنَا الْعُلَمَاءَ الْمُتَحَقِّقِينَ فِي مَذَاهِبِ السَّلَفِ
 یا ہمیں پھر جب ہم مذاہب سلف کی تحقیق علماء کو دیکھیں تو قریب ہی کہ وہ اپنی

عَسَى أَنْ يَصْدَقَ قَوْلِي تَخْرِجًا تَهَمُّ عَلَى أَقْوَالِهِمْ وَسَلْبًا لِّحُجَّتِهِمْ
 شاید ہی سلف کے اقوال سے یا اپنی استقامت میں کتب و سنت

فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَأَمَّا إِذَا لَمْ يَرَوْهُمْ هَذَا فَهِيَ
 سے تصدیق کی جاوے گی اور اگر وہ حال کہ ہم انہیں نہ دیکھیں تو تصدیق

وَهَذَا الْمَعْنَى الَّذِي أَشَارَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَيْثُ
 دور ہی اور یہ وہی معنی ہے کہ عمر بن الخطاب نے جہاں

قَالَ يَهْدِي مِلًّا سَلَامًا مَجْدَالِ الْمُنَافِقِينَ بِالْكِتَابِ وَابْنِ السُّعُوذِ
 کہا ہی منافق کا جھگڑا کتاب کی سادہ اسلام کو بر باد کر دیتا ہی اور ابن سعوذ

حَيْثُ قَالَ مَنْ كَانَ مُتَّبِعًا فَلْيَتَّبِعْ مَنْ مَضَى فَمَا ذَهَبَ
 اشارہ کیا ہی جہاں کہا ہی جو شخص اتباع کرے گا گزرنے والے کی اتباع کرے گی پس ان میں سے

إِلَيْهِ ابْنُ خُرْمٍ حَيْثُ قَالَ الثَّقَلَيْنِ حَرَامٌ وَلَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ

قول یہ ہی جو کہتا ہی کہ فقید حرام سے اور کسی حدال نہیں ہی

أَنْ يَأْخُذَ قَوْلَ أَحَدٍ غَيْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ سوائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی قول کو

وَسَلَّمَ بِلَا بُرْهَانٍ لِقَوْلِهِ تَعَالَى اتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ

بلا دلیل اخذ کر ہی بدلیل اس آیت کے چلو اسکی پر جو اتر ا

مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ وَقَوْلُهُ تَعَالَى

تمکو تمہاری رب کسی اور نہ چلو اس کے سوا اور تقویٰ کی بھی اور بدلیل اس آیت کے

وَإِذْ قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا

اور جو انکو کہیں چلو اس پر تو اترا اللہ نے ہمیں نہیں بلکہ چاہئے ہم

أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا وَقَالَ تَعَالَى مَا دَحَّا لِمَنْ لَمْ يَفْلَحْ

بپر دیکھا مہنی اسی باپ دو تمکو اور اللہ لے اوسکی ہم میں جو تقید تم کے

فَبَشِّرْ عِبَادِي الَّذِينَ يَسْمَعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ حَسَنَةً

فرماتا ہی کہ تو خوشی یا میری بندو تمکو جو سنتی ہیں بات اور پہنچتی ہیں اوسے نیک پر

أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ وَأُولَئِكَ هُمُ أُولُو الْأَلْبَابِ

وہی ہیں جنہ راہ دی اللہ نے اور وہی ہیں عقیل و اعلیٰ

وَقَالَ تَعَالَى فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہی پہر اگر جھگڑو تم کسی چیز میں تو اسکو رجوع کرو اللہ

الرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْكَمْ بِاللَّهِ

اور رسول کی طرف اگر تم یقین رکھتی ہو اللہ پر اور پھر دن پر سو اللہ تعالیٰ کے

تَعَالَى الرَّدُّ عِنْدَ التَّنَازُعِ إِلَى أَحَدٍ دُونَ الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ

سناج کی وقت حد نہیں کرنا جو قرآن اور حدیث کی کس طرف رجوع نہیں کرنا

وَحَرَّمَ ذَٰلِكَ الرَّدَّ عِنْدَ التَّنَازُعِ إِلَى قَوْلِ قَائِلٍ لَا تَنَازُعَ

اور اسی کی تنازع کیونکہ قول کا کل کبیر رد کرنا حرام ہو گیا اسلئے

غَيْرِ الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ وَقَدْ صَحَّ إِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ عَلَيْهِمْ

کہ بخیر قرآن اور حدیث کی ہی اولیٰ شے تمام صحابہ کا اجماع اولیٰ ہی آخر تک

أَوْ لَهُمْ عَنْ آخِرِهِمْ وَإِجْمَاعُ التَّابِعِينَ أَوْ لَهُمْ عَنْ آخِرِهِمْ

اور تابعین کا اجماع اولیٰ ہی آخر تک

وَإِجْمَاعُ تَبِيعِ التَّابِعِينَ أَوْ لَهُمْ عَنْ آخِرِهِمْ عَلَى الْأَمْتِ

اور تبع تابعین کا اجماع اولیٰ ہی آخر تک اس فقید کی باز رہے

وَالْمَنْعُ مِنْ أَنْ يَقْصِدَ أَحَدٌ إِلَى قَوْلِ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ

اور منع کرنے پر ثابت ہو چکا ہے کہ کوئی شخص اپنی نیت سے کسی انسان کے قول کبیر نہ

أَوْ مِمَّنْ قَبْلَهُمْ فَيَأْخُذُ بِهِ كُلَّهُ فَلْيَعْلَمْ مَنْ أَخَذَ بِجَمِيعِ

یا ابی کسی پہلی کی قول کبیر قصد کرے پھر وہ تمام اقوال کو اند کرے جس میں شخص نے امام

أَقْوَالِ ابْنِ حَنِيفَةَ أَوْ جَمِيعِ أَقْوَالِ مَالِكٍ أَوْ جَمِيعِ أَقْوَالِ

ابو حنیفہ کے تمام اقوال یا امام مالک کے تمام اقوال یا امام شافعی کے

الشَّافِعِيِّ أَوْ جَمِيعِ أَقْوَالِ أَحْمَدَ وَلَا يَتْرَكَ قَوْلَ مَنْ

کے تمام اقوال یا امام احمد کے تمام اقوال غلبہ اور اولین سے یا او سے

اتَّبَعَ مِنْهُمْ أَوْ مِنْ غَيْرِهِمْ إِلَى قَوْلِ غَيْرِهِ وَلَمْ يَعْتَمِدْ عَلَى

علاوہ اپنی نکتہ کا قول چھوڑ کر غیر کا قول نہیں لیتا اور جو قرآن

مَاجَاءَ فِي الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ غَيْرَ صَارِفٍ ذَلِكَ إِلَى

اور حدیث میں آیا ہے اوس پر اعتما نہیں کرنا اوس کو کسی ان سے سب سے

قَوْلِ إِنْسَانٍ لِّعَيْنِهِ أَنَّهُ قَدْ خَالَفَ إِجْمَاعَ الْأُمَّةِ كُلِّهَا

قول کسی مطابقت کرنے تو وہ خوب سمجھ لے کہ اوس نے تمام امت اول

أَوْ لَهَا عَنْ آخَرِهَا بَيِّنِينَ لَا اشْتِكَالَ فِيهِ وَانَّهُ لَا يَحِلُّ

اولیٰ سے آخر تک کا یقیناً خلاف کیا زمین کو می شبہ نہیں ہی اور وہ

لِنَفْسِهِ سَلَفًا وَلَا إِمَامًا فِي جَمِيعِ الْأَعْصَارِ الْمُحْمُودَةِ

اپنی واسطی سارے جیسو ان زمانہ محمودین اسلف پائمانے

الثَّلَاثَةِ فَقَدْ اتَّبَعَ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ

اور نہ امام سواو سننے ان شک مؤمنین سی الگ ہ اختیار کی اس درجہ کے

هَذِهِ الْمَنْزِلَةِ وَإِيضًا فَإِنَّ هَؤُلَاءِ الْفُقَهَاءَ كُلَّهُمْ قَدْ

خدا کی پناہ اور پینہ ہی اسکے کہ اس تمام جماعت فقہار نے ایسی عقیدے اور غیر

نَهَوْا عَنْ تَقْلِيدِهِمْ وَتَقْلِيدِ غَيْرِهِمْ فَقَدْ خَالَفَهُمْ

کے عقیدے نے شک مع کیا نے تو جسے او کے عقیدے

مَنْ قَدْ لَمْ يَمْوَإِيضًا فَمَا الَّذِي جَعَلَ رَجُلًا مِنْ هَؤُلَاءِ

او کا خلاف کیا اور علی القیاس ایک یہ بھی کہ جسے اس جماعت

أَوْ مِنْ غَيْرِهِمْ أَوْ لِي بِأَنْ يَقْلِدَ مِنْ عُمَرَاءِ الْخَطَّابِ

میں کے یا اسکے علاوہ ایک شخص کو عقیدے واسطی عمر بن الخطاب

أَوْ عَلِيَّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَوْ ابْنَ مَسْعُودٍ أَوْ ابْنَ عُمَرَ أَوْ ابْنَ

باسطی ابن ابیطالب یا ابن مسعود یا ابن عمر یا ابن

عَبَّاسٍ أَوْ عَائِشَةَ أَمْ الْمُؤْمِنِينَ فَلَوْ سَاغَ التَّقْلِيدُ لِكُلِّ

عباس یا ام المؤمنین عائشہ کے اولیٰ لڑھکیں اگر عقیدہ جائز ہوتے تو اس

كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ هَؤُلَاءِ أَحَقُّ بِأَنْ يُتَّبَعَ مِنْ غَيْرِهِ أَنْتَ

جماعت صحابہ میں سے ہر ایک عقیدے کی عمر کی نسبت ضرور تھا قول ابن جزم کا

أَنَا كَيْتَمُ فِيمَنْ لَهُ ظَرْفٌ مِنَ الْأَجْتِهَادِ وَلَوْ فِي مَسْئَلَةٍ

تمام ہوا بہ قول اچھی شخص کی حق میں پورا ہونا ہی جو کچھ اجتہاد میں تھا کہ ایک دلیل

وَاحِدَةً وَفَمِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِ ظُهُورُ بَيْنَانٍ أَنَّهُ نَبِيٌّ صَلَّ

اور اس کی حق میں بسیر خوب ظاہر ہو جادی کہ ہے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ أَمْرٌ بِكَذِّ أَوْ هِيَ عَنْ كَذِّ وَاتَّ

صلیہ علیہ وسلم امر فرما یا ہی اور یہ صحیح کیا ہی اور یہ

لَسْبِ يَسْخُورُ أَمْ يَأْنِ يَتَّبِعَ الْأَحَادِيثَ وَأَقْوَالِ

منسوخ نہیں ہے یا تو احادیث کی تتبع اور سائل میں مخالف اور

الْمُخَالَفَةِ الْمُوَافِقِ فِي الْمَسْئَلَةِ فَلَا يَجِدُ لَهَا لِسْخًا أَوْ يَأْنِ

موافق اقوال کے خلاف ہی ظاہر ہو جادی کہ وہ کلام نہیں سمجھتا

يَرَى جَمَاعًا غَفِيرًا مِنَ الْمُتَجَرِّبِينَ فِي الْعِلْمِ يَذْهَبُونَ إِلَيْهِ

یا اس طرح کہ علم کے متبحر ابوہ نہیں دیکھتا ہے کہ سب کی ہی اعتبار کرتا

وَيَرَى الْمُخَالَفَ لَهُ لَا يَجِدُهُ إِلَّا بِقِيَاسٍ وَاسْتِنْبَاطٍ أَوْ

کہا ہی اور اس کے مخالف دیکھتا ہی کہ وہ صرف قیاس یا استنباط وغیرہ ہی سے

تُحْذِرُكَ فَحِينَئِذٍ لَا سَبَبَ لِمُخَالَفَةِ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّ

جنت لاتا ہے اس صورت میں ہی صلیم کے حدیث کی مخالفت

اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ لَا يَفَاقُ لِحَفِيٍّ أَوْ حَقٍّ جَدِّ

کہ کوئی سبب نہیں ہے بجز پوئیدہ لفاق کی یا ظاہر حقائق کے

وَهَذَا هُوَ الَّذِي أَشَارَ إِلَيْهِ الشَّيْخُ عَزَّ الدِّينُ بْنُ عَبْدِ

اور یہ وہ ہی شخصوں میں کہ شیخ عزالدین بن عبد السلام نے اوپر اشارہ

السَّلَامِ حَيْثُ قَالَ وَمِنْ الْعَجَبِ الْعَجَبُ أَنَّ الْفُقَهَاءَ

کہا ہے کیونکہ کہا ہے بڑا ہی عجیب ہی کہ شیخ عظیم الشان

الْمُقَلِّدِينَ يَقِفُ أَحَدُهُمْ عَلَى ضَعْفٍ مَا خَذَ إِمَامَهُ

اپنی امام کے ایسی ضعیف ماخذ پر باقی ہو گئے ہیں

لِضَعْفِهِ مَدْفِعًا وَهُوَ مَعَ ذَلِكَ يُقَدَّرُ فِيهِ وَبِزَلِّهِ

کہ اس کے ضعف کی دفع کی کوئی صورت نہیں ملتی اور وہ میری اور مسند میں اس کی تقلید کی گئی

مَنْ شَهِدَ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ وَالْأَقْبِسَةَ الصَّحِيحَةَ

میں اور جس کے ہند کے کتاب اور سنت اور صحیح میں اس شہادت

لَمْذْهِبِهِمْ جَمُودٌ عَلَى تَقْلِيدِ إِمَامِهِ بَلْ يَتَجَبَّلُ لِدَافِعِ

دینی میں اس کے امام کی تقلید پر ہنر کر ترک کر کے میں بلکہ ظاہر کتاب اور سنت کے

ظَاهِرِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَتَيَأَوُّهَا بِالتَّأْوِيلَاتِ لِبَعْدِهِ

دفع کی لئے جمود سمجھتی ہیں اور اس کے دوار کار اور باطل تاویل میں

الْبَاطِلَةِ تَضَالُّ عَنْ مُقْلِدِهِ وَقَالَ كَمِيزُ النَّاسِ لِسُؤَالِهِ

کرتے ہیں تاکہ اپنی امام کی طبعی تیرا نامی کرے اور کچھ کی ہیئت لوگ علماء میں سے

مِنْ اتَّقَوْا مِنَ الْعُلَمَاءِ مَنْ غَيْرَ تَقْيِيدِ الْمَذْهَبِ وَلَا انْكَارِ

جو ملکہ ہو جتنے ایسی ہیں نہ تو مذہب کی کچھ قید ہیں اور نہ بولتے جتنے والوں میں سے کسی

عَلَى أَحَدٍ مِنَ السَّائِلِينَ إِلَى أَنْ ظَهَرَتْ هَذِهِ الْمَذَاهِبُ

کچھ اعتراض تھا یہاں تک کہ یہ مذہب اور ان مذہب

وَمُتَعَصِّبُوهَا مِنَ الْمُقْلِدِينَ فَإِنَّ أَحَدَهُمْ يَتَّبِعُ إِمَامَهُ

کے ضعف مقید پیدا ہو گئے بیشک کوئی مقید اپنی امام کا اتباع

مَعَ بَعْدِ مَذْهَبِهِ عَنِ الْإِدْلَةِ مُقْلِدًا لَهُ فِيمَا قَالَ كَأَنَّهُ

کرنا ہی باوجودیکہ اس کا مذہب دلائل سے بہت الگ ہے جو اس کی کھدا او کا مفکر رہنا ہی

نَبِيٍّ أُرْسِلَ وَهَذَا أَنَا يَ عَنْ الْحَقِّ وَبَعْدُ عَنْ الصَّوَابِ لَا يَرْضَى

کہو کہ امام ہی مرل ہی اور یہ تو حق ہی علیحدہ کے او صواب کی دوری ہی اسکو

بِهِ أَحَدٌ مِنْ أُولَى الْأَلْبَابِ وَقَالَ الْإِمَامُ أَبُو شَامَةَ يَتَّبِعُنِي

دانا آدمی کوئے پسند نہیں کرتا امام ابو شامہ کہتے ہیں کہ جو شخص حق میں

مِنْ اَشْتَغَلَ بِالْفَقْهِ اَنْ لَا يُقْصِرَ عَلَى مَذْهَبِ اِمَامِهِ وَ

کہ جو شخص مشغول ہو اسکو مناسب ہی کہ اپنا امام کی مذہب پر قصر کر دے

يَعْتَقِدُ فِي كُلِّ مَسْئَلَةٍ صَحَّةَ مَا كَانَ اقْرَبَ اِلَى دَلَالَةِ

ہر مسئلہ میں سمجھو اور سمجھو جو کتب اور سنت سے قریب

الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ الْحَكْمَةِ وَذَلِكَ سَهْلٌ عَلَيْهِ اِذَا

کتاب و سنت سے قریب ہو اور یہ بات اور بہت آسان ہی اگر

كَانَ اتَّقَنَ مُعْظَمَ الْعُلُومِ الْمُتَقَدِّمَةِ وَلِيَجْتَنِبَ التَّعَصُّبَ

وہ شخص علوم متقدمہ کے معظم امور کو خوب ضبط کر لے اور مناسب ہی کہ

وَالنَّظْرَ فِي طَرِائِقِ الْخِلَافِ فَانْهَاهُ مَضِيعَةٌ لِلزَّمَانِ وَ

تقصیب کی اور طریقین خلاف کر لی کسی بخاری کیونکہ اس میں اوقات ضائع اور

لِصَفْوَةٍ مُكْدَّرَةٍ فَقَدْ صَحَّحَ عَنِ الشَّافِعِيِّ اَنَّهُ يَأْتِي عَنْ

صاف وقت مکدر ہونا ہی کیونکہ بیشک امام شافعی ہی ثابت ہو چکا ہی کہ اوہنوں ہی

تَقْلِيدُ غَيْرِهِ قَالَ صَاحِبُهُ الْمُرْنِيُّ فِي اَوَّلِ مُحْتَصَرِهِ

تقلید اور غیر کے تقلید ہی متنبہ ہی فتنہ زلی اوکا شکر راہی کتاب مختصر کے اول

اِخْتَصَرْتُ هَذَا مِنْ عِلْمِ الشَّافِعِيِّ وَمِنْ مَعْنَى قَوْلِهِ

میں کہنا ہی میں اسکو شافعی کے علم میں سے اور اس کے اس قول کے معنی

لَا قَرْبَ بَعْضٍ عَلَى مَنْ ارَادَ مَعَ اِعْلَامِيهِ هَيْهَ عَنْ تَقْلِيدِ

لا قریب بعض علی من اراد مع اعلامیہ ہیہ عن تقلید

وَتَقْلِيدُ غَيْرِهِ لِيُنْظَرَ فِيهِ لِدِينِهِ وَيَحْتَاطَ لِنَفْسِهِ اَيُّ

سی اور غیر کی تقلید ہی متنبہ ہی چاہی کہ اس غیر میں اپنی دین کے واپس غور واپس لے لے

مَعَ اِعْلَامِي مَنْ ارَادَ عِلْمَ الشَّافِعِيِّ فَهُوَ الشَّافِعِيُّ عَنْ

کری یعنی جو شخص شافعی کا علم مقصود رہتا ہی اسکو خیالی دینا ہو

وہ شخص جو شافعی کا علم مقصود
رہتا ہی اسکو خیالی دینا ہو

تَقْلِيدُهُ وَتَقْلِيدُ غَيْرِهِ اِنَّهُ وَفِيْمَنْ يَكُوْنُ عَامِيًا وَيُقْلَدُ
 کراش معنی نے اپنی تقلید اور غیر کی تقلید کی تمیز کی انہی اور اوسکی حق میں جو عالمی ہو اور

رَجُلًا مِّنَ الْفُقَهَاءِ يَعْنِيْ بِرَى اَنَّهُ يَمْتَنِعُ مِنْ مِّثْلِهِ
 منصب میں کسی کسی ایک شخص کی تقلید کرتے ہیں۔ بمعنی

اَخْطَا وَاَنْ مَا قَالَهُ هُوَ الصَّوَابُ اَلَيْسَتْ وَاضِحَةً فِي
 ختم کسی خطا محال میں اور یہ ہے جو کہتا ہے سوا اہل صواب ہی اور اپنی دلیل یہ

قَلْبِهِ اِنْ كَثُرَتْ تَقْلِيدُهُ وَاِنْ ظَهَرَ الدَّلِيلُ عَلَى خِلَافِهِ
 بات پونہ کہی کہ اوس کی تقلید چھوڑ دینا اگرچہ اسکی خلاف ہوا لیکن قلم ہو جاوے

وَذَلِكَ مَا رَوَاهُ الزَّرْمَدِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّهُ
 اور اسکی دلیل یہ ہے جو زرمذی حدیثی بن حاتم سے روایت کرتا ہے حدیث

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بن حاتم کہتا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ یہ آیت

يَقْرَأُ اخْذُوا الْحَبَارَهِمَ وَرَهْبًا تَهْمُ اَرْبَابًا مِّنْ دُونِ
 پڑھو یہی ہے اہل بن ابی تمام درویش خدا اللہ کو چھوڑ کر

اللَّهُ قَالَ اِنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا عِبَادًا لَّكُمْ وَلَكِنْ هُمْ كَانُوْا
 فرمانا کہ وہ لوگ اوستہ پر حق کو بن کر گئے تھے براہ نکاہت

اِذَا اَحْلَوْهُمْ شَيْئًا اسْتَحْلَوْهُ وَاِنْ اَخْرَجُوْا عَلَيْهِمْ شَيْئًا
 حال بنا کر جس شے کو اولیٰ واسطیٰ طہار کر دینی اور کو صاف کر دینی اور جب انہیں کوئی چیز

حَرَمُوْهُ وَفِيْمَنْ لَا يَحْزَنُ اَنْ يَسْتَقْفِيَ الْخَنَفَ مِثْلًا فَيَقِيْهَا
 حرام کر دینی تو اسکو حرام کر دینی اور اسکی حق میں جو یہ جارہیں ہیں کہ حق سے بچنے میں

شَا فَعِيًّا وَاِلَّا الْعَكْسُ وَلَا يَحْزَنُ اَنْ يَقْتَدِيَ الْخَنَفَ بِاَقَامِ
 بھڑتا معنی کی اور اسکی عکس یعنی شے حق میں ہے اور یہ جارہیں ہیں کہ حق سے بچنے میں مذہب امام کا

شَارِعِي مَثَلًا فَإِنَّ هَذَا قَدْ خَالَفَ إِجْمَاعَ الْقُرُونِ الْأُولَى

شعار یعنی ہو جاویں کہ اس کی قرون اولی کے اجماع کا خلاف ہے

وَنَاقَضَ نَصْحَابَهُ وَالْمُتَابِعِينَ وَلَيْسَ فَحْلُهُ فِيمَنْ لَا يَدِينُ

اور صحابہ اور تابعین سے متضاد اور قول ابن حزم کا مخالف اور

إِلَّا يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَعْتَقِدُ

حق میں نہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودوں کو سوا میں نہیں لیتا اور مجتہد

حَالًا إِلَّا مَا أَحَلَّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا حَرَامًا إِلَّا مَا

حلال مقرر کیا ہو اللہ کی اور اس کی رسول کی حلال کیا ہو اور نہ حرام اور نہ حرم

حَرَمَهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ لَكِنْ مَا لَمْ يَكُنْ لَهُ عِلْمٌ مَا قَالَهُ

جانتا ہی نہ تھا کہ اللہ اور اس کی رسول نے حرام کر دیا ہو لیکن جو اس کو علم نہ تھا

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلَا بِطَرِيقِ الْجَمْعِ

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور نہ جمیع کے

بَيْنَ الْمُخْتَلِفَاتِ مِنْ كَلَامِهِ وَلَا بِطَرِيقِ الْأَسْتِنبَاطِ مِنْ

کلام میں کسی طریق الجمع میں مختلفات کا علم نہ تھا اور نہ حضرت کی کلام میں کسی طریق

كَلَامِهِ إِشْبَعُ عِلْمًا رَاشِدًا عَلَى أَنَّهُ مُصِيبٌ فِيمَا يَقُولُ

اس کا علم نہ تھا تو علم راہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عقیدہ ہو گیا اس جہاں پر کہ یہ اپنی قول میں صواب

وَوَيْفَتِي ظَاهِرًا مُتَّبِعَ سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اور میری بیوی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سنت کا ناچا ہر ظاہر فتویٰ دیتا ہی

وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ ظَهْرَ خِلَافٍ مَا يُطْنَهُ أَقْلَعُ مِنْ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ظاہر خلاف کا اقل سے تو

سَاعَةٍ مِنْ غَيْرِ جِدَالٍ وَلَا إِصْرَارٍ فَبُذِلَ كَيْفَ يَنْكِرُهَا

اور بیوقوف اگر بجا دے اور نہ جہاد اور نہ اصرار تو کیا نہ کرے کہ اس کو نہ کر سکتا ہے

أَحَدُكُمْ أَنَّ الْإِسْتِغْنَاءَ وَالْإِفْقَاءَ كَمَا نَزَلَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ

باجو دیکھ سکتا تھا اور فتویٰ دینا مسلمانوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

مِنْ عَمَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلَا فَرْقَ

دن ہی ہمیشہ چلا آیا ہے اور اسکا کچھ

بَيْنَ أَنْ يَسْتَفْتِيَ هَذَا دَاعِيًا أَوْ لِيَسْتَفْتِيَ هَذَا جَدًّا بَعْدَ

ہمیشہ اس سے یاد کر رہی یا کبھی کبھی یاد کرے۔ بعد اٹلی

اِنْ يَكُونُ مُجْمَعًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا لَا كَيْفَ لَا وُلْمٌ لَّنٰهُ مِنْ

۵۔ وہ ہماری ذکر نہیں، ہوسمی پر متفق ہو گیا، سو اور بڑے گناہگار تھے حالانکہ ہم

بَفَقِيهِ أَيَا كَانَ أَنَّهُ أَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ الْفِقْهَ وَفَضَّلَنَا مَعَهُ

یہی فقہ پر کسی سویہ ایمان نہیں ماسی بن کہ اللہ کی فطرت آؤسکو بدر لہ وحی کی بھی ماسی اور

وَاللَّهُ مَعِصُومٌ فَإِنْ اقْتَدَيْنَا بِوَاحِدٍ مِنْهُمْ فَذَلِكَ

مہر سکی اطاعت فرض کر دی ہے اور یہ فقیہ معصوم ہی پس اگر ہم اوہن کسی کسی فقیہ کی مقلد

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

و فی این توطئه نقیضه سلیبی می که هم جاسوسی بن که به فقیه حسن باعدا و دست رسول الله می آگاه می

قَوْلُهُ إِمَّا أَنْ يَكُونَ مِنْ صِرَاحِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ أَوْ مُسْتَنْبَطًا

و اسکا قول اس سی خالی نہیں کہ بالو صریح کتاب اور است سی ماحوذ ہو گا یا ان دونوں

عَنْمَا يَخْوَمُنِ الْأَسْتِنَابُ أَوْ عَرَفَ بِالْفَرَائِنِ أَنَّ الْحَقَّ

یہی کیسی طرح کی سہنٹاؤ کی ذریعہ سی مستطابوگا یا اسنی یو سبطہ قرائن کے جان لیا ہوگا کہ

فِي صُورَةٍ مَّا مَبْنُوعَةٍ لَّعَلَّهُ كَذَّابٌ أَظَاهِرٌ

علائی صورت بین حکم فلائی غلذسی متعلق ہے اور اس حرفت پر اسکی خاطر جمع

المعرفة ففاس غير المنصوص على المنصوص فكان يقول ظننت

کئی ہو گئے سوا اسی غیر منصوص علم کو منصوص پر فاس کر رہا ہی پس گویا کہ یہ پہنچا ہی منہی نہیں کیا کر رہا

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم قَالَ كُلُّمَا وُجِدَتْ

اگر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے جب یہ علت

هَذِهِ الْعِلَّةُ فَاتَّخَذْتُمْ هٰكَذَا وَالتَّقْيِیْسُ مُنْذَرٌ جَرَفَی

یہاں سے جو اسے تو اس سبب سے حکم ہی اور تقییس اس عموم کے

هٰذَا الْعَمَلُ مِنْ هٰذَا اِلٰی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

اسے داخل سے سو یہ ہی ہے صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف

وَاِلّٰهِ وَسَلَّم وَلٰكِنْ فِی طَرِیْقِهِ ظُنُوْنٌ وَلَوْ لَا ذٰلِكَ

منسوب ہے لیکن اس راہ میں ظن ہے اور اگر ایسا ہو تا

لَمَا قَلَدَ مُؤْمِنٌ لِّیَجْتَهِدَ اِنْ بَلَغْنَا حَدِیْثَ مِنَ الرَّسُوْلِ

تو کوئی یقین سے مجتہد نہ ہوتا پس اگر حکم رسول معصوم صلی اللہ علیہ وسلم کے حدیث

الْمَعْصُوْمِ الَّذِیْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَیْنَا طَاعَتَهُ لَیْسَ بِ

اس کے طاعت اللہ نے ہم پر فرض کی ہے سمجھ نہ دے

صَالِحٍ یَّدُلُّ عَلٰی خِلَافٍ مَذْهَبِهِ وَتَرَكْنَا حَدِیْثَهُ

اس نے لے لیا وہی کہ اس فقہ کے مذہب کی خلاف ورزیاں کر لے ہو اور ہم اس حدیث کو ترک

وَاتَّبَعْنَا ذٰلِكَ الثَّخِیْنِ فَمَنْ اَظْلَمُ مِنَّْا وَلَمْ یَزَالِ یُؤْمَرُ

کر رہے اور اس ظن اور ثخین کے ہی تابع ہیں تو ہم سے بڑا ظالم کون ہے اور ہمارا عذر قیامت

یَعْمُوْمُ النَّاسِ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ بَابُ اِخْتِلَافِ النَّاسِ

کے دن کیا ہوگا باب لوگوں کے اختلاف کا

فِی الْاِخْتِلَافِ الْمَذٰهِبِ اَلْاَرْبَعَةُ وَمَا یَحِبُّ عَلَیْھُمْ

ان چاروں مذہب کے عقیدہ میں اور اس سے اپنی کیا واجب ہو سکتا

مِنْ ذٰلِكَ اَعْلَمَنَّ النَّاسُ فِی الْاِخْتِلَافِ الْمَذٰهِبِ

سمجھ لے کہ لوگ ان مذاہب کے عقیدہ کر رہے ہیں

عَلَى أَرْبَعَةِ مَنَازِلَ وَلِكُلِّ قَوْمٍ حَدٌّ لَا يَجُوزُ أَنْ تَتَعَدَّوهُ

چار مرتبہ ہیں اور ہر قوم کے لئے ایک حد ہے کہ ان کو آدمی بڑھا جائے نہیں

أَحَدُهُمْ رَتَبَهُ الْجُرُثُ الْمَطْلُوعُ الْمُنْتَسِبُ إِلَى صَاحِبِ مَذْهَبٍ

ایک مرتبہ مجتہد سنی کا ہے کہ ان مذاہب میں سے

مِنْ تِلْكَ الْمَذَاهِبِ وَثَانِيهَا رَتَبَةُ الْمُخْرَجِ وَهُوَ الْمُجْتَهِدُ

کے اہل مذاہب کی طرف منت ہونا ہی اور دوسرا مخرج کا مرتبہ ہے اور وہ مجتہد

فِي الْمَذْهَبِ وَثَالِثُهَا رَتَبَةُ الْمُتَّبِعِ فِي الْمَذْهَبِ الَّذِي حَفِظَ

نے مذاہب ہونے والے اور تبع اس مخرج کے مذاہب کا مرتبہ ہے جو کہ

لِلْمَذْهَبِ وَاتَّقَنَهُ وَهُوَ يَفِي بِمَا اتَّقَنَ وَحَفِظَ مِنْ مَذْهَبٍ

مذاہب کو خوب محفوظ کر لیا ہی اور ضبط کر لیا ہی اور وہ اپنی الضابط اور اپنی اصحاب کے حفظ

أَصْحَابِهِ وَرَابِعُهَا الْمَقْلِدُ الصَّرْفُ الَّذِي يَسْتَفِي عُلَمَاءُ

مذاہب کی موافق فتویٰ دینا ہی اور چوتھا صرف مقلد ہی جو کہ مذاہب کے علماء کے فتوے

الْمَذَاهِبِ وَيَعْمَلُ عَلَى فِقْهِهِمْ وَلَسِبَ لِقَوْمٍ مَشْهُونَةٌ لِبَشَرُوطٍ

پلوچھا گئے اور ان کے فتوے پر عمل کرنا ہے اور فقہاء کے سن میں

كُلِّ مَنَزِلٍ وَأَحْكَامُهُ إِلَّا أَنَّ مِنَ النَّاسِ مَنْ لَا يُمَيِّزُ

ہر مرتبہ کے شروط اور احکام کی پرین بلکہ بعض اس نے آدمی ہیں کہ ان مراتب

بَيْنَ الْمَنَازِلِ فَيَتَخَطَّى فِي تِلْكَ الْأَحْكَامِ وَيَطْطَأُ مَسَاقِطَهُ

میں مرتبہ نہیں کرتے بہر وہ ان احکام میں خطے میں جا رہے ہیں اور ان مراتب کو نشانہ

فَارِدُونَ أَنْ يَجْعَلَ لِكُلِّ مَنَزِلٍ هُدًى وَلِنَشِيرِ إِلَى أَحْكَامِ

مگر ان میں سو ہمیں یہ ارادہ کیلئے کہ ہر مرتبہ کے جدا جدا فصل بنادیں اور ہر مرتبہ

كُلِّ مَنَزِلٍ عَلَيْهِ قَصْدٌ فَصَلٌ فِي الْمُجْتَهِدِ الْمَطْلُوعِ الْمُنْتَسِبِ

کے احکام کی طرف الگ الگ اشارہ کر دین فصل مجتہد سنی کے منت کے حال میں

وَقَدْ قَدْ مَنَاسَرَّةً فَلَا تُعِيدُهُ وَحَاصِلُ كُلِّ ذَلِكَ

اور اس کے شرط ہم پہلی بیان کر چکی ہیں سو اب ہمیں دوسری اور ان سب شرطوں کا

أَنَّهُ لِحَاكِمٍ مَعَ بَيْنٍ عِلْمُ الْحَدِيثِ وَالْفِقْهُ الْمُرَوِيُّ عَنْ أَهْلِ

حاصل یہ ہے کہ مجتہد مطلق نہیں ہونا ہی کہ جامع ہو علم حدیث اور فقہ میں جو اس کا اساتذہ ہی مروی ہیں

وَأَصُولُ الْفِقْهِ كَمَا لِكِبَارِ الْعُلَمَاءِ مِنَ الشَّافِعِيَّةِ وَهُمْ

اور اصول فقہ میں جیسی شافعی مذہب میں بڑی بڑے علماء کا حال تھا اور

وَأَن كَانُوا كَثِيرِينَ فِي أَنْفُسِهِمْ لَكِنَّهُمْ قَلَوْنَ بِالنَّظَرِ

اگرچہ یہ علماء اپنی کمی بہت ہیں پر اور مراتب کے نسبت بہت ہو گئے

إِلَى الْمَنَازِلِ الْآخِرَى وَحَاصِلُ صَبْعِهِمْ عَلَى مَا اسْتَقَرَّ

میں اور اس کے عمل درآمد کا حاصل ہمارے غلامان کے موافق

مِنْ كَلَامِهِمْ أَن تَعْرَضَ الْمَسَائِلُ الْمَنْقُولَةُ عَنْ مَالِكٍ

جو او کی کلام کی ہو ہی ہی کہ مسائل کا پیش کرنا جو کہ امام مالک

وَالشَّافِعِيُّ وَالْبُخَارِيُّ وَالتَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُمْ مِنْ أَهْلِ

اور امام شافعی اور ابو حنیفہ اور توری وغیرہ قبول مجتہد و متفقین سے

الْمَقْبُولَةِ وَمَذَاهِبُهُمْ وَقَتًا وَهُمْ عَلَى مَوْطَأٍ مَالِكٍ

اور اس کے مذاہب اور موقوفہ کلام پیش کرنا امام مالک کے موطن پر

وَالصَّيْحَانِ ثُمَّ عَلَى أَحَادِيثِ التِّرْمِذِيِّ وَابْنِ دَاوُدَ

اور صحیحین یعنی مسلم اور بخاری سے پر تھا پھر اس کے بعد ترمذی اور ابو داؤد کے

فَأَيُّ مَسْئَلَةٍ وَافَقَهَا السُّنَّةُ نَضًا أَوْ إِنْشَارَةً أَخَذُوا

حدیثوں پر پھر جو مسئلہ سنت سے باعتبار نص کے یا اشارہ کے موافق نکلتا

بِهَا وَعَوَّلُوا عَلَيْهَا وَأَيُّ مَسْئَلَةٍ خَالَفَهَا السُّنَّةُ خَالَفَهَا

تو اس کو لے لیتے اور اس پر اعتماد کرتے اور جو مسئلہ سنت کے صریح خلاف ہوتا

صَرِيحَةً رَدُّوْهَا وَتَرْكُوْا الْعَمَلُ بِهَا وَآيُ مَسْئَلَةٍ اخْتَلَفَتْ

صریح خلاف ہونا اور کورد کرتے اور اوپر عمل ترک کرتے اور جس مسئلہ میں حدیثیں

فِيْهَا الْحَدِيْثُ وَالْاَثَارُ اجْتِهَدُوْا فِي تَطْيِيقِ بَعْضِهَا

اور آثار مختلف ہوئے تو اس کے تطبیق میں ایک کو اسکے اچھا دیکھئے

بَعْضُ اِمَّا يَحْتَمِلُ الْمُسْتَرْقِضِ عَلَيْهِ الْمُبَاهِمُ وَتَنْزِيْلُ

باز بعضہ کو سہم کا حکم پھرا لئے ہئی اور ہر حدیث

حَدِيْثٌ عَلَى صُوْرَةٍ اَوْ غَيْرِ ذَلِكَ فَاِنْ كَانَتْ مِنْ بَابِ

کوئی حدیث صورت پر قائم کرے یا اور مجھ کرے پس اگر مسئلہ سنوں ہوئے

السُّنَنِ وَالْاَدَابِ فَانْجَلِ سُنَّتُهُ وَاِنْ كَانَتْ مِنْ

یا سنوں یا ادب ہوئیگا ہو نا تو وہ سن سنوں ہوئے اور اگر مسئلہ

بَابِ الْحَالِلِ وَالْحَرَامِ اَوْ مِنْ بَابِ الْقَضَاءِ وَاخْتَلَفَتْ

حدیث اور حرمت کا یا در باب قضاء ہو نا اور او میں

فِيْهَا الصَّحَابَةُ وَالتَّابِعُونَ وَالتَّاجِرُونَ وَنَجَعُوْهَا عَلَى

صحابہ اور تابعین اور تاجرین نے اور مجتہد مختلف ہوئے تو اس کو

قَوْلَيْنِ اَوْ عَلَى اَقْوَالٍ اَوْ لَمْ يَنْبَكِرْ عَلَيَّ اَحَدٌ فَمَا اخَذَ

دو قول پر یا کئی قولوں پر پھرا لئے اور کسی نے براعت اس میں نہ کرے ہئی کہیں کہ

مِنْهَا وَرَاَوْا فِي الْاَمْرِ سَعَةً اِذَا كَانَ يَشْهَدُ الْحَدِيْثُ

اور اسنے قول اختیار کر لیا اور اس امر میں فراخی ہو کر گئی جبکہ حدیث

وَالْاَثَارُ لِكُلِّ جَانِبٍ ثُمَّ اسْتَغْرَعُوا جَهْدَهُمْ فِي مَعْرِفَةِ

انار ہر جانب کے شاہد ہوئے پہر وہ اپنے محنت کو اس کے

الْاَوَّلِي وَالْاٰثِرِ اِمَّا يَقُوَّةُ الرَّوَايَةِ اَوْ بِعَمَلِ اَكْثَرِ

اور اغلب کی دیانت میں عیب مرقی کرتے وہ اولویت یا روایت کی قوت ہی ہوئی یا اوپر اکثر

الصَّحَابَةُ بِهِ أَوْ كَوْنُهُ مَذْهَبُ جَمْعٍ مَجْمُوعٍ لِمُجْتَهِدِينَ أَوْ مَوْافِقًا

صحابہ کے عمل کرنے سے اس سبب سے کہ جمہور مجتہدین کا مذہب ہو گیا یا قیاس سے

لِلْقِيَاسِ كُفْيًا لِنَظَرِائِهِ ثُمَّ عُلِّمُوا بِذَلِكَ الْأَقْوَى مِنْ غَيْرِ نَكِيرٍ

اپنے نظیر ان کے برابر موافق ہو گیا پھر اسے اس اقویٰ پر عمل کرنے کی تہنیتی پر اعراض نہیں بننا

عَلَى أَحَدٍ مِمَّنْ أَخَذَ بِالْقَوْلِ الْأَخْرَاقُ لَمْ يَجِدْ وَافِقًا لِلْمَسْئَلَةِ

جسے دوسرا اقوال لینے مرجع اختیار کر لیا پس اگر مسئلہ میں ان طبعوں میں سے

حَدِيثًا مِّنْ يَّتِيكَ الطَّبَقَتَيْنِ أَجَاوِزًا قَدْ أَحْلَحَ نَظَرُهُمْ فِي شَوَاهِدِ

حدیث نہ پائے تو اپنی فکر کے خیزوں کو بے سہری طبع کے طہا پر

أَقْوَاهُمْ مِنَ الطَّبَقَةِ الثَّالِثَةِ مِنْ كُتُبِ الْحَدِيثِ وَالْمَا

انوال میں حدیث کے کتابوں سے اور جو دلیل اور علت اور

يَفْهَمُونَ مِنْ كَلَامِهِمْ مِنَ الدَّلِيلِ وَالْتَّعْلِيلِ إِذَا أَطْمَأَنَّ

کلام سے معنوم ہوئے اس میں جولاہے دینے پہر کسی بات پر اگر ادنیٰ خاطر

لِخَطِّائِهِ شَيْءٌ أَخَذَ وَابِيَهُ فَإِنْ لَمْ يَطْبِئْ بِشَيْءٍ مِّمَّا ذَكَرُوهُ

جمع ہو جائے تو وہ اختیار کرتے اور اگر کسی بات پر اس کے مذکور ایچے اطمینان نہ ہوتا

وَأَطْمَأَنَّ بِغَيْرِهِ وَكَانَتْ لِمَسْئَلَةٍ مِّمَّا يَنْفَعُ فِيهِ اجْتِهَادُ

اور اس کے غیر پر اطمینان ہو جاتا اور وہ مسئلہ ہے اس قسم کا ہونا جس میں مجتہد کے اجتہاد کا

الْمُجْتَهِدُ وَلَمْ يَسْبِقْ فِيهِ إِجْمَاعٌ وَقَامَ عِنْدَهُمُ الدَّلِيلُ الصَّرِيحُ

دلیل ہوئے اور ان میں اجماع نہ ہوا اور کوئی صریح دلیل ان کے غم میں قائم ہو جائے

قَالُوا بِهِ مُسْتَعِينِينَ بِاللَّهِ مُتَوَكِّلِينَ عَلَيْهِ وَهَذَا بَأْسٌ نَادِرٌ

تو ان کی تامل ہو جاتی اس حال میں کہ اللہ سے استعانت لگتی اور اس پر توکل کرتے اور اس قسم کا واقعہ نادر

الْوُقُوعُ صَعْبٌ لَمْ يُتَّقِ يَجْتَنِبُونَ مَرَاتِقَهُ أَشَدَّ اجْتِنَابِ

الوقوع سخت چڑائی کا ہے اسے پہلے سے غایت وجہ کا اجتناب کرتی تھی اور

إِنْ لَمْ يُمْعَدْ عِنْدَهُمْ دَلِيلٌ صَرِيحٌ تَبِعُوا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ

اگر اس کے عند میں کوئی دلیل صریح قائم نہ ہو تو انہوں نے کثیر کا اتباع کرتے اور

أَيُّ مَسْئَلَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَصْرِيحٌ أَوْ تَعْلِيلٌ صَحِيحٌ مِنَ السَّلَفِ

جس مسئلہ میں سلف سے تصریح یا صحیح تعلیل نہ ہو

اسْتَفْرَعُوا الْجُهْدَ فِي طَلَبِ نَصٍّ أَوْ إِشَارَةٍ أَوْ إِجْمَاعٍ مِنَ الْكِتَابِ

کتاب و سنت کے لئے یا اشارہ یا ایک کے طلب میں

وَالسُّنَّةِ أَوْ أَثَرٍ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ فَإِنْ وَجَدُوا قَالُوا

یا صحابہ اور تابعین کے اثر کے تلاش میں سخت خوب صرف کرتے ہیں اگر اس میں کسی چیز پر مل گیا تو اس پر

بِهِ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ أَنْ يَقُولُوا عِلْمًا وَاحِدًا فِي كُلِّ مَا قَالُوا

قائل ہوا کرتے اور اس کے پیرامیں نہیں تھے کہ کسی ایک عالم کے جوہر بیان کر کے

إِطْمَأْنَنْتَ بِهِ نَفْسُهُمْ أَوْ لَا وَإِنْ كُنْتَ فِي رَيْبٍ مِمَّا ذَكَرْنَا

اوسى اطمینان خاطر ہو یا نہ ہو اطمینان جائے اور اگر چنگ نہ ہو تو ہمارے بیان میں شک ہو

فَعَلَيْكَ بِكِتَابِ الْبَيْهَقِيِّ وَكِتَابِ مَعَالِمِ السُّنَنِ وَشَرْحِ السُّنَنِ

تو بہت کم لازم ہے کہ بیہقی کے کتاب میں اور کتاب معالم السنن اور بیہقی کی شرح السنن کا مطالعہ

لِلْبَغَوِيِّ فَهَذِهِ طَرِيقَةُ الْمُحَقِّقِينَ مِنْ فَقَهَاءِ الْمُحَدِّثِينَ

جس فقہاء میں مین میں سے محققین کا یہ طریقہ ہے

وَقَلِيلٌ مَا هُمْ وَهُمْ غَيْرُ الظَّاهِرِيَّةِ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ الَّذِينَ

اور ایسے لوگ بہت کم ہیں اور یہ لوگ اہل حدیث میں سے اسی جو کہ ظاہری ہیں اور

لَا يَقُولُونَ بِالْقِيَاسِ وَلَا بِالْإِجْمَاعِ وَغَيْرِ الْمُتَقَلِّدِينَ مِنْ

قیاس کے قائل نہیں ہیں اور نہ اجماع کے اور نہ متقدمین

أَصْحَابِ الْحَدِيثِ مِمَّنْ لَمْ يَلْتَفِتُوا إِلَى أَقْوَالِ الْمُجْتَهِدِينَ

سے اوسى جو کہ مجتہدین کے اقوال کے طرف اصلاً توجہ نہیں کرتے ایک ہیں

أَصْلًا وَلَكِنَّهُمْ أَشْبَهُ النَّاسِ بِأَصْحَابِ الْحَدِيثِ لَا لِأَنَّهُمْ صَنَعُوا

ولیکن یہ لوگ اصحاب حدیث سے بہت مشابہ ہیں کیونکہ اونہوں نے مجتہدین

أَقْوَالِ الْمُجْتَهِدِينَ مَا صَنَعَ أُولَئِكَ فِي سَائِلِ الصَّحَابَةِ وَ

اقوال میں وہ سے کیا ہے جو ان لوگوں نے صحابہ اور تابعین کے مسائل میں کیا

التَّابِعِينَ فَصُلَّ فِي الْمُجْتَهِدِ فِي الْمَذْهَبِ فِيهِ مَسَائِلُ مُسْئِلَةٌ

ہیں فصل مجتہد نے المذہب کے حال میں اور اس میں کئے گئے مسائل مسئلہ

أَعْلَمَ أَنَّ الْوَاجِبَ عَلَى الْمُجْتَهِدِ فِي الْمَذْهَبِ أَنْ يُحْصَلَ مِنْ

یاد رکھ کہ مجتہد نے المذہب پر یہ واجب ہے کہ من اور آثار میں

السُّنَنِ وَالْأَثَرِ مَا يَحْتَزِرُهُ مِنْ مُخَالَفَةِ الْحَدِيثِ الصَّحِيحِ

اسنے استدعا حاصل کرے کہ اس کے ذریعہ سے صحیح حدیث سمیعہ اور سلف کے

وَاتِّفَاقِ السَّلَفِ مِنْ دَلَائِلِ الْفَقْهِ مَا يَقْتَضِيهِ عَلَى

الافاق کے مخالفت ہی پر جاوے اور فقہی دلائل میں سے اسنے کہ اس کے ذریعہ سے اپنی اسناد

مَعْرِفَةٍ مَا خَذَ أَصْحَابُهُ فِي أَقْوَالِهِمْ وَهُوَ مَعْنَى مَا فِي الْفَتَاوَى

کے اقوال کی مانند کے معنی برقاہ رہا ہادی اور یہ ہے مراد ہے اس قول سے جو فتاویٰ

السَّرَاحِيَّةِ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقْتُلَ إِلَّا أَنْ يَعْرِفَ أَقْوَابِلَ

سراجیہ میں ہے یعنی کسی کو مٹانا نہیں کہ فتوے دیا کرے مگر اس وقت کہ علما کے اقوال سے

الْعُلَمَاءُ وَلَيَعْلَمُ مِنْ أَيْنَ قَالُوا وَيَعْرِفُ مُعَامَلَاتِ النَّاسِ فَإِنْ

دانش ہو جاوے اور یہ جان بناوے کہ کہاں سے کہتی ہیں اور لوگوں کے معاملات کی واقف ہو جاوے پس اگر

عَرَفَ أَقْوَابِلَ الْعُلَمَاءِ وَلَمْ يَعْرِفْ مَذَاهِبَهُمْ فَإِنْ سُئِلَ

علما کے اقوال تو جان لیے اور ان کے مذاہب سے واقف نہوا پھر اگر اس سے ایسا

عَنْ مُسْئِلَةٍ يَعْلَمُ أَنَّ الْعُلَمَاءَ الَّذِينَ يَتَخَذُونَ مَذَاهِبَهُمْ

اسے یاد پوچھیں کہ یہ جانتا ہو کہ ان علما نے ہنکا او جسے مذہب اختیار کر رکھا ہے

قُلْ تَفَقَّوْا عَلَيْهِ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَقُولَ هَذَا جَائِزٌ وَهَذَا لَا يُجُزُّ

اس پر تنقید اتفاق کیا ہے تو کچھ تو نہیں ہے کہ یہ کہہ دے یہ جائز ہے اور یہ نہیں جائز ہے

وَيَكُونُ قَوْلُهُ عَلَى سَبِيلِ الْحِكَايَةِ وَإِنْ كَانَتْ مَسْئَلَةٌ قَدْ

اور اس کا یہ قول سبیل حکایت ہو چکا اور اگر مسئلہ ایسا ہو کہ

اُخْتَلَفُوا فِيهَا فَلَا بَأْسَ أَنْ يَقُولَ هَذَا جَائِزٌ فِي قَوْلِ أَهْلِ

علمائے اوس میں اختلاف کیا ہے تو نہیں ہے کہ کہہ دے یہ فلاں کے قول میں جائز ہے

وَفِي قَوْلِ أَهْلِ الْإِجْمَاعِ وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَخْتَارَ فَيُحِبُّ يَقُولُ

اور فلاں کے قول میں جائز نہیں ہے اور اس کو یہ اختیار نہیں ہے کہ ایک جانب کو اختیار کر لی اور دوسری

بَعْضُهُمْ مَا لَمْ يَعْرِفْ حُجَّتَهُمْ وَفِي مَصُولِ الْعُمَادِيَّةِ فِي الْفَصْلِ

قول کا جواب ایسی جگہ تک آئی جہت ہی واقع ہو اور اصول عُمادیہ کے پہلے فصل میں ہے

الْأَوَّلِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ الْإِجْمَاعِ لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَقْتَضِيَ

اور اگر اجتہاد والا نہ ہو اور اس کو یہ حلال نہیں ہے کہ فتویٰ باکرے

الْأَيْطَرِيقِ الْحِكَايَةِ فَيَحْكُمُ مَا يَحْظُ مِنْ أَقْوَالِ لَفْقَهَاءِ

ان طریق حکایت فتوے دی تو وہی پس فقہاء کی اقوال میں جو یاد رکھت ہو بیان کر دے اور

عَنْ أَبِي يُوسُفَ وَزُفَرٍ وَعَافِيَةَ بْنِ يَدٍ نَهَمُوا قَالُوا لَا يَحِلُّ

ابو یوسف اور زفر اور عافیہ بن ید نے نہم کیا کہ وہ کہتے تھے کہ یہ حلال نہیں

لَا حِلَّ أَنْ يَقْتَضِيَ يَقُولُنَا مَا لَمْ يَعْلَمْ مِنْ أَيْنَ قُلْنَا وَفِيهَا أَيْضًا

ہے کہ ہمارے قول کا استدلال ہے یہ کہ ہم نے نہم کیا کہ ہم نے کہا ہے اور اصول عُمادیہ میں

عَنْ بَعْضِهِمْ قَالُوا أَلَا الرَّجُلُ حَفْظَ جَمِيعِ كُتُبِ صَحَابِنَا لَا يَدْرِي

بعضوں نے یہ قول کہہ کر کہتے ہیں اگر کوئی شخص ہمارے اصحاب کی تمام کتب میں یاد کر لے تو یہ ضرور ہے

أَنْ يَتَلَذَّ بِالْفَتْوَى حَتَّى يَهْتَدِيَ إِلَيْهَا لِأَنَّ كَثِيرًا مِنَ الْمَسَائِلِ

کہ فتویٰ کی لذت اعلیٰ نماز کی گرسہ تا کہ فتوے دینا آجائے اس لیے اکثر مسائل میں

أَجَابَ عَنْهَا أَصْحَابُنَا عَلَى عَادَةِ أَهْلِ بَلَدِهِمْ وَمَعَامِلَ لَدِيهِمْ

دار سے اصحاب نے اپنے ملک کی عادت و معاملات کے موافق جواب دیا۔

فَنَسَبَ لِكُلِّ مُفْتٍ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى عَادَةِ أَهْلِ بَلَدِهِ وَزَمَانِهِ

سو ہر ایک مفتی کو اس بات پر کہ وہ اپنے ملک و زمانہ کے لوگوں کے عادت کو بخانا کرے۔

فَمَا لَا يَخَالَفُ الشَّرْعَ فِي عُمَدَةِ الْأَحْكَامِ مِنَ الْحِطِّ وَالْمَأْكَلِ

جان اگرچہ وہ کسی حکمت میں سے نہ ہو لیکن عہدہ احکام میں سے نہ ہو جس سے

أَهْلُ الْأَجْتِهَادِ مَنْ يَكُونُ عَالِمًا بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَ

اہل اجتہاد وہ ہیں جو کتاب و سنت اور

الْأَثَارِ وَوُجُوهِ الْفِقْهِ وَمِنْ الْخَائِيَةِ يُقْلَعُ عَنْ بَعْضِهِمْ

آثار و وجوہ فقہ کے نام و ان کی خائیت میں پسٹوں سے منقول ہے

لَا بُدَّ لِرَجُلٍ مِنْ حِفْظِ الْمَسْنُوعِ وَمَعْرِفَةِ التَّائِيْدِ وَالْمَنْسُوحِ

باجائز و مکروہات سے مسنونہ کا یاد رکھنا اور ناسخ اور منسوخ

وَالْمَحْكَمِ وَالْمَأْوَلِ وَالْعِلْمَ بِعَادَاتِ النَّاسِ وَعُرْفَهُمْ فِي

اور حکم اور مال کی معرفت اور لوگوں کے عادات اور عرف کے آگاہی ضرور ہے

السَّالِحَةِ قِيلَ أَدْنَى لَشَرْطِ طَلَبِ اجْتِهَادِهِ حِفْظُ الْمَسْنُوعِ ذَكَرَ

سراچہ میں ہے کہ ایسا کہ اجتہاد کے شرطوں میں سے کم سے کم یہ ہونا چاہیے کہ یاد رکھنا ہے

هَذِهِ الرُّوَايَاتُ فِي خِزَانَةِ الْمُفْتِينَ أَقُولُ لِهَذِهِ الْعِبَارَاتِ

روایات خزانہ المفتیین میں مذکور ہیں میں کہتا ہوں کہ ان عبارتوں کے

مَعْنَاهَا الْفَرْقُ بَيْنَ الْمُفْتِيِ الَّذِي هُوَ صَاحِبُ تَخَرُّجٍ وَبَيْنَ

معنی میں جو ہے اور اس فرق میں جو تخریج کرنا ہو اور اس

الْمُفْتِيِ الَّذِي هُوَ مُتَكَيِّفٌ فِي مَذْهَبٍ صَحَابِيٍّ يُفْتِي عَلَى سَبِيلِ

مفتی میں جو اپنے ماذہب کے مذہب میں متکبر ہو سب صحابیہ مفتی علی سبیل

لِحِكَايَةِ لَا عَلَى سَبِيلِ الْاجْتِهَادِ مَسْئَلَةٌ أَعْلَمَ أَنَّ الْقَاعِدَةَ
سبیل اجتہاد نہیں مسئلہ سمجھنے کے کر مکتبہ

عَنْدَ مُحَقِّقِي الْفَقْهَاءِ أَنَّ الْمَسَائِلَ عَلَى أَرْبَعَةِ أَقْسَامٍ فَيَسْتَقَرُّ
محققین کے نزدیک قاعدہ یہی کہ مسائل چار قسم ہیں ایک قسم یہ کہ

فِي ظَاهِرِ الْمَذْهَبِ وَحُكْمُهُ أَنْ يَقْبَلُوهُ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَافَقَتْ
جو ظاہر مذہب میں نہیں گیا ہی اسکا حکم یہ ہے کہ ہر حال اسکو قبول کریں اصول کے

الْأَصُولُ أَوْ خَالَفَتْ وَلِذَلِكَ تَرَى صَاحِبَ الْهُدَايَةِ وَ
موافق ہو یا مخالف اور اسکی واسطے مصنف ہدایہ وغیرہ کو نوذکریت

غَيْرُهُ يَتَكَلَّفُونَ بَيَانَ الْفَرْقِ فِي مَسَائِلِ التَّجْمِيسِ وَقِسْمُ
بے کہ تجمیس کے مسائل میں فرق تکلف سے بیان کر کے ہیں اور ایک قسم

هُوَ رَوَايَةُ شَاذَةٍ عَنْ إِيحْيَى وَصَاحِبِيهِ وَحُكْمُهُ
وہی کہ امام البیہقی رحمہ اور صاحبین سے شاذ روایت ہے اسکا حکم یہ ہے

أَنْ لَا يَقْبَلُوهُ إِلَّا إِذَا وَافَقَ الْأَصُولَ وَلَمْ يَكُنْ فِي الْهُدَايَةِ وَ
اسم نہ کہیں مگر اس صورت میں کہ اصول سے موافق ہو اور ہدایہ

نَحْوَهَا مِنْ بَعْضِ رَوَايَاتِ الشَّاذَّةِ كَحَالِ الدَّلِيلِ
وغیرہ میں بعض روایات شاذہ کے تصحیح دلیل کے ادا سے بہت ہی اور

قِسْمٌ هُوَ تَرْجِيحُ مِنَ الْمُنَاحِزِينَ اتَّفَقَ عَلَيْهِ جُمْهُورُ الْأَصْحَابِ
ایک قسم منہاجرین کے ایسے ترجیح ہے کہ اس پر جمہور اصحاب متفق ہیں اسکا

وَحُكْمُهُ أَنَّهُمْ يَقْتُونُ بِهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَقِسْمٌ هُوَ
حکم یہ ہے کہ اس پر ہر حال فتوے دیوں اور ایک قسم آدہ جو منہاجرین کی ایسی

مِنْهُمْ لَمْ يَتَّفِقْ عَلَيْهِ جُمْهُورُ الْأَصْحَابِ حُلْمُهُ أَنْ يَعْضُ
ترجیح ہی کہ اس پر جمہور اصحاب متفق نہیں ہیں اس کا حکم یہ ہے کہ

الْفَقِي عَلَى الْأَصُولِ وَالظَّاهِرِ مِنْ كَلَامِ السَّلَفِ فَإِنْ وَجَدَهُ

مقتضیٰ اوسکو اصول اور ظاہر پر سلف کے کلام میں سے مطابق کرے۔ چنانچہ اوس کے

مُؤَافَقًا أَخَذَ بِهِ وَلَا تَرَكَهُ فِي خِرَانَةِ الرِّوَايَاتِ نَقْلًا

موافق بننے کو اختیار کرے۔ نہیں تو چھوڑ دے۔ خزانۃ الروایات میں نقل ہے

عَنْ بُسْتَانَ الْفَقِيهِ ابْنِ اللَّيْثِ فِي بَابِ الْأَخْذِ عَنِ الثَّقَاتِ

ابو اللیث کے بستان باب الاخذ عن الثقات میں سے

وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ حَدِيثًا أَوْ سَمِعَ مَقَالَةً فَإِنْ لَمْ تَكُنْ لِقَائِهِ

اور اگر کسی شخص نے حدیث یا کلام مقول سنا پس اگر قائل لفظ نہیں

ثِقَةً فَلَا يَسْعُهُ أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ قَوْلًا يُوَافِقُ

ہے تو اوسکو روا نہیں ہے کہ اوسے تسلیم کر لے۔ ان کے قول اصول کے

الْأَصُولِ فَيَجُوزُ الْعَمَلُ بِهِ وَالْإِفْلَاحُ وَكَذَا الْوُجُودُ حَدِيثًا

موافق ہو تو اوس پر عمل جائز ہے۔ اور نہیں تو جائز نہیں ادا لے ہی اگر اوسے حدیث

مَكْتُوبًا أَوْ مُسْئَلَةً فَإِنْ كَانَ مُؤَافِقًا لِلْأَصُولِ جَازًا أَنْ

کے مسند لکھا ہو یا دیجھا۔ تو وہ اگر اصول کے موافق ہے تو اوس پر عمل جائز

يَعْمَلَ بِهِ وَالْإِفْلَاحُ وَفِي الْبَحْرِ الرَّائِقِ عَنْ أَبِي اللَّيْثِ قَالَ سِئِلَ

ہے۔ اور نہیں تو جائز نہیں۔ اور بحر الرائق میں ابو اللیث سے ہے کہنا ہے

ابُو نُصْرٍ عَنْ مَسْئَلَةٍ وَرَدَتْ عَلَيْهِ مَا تَقُولُ رَحِمًا لِلَّهِ

ابو نصر سے ایک مسئلہ پوچھا کہ اوس پر پیش ہو انہا کیا کہتے ہو خدا پر رحمت کرے

لَعَالِي وَقَعَتْ عِنْدَكَ كِتَابٌ أَرْبَعَةُ كُتُبٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ

نہار سے پاس جارکھ میں ہیں۔ ابراہیم بن رسم کے

كُتُبًا وَأَدَابُ الْقَاضِي عَنِ الْخَصَّافِ وَكِتَابُ الْبَحْرِ دَوْنُ كِتَابِ

کتاب اور خصاف کے ادب القاضی سے۔ ماہر کتاب البحر اور کتاب

النَّوَادِرُ مِنْ جِهَةِ هُشَامٍ هَلْ يَحُوزُ لَنَا أَنْ نَقْتِي مِنْهَا أَوْ لَا هَذِهِ

الناوار ہشام کے جہت سے ایسا کہ ہمارے لئے کوئی موافق فتوے دینا یا نہیں اور ہے

الْكَتَبُ فَحَمْدُهُ عِنْدَكَ فَقَالَ مَا صَحَّ عَنْ أَصْحَابِنَا فَذَلِكَ عِلْمٌ

کتاب میں ہمارے حق میں محمود ہیں پس ابوالفضل نے جواب دیا جو ہمارے اسناد میں ثابت ہو چکا ہے سو وہی

مُحِبُّوبٌ مَرْغُوبٌ فِيهِ مَرْضِيٌّ بِهِ وَأَمَّا الْفِتْيَا فَإِنِّي لَا أَرَى

محبوب اور مرغوب اور پسندیدہ ہے اور راہنمائی دینا سو میں کیسے میں باہر

لَا حَدَّ أَنْ يُقْتِيَ بِشَيْءٍ لَا يَفْهَمُهُ وَلَا يَحْتَمِلُ أَثْقَالَ النَّاسِ فِي أَنْ

ہرگز حد نہیں کہ ایسی بات کا فتوہ دے جسکو نہیں سمجھتا اور لوگوں کا بوجھ بٹا دے پس اگر

كَانَتْ مَسَائِلُ قَدْ اشْتَهَرَتْ وَظَهَرَتْ وَانْجَلَتْ عَنْ أَصْحَابِنَا

وہ ایسے مسائل ہوں کہ ہمارے اسناد سے مشہور اور ظاہر اور واضح ہیں تو

بِحُجَّتٍ أَنْ يُسْعَرَ عَلَى الْأَعْتَادِ عَلَيْهَا فِي النَّوَازِلِ مَسْئَلَةٌ أَعْلَمُ

ایسا ہے کہ حوادث میں اس پر اعتماد علیہا فی النوازل مسئلہ اعلم ہے

أَنَّ الْمَسْئَلَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ اخْتِلَافٍ بَيْنَ أَيْمَنِيفَةٍ وَصَلْبَةٍ

کہ مسئلہ اگر بینین امام ابوحنیفہ اور اصحاب کے مختلف فتوے

تَحْكُمُهَا أَنْ يَتَّخِذَ فِي الْمَذْهَبِ يُخْتَارُ مِنْ أَقْوَامِهِمْ مَا هُوَ أَقْوَى

نوازل کا حکم ہے کہ مجتہد نے المذہب ان کے اقوال میں سے وہ اختیار کرے جسکی قوی

دَلِيلٌ وَأَوْقَسُ تَعْلِيلًا وَأَرْفَى بِالنَّاسِ وَلِذَلِكَ أَقْنَى جَمَلًا

قوی سے اور علت قیاس کے موافق اور لوگوں کے حق میں سہل ہو اور اس سے سب سے

مِنْ عُلَمَاءِ الْخَفِيَّةِ عَلَى قَوْلِ مُحَمَّدٍ فِي طَهَارَةِ الْمَاءِ الْمُسْتَعْمَلِ

انجامات نے استعمال کرنے کے طہارت میں امام محمد کے قول کے

عَلَى قَوْلِهِمَا فِي أَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ وَالْعِشَاءِ وَفِي جَوَازِ الْمَرْأَةِ

دیا ہے اور عصر اور عشاء کے اول وقت میں اور مرد و عورت کے جواز میں

وَكُنْتُمْ مَشْهُونَةً بِذَلِكَ لَا يَخْتَارُ إِلَى إِبْرَادِ النُّقُولِ وَكَذَلِكَ

اور اوس کی کتاب میں ایسی ہی چیزیں نقل بیان کر سکے کہ یہ حجت ہیں جس سے اور بھی

الْحَالُ فِي مَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ فِي الْمَنْهَلِ وَغَيْرِهِ فِي الْفَرَأِضَلِ

حال امام شافعی کے مذہب میں سے مناج وغیرہ میں فراموشی کے باقیں سے کہ

أَصْلُ الْمَذْهَبِ عَدَمُ تَوْرِيثِ ذَوِي الْأَرْحَامِ وَقَدْ أَفْتَى الْمُتَأَخِّرُونَ

اصل مذہب نو ذوی الارحام کے عدم توریث کا ہی اور پیشک متاخرین نے

عِنْدَ عَدَمِ انْتِزَامِ بَيْتِ الْمَالِ بِتَوْرِيثِهِمْ وَقَدْ نَقَلَ فَقِيْهُ الْيَمَنِ

بروقت عین منظم ہوئے بیت المال کے اوقالی وارث کا فتویٰ دیا ہی اور فقہ یمن ابن ربار

ابْنُ زَيْدٍ فِي فِتَاوَاهُ مَسَائِلَ أَفْتَى الْمُتَأَخِّرُونَ فِيهَا خِلَافُ الْمَذْهَبِ

نے اپنی فتاویٰ میں ایسی ہی مسئلے ذکر کی ہیں کہ متاخرین مسائل میں بخلاف مذہب

مِنْهَا أَخْرَجَ الْفُلُوسَ مِنَ الزَّكَاةِ الْمَفْرُوضَةِ مِنَ النَّقْدِ وَعَرَّضَ

فتویٰ دیا ہی ایک یہ کہ سود لے جانے والی اور سبب تجارت کی زکوٰۃ مفروضہ میں سے فلووس کا اور اکرنا

الْبَحَارَةَ أَفْتَى الْبَلْقَيْنِ بِحِجَارَةٍ وَقَالَ اعْتَقِدُوا جَوَازَهُ وَلَكِنَّ

اوسکے جواز کا فتوے دیا ہی اور کہا ہی کہ میں اسکو جائز جانتا ہوں پر یہ

عَلَى الْمَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ وَتَمَعَ الْبَلْقَيْنِ فِي ذَلِكَ الْجَوَارِي

شافعی مذہب کے خلاف سے اور بقیے اس مسئلہ میں بخلاف تابع ہوئے

وَمِنْهَا دَفَعَ الزَّكَاةَ إِلَى الْأَشْرَافِ الْعُلُوِّيِّينَ أَفْتَى الْأَمَامُ فَخْرُ

اور اوہیں ہی یہ کہ اشرف علویوں کو زکوٰۃ کا دینا امام فخر الدین الرازی نے

الدِّينِ الرَّازِيِّ بِجَوَازِهِ فِي هَذِهِ الْأَرْضَةِ حِينَ مَنَعُوا سَهْمَهُمْ

اسکے جواز کا اس زمانہ میں فتوے دیا کہ جب اسکا حصہ

مِنْ بَيْتِ الْمَالِ وَضَرَبَهُمُ الْفَقْرُ وَمِنْهَا بَاعَ الشَّحْلُ فِي الْكُؤَارَاتِ مَعَ

بیت المال سے مذہب کیا اور کوکھ جت کی کربا اور ایک یہی شہدے کے لیے نکاح محال میں ہوم وغیرہ

مَا فِيهَا مِنْ شَيْءٍ وَغَيْرُهُ أَجَلُ الْيَقِينِ بِالْجَوَازِ وَنَقْلُ ابْنِ زِيَادٍ

جو اوکین ہونا ہی چہا یقینے اسکی جواز کا جواب باہی ابن زبار سے

عَنِ الْأَمَامِ ابْنِ عَجَلٍ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثُ مَسَائِلَ فِي الزَّكَاةِ يُفْتَى

امام بن عجل سے نقل کیا ہی کہ وہ کہتا ہی زکوہ کے تین مسئلے ہیں کہ او میں بخلاف

فِيهَا خِلَافٌ لِمَذْهَبِ نَقْلِ الزَّكَاةِ وَدَفْعُ الزَّكَاةِ إِلَى وَاحِدَةٍ

مذہب فقوے ہوا اسے زکوہ کا نقل کرنا اور زکوہ ایک کو دیدینا اور

دَفْعُهَا إِلَى أَحَدٍ لِأَصْنَفٍ قَوْلٌ وَعِنْدِي فِي ذَلِكَ رَأْيٌ وَهِيَ

سات قسم میں سے ایک قسم کو دینا میں کہتا ہوں سب سے عذہ میں اس میں بہرہی سے کہ

أَنَّ الْيَقِينَ فِي مَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ سَوَاءٌ كَانَ مُحْتَجًّا فِي الْمَذْهَبِ

شا فعی مذہب کا مقتی برابر سے کہ مجھنے سے المذہب ہو

أَوْ مُتَّبِعٍ فِيهِ إِذَا احْتَاجَ فِي مَسْئَلَةٍ إِلَى غَيْرِ مَذْهَبِهِ فَعَلَيْهِ

بانتہو سے المذہب اگر کے مسئلہ میں اپنی خلاف مذہب کا حاجت ہو جاوے تو

عَنْ هَبٍ أَحْمَدَ فَإِنَّهُ أَجَلُ أَصْحَابِ الشَّافِعِيِّ عِلْمًا وَدِيَانَةً

اوسکو امام احمد کا مذہب لازم اسے کہو کہ وہ باعتبار علم اور دیانت اصحاب شافعی میں بہت قبل تھا

وَمَذْهَبُهُ عِنْدَ التَّحْقِيقِ فَرَعٌ لِمَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ وَوَجْهٌ

سے اور اسکا مذہب حقیقت میں شا فعی مذہب کے فرع سے اور اسے

مِنْ وَجْهِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ فَضْلٌ فِي الْمُتَّبِعِ فِي الْمَذْهَبِ وَهُوَ

افہام میں سے ایک قسم ہی واللہ اعلم فضل متبعی مذہب کے حال میں اور وہ

لِخَافِظِ الْكِتَابِ مَذْهَبُهُ وَفِيهِ مَسَائِلُ مَسْئَلَةٌ مِنْ شَرْطِهِ

ایسے مذہب کے کہ لو کا حافظ ہونا سے اور اس میں کے مسئلہ میں مسئلہ کے شرط

أَنَّ تَبَيَّنَ صَحِيحُ الْفَهْمِ عَرَفًا بِالْعَرَبِيَّةِ وَأَسَالِبُ الْكَلَامِ وَ

بہر ہی کہ صحیح الفہم عربیت دان اور کلام کے اسلوب

مَرَاتِبُ التَّرَجُّحِ مُتَقَطِّطًا لِمَعَانِي كَلَامِهِمْ مَحَلَّاتٌ خَفَّ عَلَيْهِ غَالِبًا

اور ترجیح کے مراتب سے آگاہ ہو اور ان کے کلام کی سہولت کا وہ فہم غالب اور سہ

تَقْيِيدُ مَا يَكُونُ مُطْلَقًا فِي الظَّاهِرِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ لِمُقَيَّدٍ وَاطْلَافُ

ظاہر میں مطلق کے قید لگانا اور اس سے مفید مراد لینا یا پوشیدہ سے اور

مَا يَكُونُ مُقَيَّدًا فِي الظَّاهِرِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ الْمُطْلَقُ نَبَّهَ عَلَى

مفید کا ظاہر میں مطلق ہونا اور اس کی مراد مطلق لینا یا پوشیدہ نہری اس پر

ذَلِكَ ابْنُ تَجِيمٍ فِي الْجَمْعِ السَّارِقِ وَيَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَقْتَضِيَ إِلَّا

ابن تجم نے بجز السارق میں تہیہ کے ہی اور اس پر واجب ہے کہ وہ اس سے

بِأَحَدٍ وَجْهَيْنِ إِمَّا أَنْ يَكُونَ عِنْدَهُ طَرِيقٌ صَحِيحٌ يَعْتَمِدُ عَلَيْهِ

بدون ایک جہ کا فتویٰ نہ دے یا تو اس کے عند میں امام تک طریق صحیح معتمد قائم

إِلَى إِمَامِهِ أَوْ يَكُونُ الْمَسْئَلَةُ فِي كِتَابٍ مَشْهُورٍ تَدَاوُلَتْ

یا وہ مسئلہ ایسی مشہور کتاب میں ہو جو دست بدست

الْأَيْدِي فِي النَّهْرِ الْفَائِقِ فِي كِتَابِ الْقَضَاءِ طَرِيقٌ نُقِلَ

چلے آئے ہر الفائق کے کتاب القضا میں سے جسے مفید کے

الْمُفْتَى الْمُقْلَدُ عَنِ الْمُجْتَمِعِ أَحَدُ امْرَيْنِ إِمَّا أَنْ يَكُونَ لَهُ سَنَدٌ

نقل کا طریقہ مجتہد کے دو میں سے ایک اس سے یا اس کے پاس مجتہد تک

إِلَيْهِ أَوْ خَذَهُ مِنْ كِتَابٍ مَعْرُوفٍ تَدَاوُلَتْ أَيْدِي

سند ہو یا اس مسئلہ کو اس کے مشہور کتاب میں سے لی جو دست بدست چلے آئے

نَحْوُ كِتَابِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ وَنَحْوِهَا مِنْ التَّصَانِيفِ الْمَشْهُورَةِ

جیسے محمد بن الحسن کے کتاب میں اور اس کے قبل اور مجتہدوں کے مشہور

لِلْمُجْتَمِعِينَ لِأَنَّهُ عَزَلَتْهُ الْخَبْرُ الْمُتَوَاتِرُ وَالْمَشْهُورُ وَهَذَا

نصایف کیونکہ وہ کتاب میں منبر لہ متواتر مشہور چیز کے ہیں اور یہاں

ذَكَرَ الرَّازِيُّ عَلَى هَذَا الْوَجْهِ بَعْضُ الشَّيْخِ النَّوَادِي فِي رِوَايَتِهِ

لَا يَجْعَلُ غَرْوًا مَابِهَا إِلَى الْحَجِّ وَلَا إِلَى أَبِي يُوسُفَ إِلَّا تَهَامًا يُشْهِرُ

فِي عَصْرِنَا فِي دِيَارِنَا وَلَمْ تَدَاوِلْ نَعْمًا ذَا وَجْهِ الثَّقَلِ مِنَ النَّوَادِي

مَثَلًا فِي كِتَابِ مُشْتَرَعِي مَعْرُوفٍ كَأَمْدَانِيَةِ وَالْمُبْسُوطِ

كَانَ ذَلِكَ تَعْوِيلًا عَلَى ذَلِكَ الْكِتَابِ أَنْتَهَى فِي قَتَاوِي

الْقَبِيلَةِ فِي بَابِ مَا يَتَعَلَّقُ بِالْمَقْتَةِ أَنْ مَا يَوْجَدُ مِنْ كَلَامِ رَحِمَهُ

وَمَذْهَبِهِ فِي كِتَابِ مَعْرُوفٍ وَقَدْ تَدَاوَلَتْهُ الشُّعْرُ فَإِنَّهُ

جَازٍ مَنْ نَظَرَ فِيهِ أَنْ يَقُولَ قَالَ فَلَانٌ أَوْ فَلَانٌ كَذَا وَأَنْ

لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ أَحَدٍ نَحْوَ كِتَابِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمَوْظَعِ الْمَلِكِ

وَنَحْوِهَا مِنْ كِتَابِ الْمُصَنَّفَةِ فِي أَصْنَافِ الْعُلُومِ لِأَنَّ

وَجْهَ ذَلِكَ عَلَى هَذَا الْوَصْفِ بِمِثْلَةِ الْخَبَرِ الْمَتَوَاتِرِ وَ

أَوْسُ كَلَامِ كَأَوْسُ خَالٍ يَرْتَبِنَا بَجَانِبِ سَوَائِرِ جِهَةِ

الاستفاضة لا يحتاج مثله إلى إسناد مسئلة إذ وجد
 اور استفادہ کے ہی ایسی کلام بن سدی حاجت نہیں سے مسئلہ اگر

المتبحر في المذهب حديثا صحيحا يخالف مذهبه فهل له
 متبحر نے المذہب کو صحیح حدیث اور علی مذہب کی مخالف لمجاوسی نوایا اور کو مار

ان يأخذ بالحديث ويترك مذهبه في تلك المسئلة
 اسی کو اوس حدیث کو اختیار کرے اور اوس مسئلہ میں اپنا مذہب ترک کرے

في هذه المسئلة بحث طويل وطال فيها صاحب خزانه
 اس مسئلہ میں بڑے بحث سے اور میں خزانہ الروایات کی مولف نے

الروایات نقلاً عن دستور المساکين فلو رد كلامه من
 دستور المساکین سے نقل کر کر طوالت دے سے ہم اوس کا کلام اوس نقل

ذلك يعينه فان قيل لو كان المقلد غير المجتهد عالمًا
 میں سی بعینہ لاتی ہیں اگر کوئی کہی اگر مقلد غیر مجتہد عالم

مستدل لا يعرف قواعد الأصول ومعاني النصوص و
 استدلال کروا اصول کے قواعد اور النصوص اور اجار کے معانی ہی آگاہ ہو

الأخبار هل يجوز أن يعمل عليها وكيف يجوز وقد قيل
 نوایا اور کو جائز نہ کے اور پیر عمل کرے اور کس طرح جائز ہی اوجال بہت سے

لا يجوز لغير المجتهد أن يعمل بالأدلة روايات مذهبه و
 کہ مجتہد نہیں ہیں کہ غیر مجتہد کو جائز نہیں ہی کہ سوا روایات اپنی مذہب کے اور

فتاوى إماميه ولا يستغل به في النصوص والأخبار و
 فتوون اپنی امام کے عمل کری اور النصوص اور اجار کے معانی میں باور او پسہ

العمل عليها كالعامة قيل هذا في العامة لا في
 عمل کر مہم عامی بطرح متحول ہو جائے کوئی جواب دیتا ہے کہ یہ سب عامی

لِجَاهِلٍ الَّذِي لَا يَعْرِفُ مَعَانِيَ لِنُصُوصٍ وَاحِدَةٍ وَكَأَنَّ

خالص عامی جاہل کے حق میں ہی کہ لُصُوص اور احادیث کے معانی سے اور

تَأْوِيلَاتِهَا أَمَّا الْعَالِمُ الَّذِي يَعْرِفُ لِنُصُوصٍ وَاحِدَةٍ أَوْ

او کئی تاویلات نہیں جانتا یا وہ عالم جو لُصُوص اور اخبار کو سمجھتا ہے اور وہ

مِنْ أَهْلِ الدَّرَیَةِ وَثَبَتْ عِنْدَهُ صَحَّتُهَا مِنَ الْحَدِيثَيْنِ أَوْ مِنْ

صاحب دانش سے اور اس کے عند یہ میں اس کے صحت صحیحین سے یا اس کے

كُتِبَ لَهُمُ الْمَوْتُ قَدْ أَشْهُوَرَةُ الْمَتَدَوَّلَةِ يُجْزَلُ أَنْ يَعْمَلَ عَلَيْهَا

میں آئندہ مروج کی ہو گئے ثابت سے تو اس کو اور نہیں عمل کرنا جائز ہے

وَأِنْ كَانَ فِي الْعَالَمِ لَذَهَبٍ يُؤَيِّدُ قَوْلَ الْبُخَارِيِّ وَفَحَدِّ

اگرچہ دنیائے عرب میں مخالف ہو امام ابو حنیفہ اور امام

وَالشَّافِعِيُّ وَأَصْحَابُهُ وَقَوْلُ صَاحِبِ هُدَايَةٍ فِي رَوْضَةِ الْعُلَمَاءِ

محمد اور امام شافعی اور اہل صحابہ کا قول اور صاحب ہدایہ کا قول جو روضۃ العلماء

الزُّنْدَوِيُّ وَكُتِبَ فِي فَضْلِ الصَّحَابَةِ سَيَّلَ عَنْ الْبُخَارِيِّ رَحِمَهُ

الزُّنْدَوِيُّ وابستہ فی فضل الصحابہ میں ہی اس کا موجد ہی امام ابو حنیفہ سے کسی نے پوچھا

إِذَا قُلْتُ قَوْلًا وَكَتَابَ اللَّهِ يَخَالِفُ قَالَ أَتُرْكُو أَقْوَلَ بِي كِتَابِ

اگر آپ نے کہا ہاں اور کتاب اللہ اس کی مخالف ہو جواب دیا ہر قول کتاب اللہ کی مخالف

اللَّهُ فَقِيلَ إِذَا كَانَ خَبَرُ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ

میں ترک کرو اس پر پوچھا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خبر اس کے

سَلَّمَ يَخَالِفُهُ قَالَ أَتُرْكُو أَقْوَلَ بِي خَبَرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

مخالف ہو جواب دیا ہر قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف میں

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ إِذَا كَانَ قَوْلُ الصَّحَابَةِ يَخَالِفُهُ

ترک کر دے اس پر پوچھا اگر صحابہ کا قول اس کی مخالف ہو

أُولَىٰ وَعَنْ أَبِي يُوسُفَ خِلَافُكَ لِأَنَّ عَلَى الْعَامِيِّ الْقِيَدَ

اولے ہے اور ابویوسف سے اسکا خلاف مروی ہے اسواسطیکہ عامی پر قید ہے

بِالْفُقَهَاءِ لِعَدَمِ الْاِهْتِدَاءِ فِي حَقِّهِ اِلَى مَعْرِفَةِ الْاَحَادِيثِ وَ

لازم ہے کیونکہ اس کے حق میں حدیث کے معرفت کی راہ بالے نہیں ہے

اِنْ عَرَفَ تَأْوِيلَهُ تَحِبُّ لِكُفَّارَةٍ وَفِي الْمَنَاوِي بِالِاتِّفَاقِ وَ

اگر اس کے سننے سمجھنے کی توفیق نہ ملے کہ وہ واجب ہی نہ مناسبت ہی میں ہے کہ ہر بات اتفاق نہ ہو

اَمَّا الْجَوَابُ عَنْ قَوْلِ ابْنِ يُوسُفَ اَنَّ لِلْعَامِيِّ الْقِيَدَ بِالْفُقَهَاءِ

ربا امام ابویوسف کے قول کا جواب کہ عامی کو فقہاء کے پیروے سے

فَحُصِّلَ عَلَى الْعَامِيِّ الصَّرْفُ لِمَ أَهْلُ الذِّمَى لَا يَعْرِفُ مَعْنَى

مجموعہ اور اس عامی پر محمول ہے جو شرابیاں جاہل ہو کہ حدیث کے سننے

الْاَحَادِيثِ وَتَأْوِيلُهَا لِأَنَّهُ اَشَارَ اِلَيْهِ بِقَوْلِهِ لِعَدَمِ الْاِهْتِدَاءِ

اور احادیث کے تاویلات نہیں جانتا اسواسطے کہ یہ اشارہ کر دیا کہ اس کے حق میں

اَيُّ فِي حَقِّهِ اِلَى مَعْرِفَةِ الْاَحَادِيثِ وَكَذَا قَوْلُهُ وَاِنْ عَرَفَ

معرفت احادیث کے راہ دہانی نہیں ہے اور ایسا ہی ابویوسف کا قول اور اگر عامی

الْعَامِيُّ تَأْوِيلَهُ تَحِبُّ لِكُفَّارَةٍ يُشِيرُ اِلَى اَنَّ الْمُرَادَ مِنَ الْعَامِي

عامی ہے جسے جانتا ہے تو اس پر کفارہ ہے اس قول کا یہ ہے اشارہ ہے کہ عامی ہی مراد

عَبْرَ الْعَمَلِ وَفِي الْحَمْدِ لِلْعَامِيِّ مَلْسُوبٌ اِلَى الْعَامَةِ وَهُمْ

جاہل ہے اور حمیدی میں ہے کہ عامی عوام کی طرف منسوب ہوتا ہے اور وہ

الْجَهْلُ فَعَلِمَ مِنْ هَذِهِ الْاَشَارَاتِ اَنَّ مُرَادَ ابْنِ يُوسُفَ يَصْنَعُ

جاہل ہونے میں پس ان اشارات سے معلوم ہوا کہ ابویوسف کے مراد ہے

مِنَ الْعَامِيِّ الْجَاهِلُ الَّذِي لَا يَعْرِفُ مَعْنَى النَّصِّ وَتَأْوِيلَهُ

عامی سے وہ جاہل ہے جو نص کے معنی اور تاویل نہیں جانتا پس

يَا ذِكْرُ مَنْ قَوْلُ الْجَنِينَةِ وَالشَّافِعِي وَمُحَمَّدٌ يَنْدِعُ قَوْلُ

انجمنہ کا قبول و غنیمت ہو اور سنی قافل کا قبول

لَقَدْ اِلٰهٌ يَّحْيِي الْمَوْتٰى بِالرَّوَاۤىةِ يَخْلُفُ اَنْفُسًا ثُمَّ لَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شَاكِرًا

گزشتہ اقس کے خلاف بیت پر مل واجب ہے

مِنْ خَزَائِنِ الرُّسُلِ وَفِي مُسْئَلَةٍ قَوْلٌ أُخْرُوهُوَ إِذَا

میں نے جو خط لکھا تھا اس کا نام ہوا اور سنا میں اب اور قول ہے اور وہ یہ ہے کہ بہت دور

لَمْ يَجْعَلِ الْإِسْتِغَاثَ إِلَّا بِجُزْءِ الْعَمَلِ عَلَى الْحَدِيثِ غَالِغًا

میں اسکا اجماع ہو رہی تو اسکو حدیث پر اسنے مذہب کے خلاف عمل جاری نہیں کیا

مَذْهَبُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا يَدْرِي أَنَّهُ مَنسُوحٌ أَوْ مَا قَوْلُ أَوْ مُحْكَمٌ

۴ کونہ اسلام آباد کیمون ویلڈ منسٹری امانول

فَحْمُولٌ عَلَى طَاهِرَةٍ وَمَا لِي هَذَا الْقَوْلُ ابْنُ الْحَاجِبِ فِي

اسنے ظاہر کی ہے اور اسے قول کثیرین ابن الحجاب اسنے

فَحُضِرَهُ وَأَبْعُوهُ وَرُدِّيَا نَهْ إِنَّ أَرَادَعَدَمَ التَّيَقُّنِ بِنَفْسِهِ

کے ہنگامہ نامیں ہوتے ہیں اور یہ قول اظہور و کیا یہ سب کہ گران احتمالات کی نشانی

الاجتماع والمحمدة ايضا لا يحصل له اليقين بذلك

عدم اتیان و اسباب : تو مجتہد کو بے حاصل نہیں ہوتا

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَلَى غَالِبِ الظَّنِّ وَأَنْ أَرَادَ اللَّهُ بِهَذَا

اپنے انگریز مالِ مابِ نظر پر مجھے کیا کرتا ہے اور اگر وہ مجھ مراد ہیں کہ وہ شخص ہے

يَدْرِى ذَلِكَ غَالِبٌ لِّرَأْيٍ مِّنْعَاهُ فِي صُورَةِ التَّزَاوُلِ

آسکو بغالب روک نہیں جاتا لوادسکو نزاع کے صورت میں نہیں مانتے کیوں کہ

المتبحر في مذهب المتبع لكتب قومنا فطمن الحرة

میں نے مذہب کو کہ نوم کے لقب کو دیکھتا ہوں کہ ہے عذیت اور

وَالْفَقْهُ جُمْلَةً صَالِحَةً كَثِيرًا إِنَّمَا يَحْصُلُ لَهُ غَايَةُ الْفَرْقَانِ

فقہ میں سے فقہ ان شایستہ کا مفہوم اکثر اوقات بعد از ان کے مابین میں ملتا ہے

الْحَدِيثُ غَيْرُ مَنْسُوخٍ وَلَا مَأْثُورٍ وَلَا يَتَأَوَّلُ فِي حَيْثُ لَقِيَ بِهِ وَكَانَ

حدیث منوع نہیں ہے اور نہ ہی اس کے تائید یا رد کے واسطے کسی اور حدیث سے

إِنَّمَا الْبَحْثُ فِيمَا حَصَلَ لَهُ ذَلِكَ وَالْمُخْتَلَفُ مَا هُوَ قَوْلُ تَلَاكَ

بحث تو اس صورت میں ہے کہ اور اس پر یہ ملاحظہ ہو کہ اور یہاں پر یہ فقہ میں

وَهُوَ مَا اخْتَارَهُ ابْنُ الصَّلَاحِ وَتَبِعَهُ التَّوَوِيُّ وَصَحَّحَهُ

ابن الصلاح نے اختیار کیا ہے اور تواتر سے اس کا تائید ہے اور اس کے تصحیح

قَالَ ابْنُ الصَّلَاحِ مَنْ وَجَدَ مِنَ الشَّافِعِيَّةِ حَدِيثًا خَالَفَ

ابن الصلاح کہتا ہے کہ ان فقہان میں سے جسکو حدیث اس کے خلاف

مَذْهَبُهُ نُظِرَ إِنْ كَمَلَتْ لَهُ آلَةُ الْاجْتِهَادِ مُطْلَعًا أَوْ فِي

یہاں سے توجہ دینی ہے اگر اور اگر اجنبی کا مطلق تائید یا رد ہو گیا ہے یا

ذَلِكَ الْبَابُ الْمَسْئَلَةُ كَانَتْ لَهُ الْإِسْتِقْلَالُ بِالْعَمَلِ وَإِنْ

اوسے خاص باب اور مسئلہ میں اس کا عمل الاستقلال اور سبب و تائید اور

لَمْ يَكْمُلْ وَشَقَّ مُخَالَفَةُ الْحَدِيثِ بَعْدَ أَنْ يَحْتَجَّ بِكَ يَحْجِدُ

نہ ہاں نہیں ہو اور حدیث کے مخالفت دشوار گزار ہے جو حدیث کے بعد ہے اس کے

مُخَالَفَتُهُ جَوَابًا شَافِعِيًّا عَنْهُ فَلَهُ الْعَمَلُ بِهِ إِنْ كَانَ عَمَلًا بِهِ

مخالفت کا جواب شافعی نہیں مگر تو اسکو عمل اس پر روزی بشرطیکہ کہ مجاز

إِنَّمَا مُمْسَقٌ غَيْرُ الشَّافِعِيِّ وَيَكُونُ هَذَا عُدْرًا فِي تَرْكِ

مذہب کے کسی مفسر امام نے اس پر عمل کیا ہو اور اوسے واسطے اسے امام کا

مَذْهَبُ إِمَامِهِ هَهُنَا وَحَسَنَةُ التَّوَوِيُّ وَقَسْرَةُ الْمَسْئَلَةِ

مذہب ترک کرنے میں یہاں یہ ملاحظہ ہو جائیگا اور اسکو تواتر سے اس کا تائید اور قائم کیا ہو

إِذَا رَأَى هَذَا الْمُبْتَدِعَ فِي الْمَذْهَبِ أَنْ يَعْمَلَ فِي مَسْئَلَةٍ خِلَافَ

اگر کسی متبع نے مذہب پر ارادہ کرے مگر کسی مسئلہ میں اپنے امام کے

مَذْهَبِ قَائِمِهِ مُقِلًّا فِيهَا لِأَمَامٍ آخَرَ هَلْ يَجُوزُ لَهُ ذَلِكَ

مذہب کے خلاف کے اور امام کا مقلد ہو کر عمل کرے یا نہیں اسکو جائز ہے اس میں

اِخْتَلَفُوا فِيهِ فَتَنَعَهُ الْغَرَّالِيُّ وَتَرَاذَمَ وَهُوَ قَوْلُ الضَّعِيفِ

علماء نے اختلاف کیا ہے سو امام غزالی نے منع کیا ہے اور یہ قول جہود کے

عِنْدَ الْجُمْهُورِ لِأَنَّ مَبْنَاهُ عَلَى أَنَّ الْإِنْسَانَ يَحِبُّ عَلَيْهِ

نزدیک ضعیف ہے کیونکہ اکثر اصل یہ ہے کہ انسان پر

أَنْ يَأْخُذَ بِالْأَدْلَى فَإِذَا فَاتَ ذَلِكَ لُجْلُجًا بِالدَّلَائِلِ

کہ دلیل کے ذریعہ سے اختیار کرے پھر جب وہ دلیل ہے دلائل کے جہالت کی سبب سے قوت ہو گئے

أَقْبَمْنَا إِعْتِقَادَ أَفْضَلِيَّةِ إِمَامِهِ مُقَامَ الدَّلِيلِ فَلَا يَجُوزُ

تو ہم نے اسکی امام کے افضلیت کا اعتقاد دلیل کے قائم مقام کر دیا سو اسکو

لَهُ أَنْ يَخْرُجَ مِنْ مَذْهَبِهِ كَمَا لَا يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَخَالَفَ

اپنے امام کے مذہب سے نکلنا جائز نہیں ہے جیسا کہ اسکو یہ جائز نہیں کہ شریعت سے

الدَّلِيلَ الشَّرْعِيَّ وَرُدُّ بَأْنَ إِعْتِقَادَ أَفْضَلِيَّةِ الْإِمَامِ

دلیل کے مخالف کرے اور یہ بظاہر طور رد کیا گیا ہے کہ امام کی مطلق افضلیت کا اعتقاد

عَلَى سَائِرِ الْأَئِمَّةِ مُطْلَقًا غَيْرَ لَازِمٍ فِي صِحَّةِ التَّقْلِيدِ

تمام امام پر صحت تقلید کے باب میں بالاجماع لازم نہیں

إِجْمَاعًا لِأَنَّ الصَّحَابَةَ وَالتَّابِعِينَ كَانُوا يَعْتَقِدُونَ أَنَّ

ہے اس واسطے کہ صحابہ اور تابعین یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ

خَيْرُ هَذِهِ الْأَمَّةِ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ وَكَانُوا يُقِلُّونَ فِي كَثِيرٍ

اس امت میں افضل اول ابو بکر رضی ہی پھر عمر رضی اور انکی یہ حال تھا کہ بہت

مِنَ الْمَسَائِلِ غَيْرُهَا بِخِلَافِ قَوْلِهِمَا وَلَمْ يَنْذِرْ عَلَى ذَلِكَ أَحَدًا

مسائل میں ان کے قول کے برخلاف اور وہی تنبیہ کرنے ہی اور اس پر کسی نے اعتراض نہیں کیا

فَكَانَ إِجْمَاعًا عَلَى مَا قُلْنَاهُ وَمَا أَفْضَلِيَّتُهُ قَوْلُهُ فِي هَذِهِ الْمَسْئَلَةِ

سو ہمارے قول پر اجماع ہو گیا اور ہے افضلیت اس کے امام کی قول کی اس مسئلہ میں

فَلَا سَبِيلَ إِلَى مَعْرِفَتِهَا لِمُقَدِّمِ الصَّرْفِ فَلَا يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ

اس کے پہچان کے راہ مفاد صرف کو کوئی نہیں ہے پس تنبیہ کے یہ

شَرْطُ التَّقْيِيدِ الَّذِي يَنْبَغِي أَنْ لَا يَصِحَّ تَقْيِيدُ جُمْهُورِ الْمُقَدِّمِينَ

شرط تنبیہ کے جو کہ لازم آتا ہے کہ جمہور مقدمین کی تنبیہ جائز نہ ہو دے

وَلَوْ سَلِمَ فِيهِ مَسْئَلَتُنَا هَذِهِ لَعَلَّكُمْ لَا تَكْثُرُ لَكُنْ كَثِيرًا

اور اگر دشمن کیا جاوے تو ہمارے اس مسئلہ میں یہ منکر ضرر ہے تنبیہ نہیں ہی اس لیے کہ اکثر

مَا يَطْلَعُ عَلَى حَدِيثٍ يُخَالِفُ مَذْهَبَ إِمَامِهِ أَوْ يَحْدُ قِيَاسًا

اوقات ایسی حدیث معلوم ہو جاتے ہے اور اس امام کے مذہب سے مخالف ہوتی ہے یا قیاس سے

قَوْلًا يُخَالِفُ مَذْهَبَهُ فَيَعْتَقِدُ الْأَفْضَلِيَّةَ فِي تِلْكَ الْمَسْئَلَةِ

جماوے کہ اس کے مذہب کی خلاف ہوتا ہے پر وہ اس مسئلہ میں اور کے افضلیت کا عقیدہ ہو جاتا

لِغَيْرِهِ وَذَهَبَ الْأَكْثَرُونَ إِلَى جَوَازِهِ مِنْهُمْ الْأَمْدِيُّ وَابْنُ

سے اور اکثر علماء اسکو جائز کہتے ہیں اس میں سے امدی ہے اور ابن

الْحَاجِبِ ابْنُ الْهَثَمِ وَالنَّوَوِيُّ وَاتَّبَاعُهُ كَابْنِ حُجْرٍ وَالرَّمْلِيُّ

الحاجب اور ابن الہمام اور نووی اور ان کی اتباع عیسیٰ ابن جبر اور رملی

وَجَمَاعَاتٌ مِنَ الْحَنَابِلَةِ وَالْمَالِكِيَّةِ مِمَّنْ يُقْضَى ذِكْرُ سَمَائِمٍ

اور حنابلہ میں کہ اور مالکیوں میں کمالیہ کے روئے اس کے اماموں کی ذکر سے

إِلَى التَّصْوِيلِ وَهُوَ الَّذِي نَعْتَقِدُ عَلَيْهِ الْإِتِّفَاقُ مِنْ مُفْتَيْ

تخلیل ہو جاتے ہیں اور یہ وہ مسئلہ ہے جس پر ہارون مذہب کے مفسر مفسرین کا

الْمَذَاهِبُ لَا زُبْعَةَ مِنَ الْمَتَاجِرِينَ وَاسْتَرْجَوْهُ مِنْ كَلَامِهِ وَأَوَّلَهُمْ
اتفاق منعقد ہو چکا ہے اور اسکو ادائل کے کلام میں ہی استخراج کیا ہے

وَهُمْ رَسَائِلُ مُسْتَقِلَّةٌ فِي هَذِهِ الْمَسْئَلَةِ إِلَّا أَنَّهُمْ اخْتَلَفُوا
اور اس مسئلہ میں انکے مستقل رسائل ہیں

فِي شَرْطِ حَوَازِهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ لَا يَرْجِعُ فِيمَا قَدْ اتَّفَقَ أَفْسَرُهُ ابْنُ
شرطوں میں اختلاف کیا ہے سوائے انہوں سے بعض یہ کہتے ہیں کہ بالاجماع اپنے تفسیر سے رجوع کرے اسکو

الْهَامُ فَقَالَ أَمَى عَمَلٍ بِهِ وَخْتَلَفَ الشَّرْحُ فِي مَعْنَى هَذِهِ
ابن ہمام نے تفسیر کیا ہے سچ کہاں یعنی اس پر عمل کرنا اور شارحوں نے عمل یہ کے معنوں میں اختلاف

الْكَلِمَةِ فَقِيلَ فِيمَا عَمِلَ بِهِ بِمَحْصُورِهِ بِأَن يُقْضَى تِلْكَ الصَّلَاةُ
ایسا ہے سو کو لے لیا ہے بالخصوص اس میں کہ میں عمل کرے اسطور کہ اس میں نماز

الْوَاقِعَةِ عَلَى الْمَذْهَبِ الْأَوَّلِ مَثَلًا وَهِيَ الصَّيْبَةُ الَّتِي لَا يَتَّحِقُ
معین کو مثلاً پہلے ہی مذہب پر اتفاق کرے اور یہ ہے اور ایسا تکمیل ہے کہ تحقیق کے

غَيْرُهُ عِنْدَ التَّحْقِيقِ وَقِيلَ لِحُسْبِهِ وَرَدَّ بِأَنَّهُ لَيْسَ اتِّفَاقًا
دفعہ اور ایسا نہیں ہوا اور کوئی کہنا ہی اس قسم کی مسائل میں عمل کرے اور یہ دیکھا گیا ہی کہ جماعتی اور ہر

بَلْ أَكْثَرُ مَا رَوَى عَنِ السَّلَفِ هُوَ الْعَمَلُ بِخِلَافِ الْمَذْهَبِ فِيمَا
بلکہ سلف سے اکثر روایات یہ ہیں کہ وہ مذہب کے خلاف ہی پر عمل کرتا ہے

كَأَنَّهُمْ يَعْمَلُونَ بِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ لَا يَنْتَقِطُ الرُّخْصُ فَقِيلَ يَعْزُ
عمل کر رہے ہیں اور انہوں سے بعض کہتے ہیں رخصتوں کو نہیں ہوتے

مَا سَأَلَ عَلَيْهِ وَرَدَّ بِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
مطلب یہ ہیں جو اس آسان ہو اور یہ اسطور روایاں ہیں کہ سبے علی الدلیلہ وادو سلم

كَانَ إِذَا خَيْرَ اخْتَارَ أَهْوَنَ الْأَمْرَيْنِ مَا أَمَرَ بِهِ لَكِنْ إِذَا وَقِيلَ
جب اختیار ملتا تھا تو وہ خوشی میں سے آسان کو چننا کر لیتے تھے جبکہ ۱۰ سال گزرا تو اور کوئی کہنا

مَا لَا يَقْوِيهِ الدَّلِيلُ بَلِ الدَّلِيلُ الصَّحِيحُ الصَّرِيحُ قَامٌ خِلَافَهُ

کہ دلیل اور کے اقوت کرے ہو بلکہ صحیح صریح دلیل کے اعلان پر قائم ہو

الْمُتَعَةِ وَالصَّرْفِ وَهَذَا أَوْجُهُ وَجِيهَةٌ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ التَّلْخِصِ

متعة الف اور یہ صرف اور یہ ہونے وجہ ہے میں نے کتاب التلخیص کے کتاب میں

تَخْرِجُ أَحَادِيثَ الرَّافِعِيِّ لِلْحَافِظِ ابْنِ حَجْرٍ الْعَسْكَلَانِيِّ فِي كِتَابِ

میں پایا ہے جہاں رافعی نے حافظ ابن حجر عسقلانی احادیث کے تخریج کے ہے

التَّحَاكُمِ مِنْهُ نَقْلًا عَنِ الْحَاكِمِ فِي كِتَابِ عُلُومِ الْحَدِيثِ بِإِسْنَادٍ

حاکم سے کتاب علوم حدیث میں نقل کر کے اسناد

إِلَى الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ يُجْتَنَبُ وَيُتْرَكُ مِنْ قَوْلِ أَهْلِ الْحِجَازِ

اوزاعی کے طرف ہی کہا ہے اہل حجاز کے پنج قول سے اجتناب کیا جاوی جائز کے

خَمْسٌ مِنْ قَوْلِ أَهْلِ الْعِرَاقِ خَمْسٌ مِنْ قَوْلِ أَهْلِ الْحِجَازِ

جاوین اور اہل عراق کے پنج قول اور اہل حجاز کے سے قول میں ہیں

الْمَلَاهِي وَالْمُتَعَةِ وَأَشْيَانُ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ وَالصَّرْفِ

کاسنا اور متعة اور عورتوں کی پس پشت جمع کرنا اور بچ صرف

وَالْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ بَعِيدٌ عَنِ رَأْيِ مَنْ قَوْلِ أَهْلِ الْعِرَاقِ شَرُّ

اور بلا عذر اور نماز کو جمع کر دینا اور اہل عراق کے یہ قول میں نسبت

النَّيِّدِ وَتَاخِيرُ الْعَصْرِ حَتَّى يَكُونَ ظِلُّ الشَّيْءِ أَرْبَعَةَ أَمْثَالِهِ

کاہینا اور عصر کے اتنے آئینہ کر کے کاسایہ ہوگنا ہو جاوے

وَلَا جُمُعَةٌ إِلَّا فِي سَبْعَةِ أَصْيَارٍ وَالْفَرَارُ مِنَ الرَّحْفِ وَالْأَكْلُ بَعْدَ

اور سوا کے سات شہروں کے جمعہ نہیں ہے اور فرار کے میں سے بھاگ جانا اور رمضان میں

الْفَجْرِ وَمُضَانٌ ثُمَّ قَالَ ابْنُ حَجْرٍ فَيَسْوَى عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ

فجر کے بعد کھانا پھر ابن حجر کہتا ہے اور عبد الرزاق سے

مَعَهُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَخَذَ يَقُولُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ فِي اسْتِمَاعِ الْغَنَاءِ

روایت کرتا ہے اگر کوئی شخص غناء کے سنتی ہیں اور عورتوں کے ادا رہیں

وَأَيُّهَا النِّسَاءُ فِي أَدْبَارِهِنَّ وَيَقُولُ أَهْلُ مَكَّةَ فِي الْمَتْنَةِ وَ

جماعہ کہتے ہیں اہل مکہ کا قول اور متعہ میں اور

الضَّرْفِ وَيَقُولُ أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي الْمُسْكِرِ كَانَ شَرَّ عِبَادِ اللَّهِ مِنْهُمْ

اہل کوفہ کا قول اور شری میں اہل کوفہ کا قول خدا کی توفیق سے کہ عین بدی اور اوجہ عین

مَنْ قَالَ لَا يَلْفِقُ بِحَيْثُ يَتَرَكِبُ حَقِيقَةً مَمْنَعَةً عِنْدَ الْأَكْمَرِ

رخصت کے پہنی کہتے ہیں کہ نہیں کرے طہر کہ دولہا مومن کے نزدیک بحال حقیقت ترک بن جاوے

قِيلَ الْمَنْعُ أَنْ يَتَرَكِبَ حَقِيقَةً مَمْنَعَةً فِي مَسْئَلَةٍ وَاحِدَةٍ

کہا گیا کہ ممانعت ہے کہ ایک مسکری حقیقت بحال ترک ہو جاوے

مِثْلُ الْوَضْعِ لَا تَرْتِيبَ تَخْرُجُ مِنْهُ الدُّمُ السَّائِلُ لَا فِي

جیسے بلا ترتیب وضو کیا پہر اور سینہ تو ان جاوے گی

مَسْئَلَتَيْنِ كَمَا إِذَا طَهَّرَ الثُّوبَ مَذْهَبُ اللَّهِ أَفْعَى وَصَلَى

مسئلوں میں ہیں جیسے نام شائع کے مذہب کے موافق نہ لیا گیا اور امام

مَذْهَبُ بَحْثٍ خَفِيفَةٍ وَيُنَبِّهُ أَنْ يُقَالَ فِيهِ بَحْثٌ لِأَنَّهُ أَنْ كَانَ

المصنف کے مذہب کے موافق بنا جائے اور یہ بات کہتے ہیں کہ اس میں بحث ہے اس لیے کہ اگر

الْمَقْصُودُ مِنْ هَذِهِ الْقِيْدَانِ لَا يُخْرِجُ جَمْعُ مَا اشْتَعَلَهُ مِنْ

اس مقصد سے ہے کہ وہ جمع جو استعمال کیا ہے متفق علیہ میں سے

الْإِتِّفَاقُ فَهُوَ حَاصِلٌ فِي مَسْئَلَتَيْنِ أَيْضًا وَإِنْ كَانَ الْمَقْصُودُ

مطلوبہ سے توفیق بات دو مسئلوں میں ہی ہو جائے تو یہ مقصود ہے کہ

أَنْ لَا يُخْرِجَ هَذِهِ الْمَسْئَلَةُ وَحْدَهَا مِنْ الْجَمْعِ فَيَكْفِي عَنْهُ

بہرحال مسئلہ ان میں سے نہ مل جائے تو اس میں جو ہے شرط

اَشْرَاطُ كُوْنِهِ مَذْهَبًا لِلْاِجْتِهَادِ فِيهِ مَسَاعِدٌ حَقِيْقَاتِي وَمِنْهُمْ مَنْ

یہ شرط کو وہ مذہب یا مکتبہ کہتا ہے جو جاریہ اُفتاب کرتی ہی چاہے کبھی اور زمین سے اُفتاب نہ نکلتے

قَالَ لَا يَكُونُ إِلَّا هَبُّ الَّذِي هَبَّ إِلَيْهِ مَا يَنْقُضُ فِيهِ قَضَاءُ الْقَاضِي

یہ کہتی ہیں دیندہ جس کی طرف جہو کرے ایسا ہو کہ زمین قصار قصے کا نقص کرتا ہو

وَهَذَا وَجِيهٌ وَالْإِحْتِرَافُ مِنْهُ يُحْصَلُ إِذَا قُلِدَ مَذْهَبًا مِنْ

امید به بیت قوی بی ادراست که اندر است بر تو ای
که ان جا روان مذاهب

المذاهب الأربعة المقبولة المشهورة ومنهم من قال ينتشر

مقبولہ شہرہ میں ہی کسی ایک ایک اور ایک ایک ہی بعض ہی میں کہ اس کا دل و من مسئلہ میں

صدر في تلك المسئلة بما قل فيه غير مراه ولا يتصور

[illegible]

الافى متجى وفيل ذابغ الامت والقول المشهور فخر وجه من
مفجوى من ركنه استاؤا لول استاؤا سترى كركه او قول شمر كركه استاؤا سترى كركه

١٢١٩

مدد فرما کر جس قدر اس کا پاؤں میں تھکاوٹ ہو اس قدر اس کا دل خراش ہو جائے گا۔

وَأَمَّا الْفُلُ فَأَنزَلْنَاهُ ذِكْرًا لِّعِبَادِنَا إِنَّهُ لَكَادِمٌ

مقام اساتیدہ عالیہ و محترمہ و انا احار فی جوارِ سرطاًں
تسلیم اور تحریک کے ساتھ یہاں اور میں جواز میں یہ شرط اشعار کہ ہوں

لا نقض ولا فسخ ولا كسر الخوض (حجة أمينة)

کہ نقصان نصیب ہوا تو اس سے بڑا ہے کہ نقصان نصیب نہ ہو جائے۔

کا و احد من صحت کالتک ح لغه شهود قحتمعز و

کہ وہ دونوں بھیجے ہوں جیسے کھلی ہوں انہیں گواہوں کے

اعْلَانٍ أَوْ بَغِيْرَةٍ وَفِي الْاِخْتِيَارِ شَرْطُ الْبَيِّنَاتِ الصِّدْقِ الْمَعْنِي

اعلان کے یا اور وجہ سے اور اضیاء میں شرط خوشی خاطر کے مہیب اون میں سے ہے جو

[illegible]

الدَّلِيلُ وَكَثْرَةُ مَنْ عَمِلَ بِهِ فِي سَلَفٍ أَوْ كَوْنُهُ أَحْوَاثًا أَوْ كَوْنُهُ

دلیل میں کسی یا سلف میں کسی عاموں کی کثرت یا وہ میں زیادہ احاطہ ہوا یا وہ میں کسی ایسی دلتوں سے مختص ہو

تَقْصِيًّا مِنْ مُضَيِّقٍ لَا يُمْكِنُ لَهُ الظَّالِمَةُ مَعَهُ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ

کہ اوس دلتوں کے ساتھ اوسی اطاعت نہیں ہو اس لیے کہ حضرت سلمہ کا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرُّكُمْ بِأَمْرٍ فَأَتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَخَوَّ

اودہ ہے جب میں ملو کچھ امر کروں سو اس میں سے جتنا ہو سکے سو کرو اور

ذَلِكَ مِنَ الْمَعَانِي لِمُعْتَبَرَةٍ فِي الشَّرْعِ لَا هَجْرٌ دَلَّهِمْ طَلَبُ الدُّنْيَا

ایسے ہی اور شرع کے معتبر معانی وہ جو شئی خاطر صرف ہوا وہ جس اور دنیا کے طلب ہی نہیں

وَفِي الْوَجوبِ شَرْطَانِ يَتَعَلَقُ بِهِ حَقٌّ غَيْرُهُ يَقْضِي الْقَاضِي خِلَافَ

اور وجوب کیلئے بہ شرط ہے کہ اوس سے غیر کا حق متعلق ہو پس قاضی اپنے مذہب کے خلاف

مَذْهَبِهِ فِي خِزَانَةِ الرِّوَايَاتِ فِي كَشْفِ الْقِنَاعِ وَإِذَا قُلْدَ فَقِيهًا

فصل کردی خزانہ الروایات میں کشف القناع میں ہے اور اگر کسی مسئلہ میں کسی فقہ کی تقلید کے

فِي شَيْءٍ هَلْ يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ عَنْهُ إِلَى فَقِيهِهِ آخِرُ الْمَسْئَلَةِ عَلَى

نویا اسکو چاہے کہ اوس اور فقہ کی طرف رجوع کرے یہ مسئلہ

وَبَهَيْنِ أَحَدَهُمَا أَنْ لَا يَكُونَ التَّرَمُّ مَذْهَبًا مُعْتَنًا كَذَلِكَ هَبِ

دو طرح ہے ایک تو یہ کہ ایسا ہو کہ اوس ایک معین مذہب لازم کر لیا ہو جیسے

الْإِخْتِيفَةُ وَالشَّافِعِيَّ وَغَيْرَهُمَا وَالثَّانِي التَّرَمُّ فَقَالَ إِنِّي

الاجتہاف اور شافعی وغیرہ کا مذہب اور دوسرا یہ کہ لازم کر لیا ہو اور کہتا ہو کہ میں

مَلَزَمْتُ مَشَيْعَ فَقِيٍّ لَوْجُهُ الْأَقْلُ قَالَ ابْنُ الْحَكِيمِ لَا يَرْجِعُ بَعْدَ

لازم کرنا الاشیع ہون یا اس کی پیروی میں اب صاحب کتاب ہے کہ تقلید کے بعد

تَقْلِيدُهُ فَمَا قُلْدَ اتِّفَاقًا وَفِي حَكْمِ خَرِ الْمَخْتَارِ الْجَوَّازُ لِقَوْلِهِ تَعَالَى

جس مسلمین نے ایک دوسرے کے اتفاق جو نہ ہو اور وہ سے مسئلہ میں جواز مختار ہے دلیل اس آیت کے

فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ فَالْقَوْلُ بِجَوَابِ

یہ چہ لو یا رکھنے والوں سے اگر تم نہیں جانتے پس رجوع کی وجہ کا قائل ہونا

الرَّجُوعَ إِلَى مَنْ قَدْ أَوَّلَا فِي مَسْئَلَةٍ يَكُونُ تَقْيِيدُ النَّصِّ وَهُوَ

اوس نص کی طرف جتنا پہلے ایک سبب میں غلط ہو چکا ہے نص کا مقید کر دینا ہو جائیگا اور نص کی نسبت آنا یہ

يَجْرِي فَجَرِي لِنَسْخِ عَلَى مَا تَقَرَّرَ فِي الْأَصُولِ وَبِقَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ

امراقیم مقام نسخ کے ہے چنانچہ اصول میں نہر جتا ہے اور بریل

عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ أَصْحَابِي كَالْحُجُومِ بِإِذَا قَدِيمِ اهْتِدَائِهِمْ

اس حدیث کے ہماری صحابہ سادہ کی مانند ہیں جس کا اقتدا کرو گے ہدایت پاؤ گے

وَأَنَّ الْعَوَامَّ فِي سَلَفِكَ نَوَاسِطُ تَفْتُونَ الْفُقَهَاءَ مِنْ غَيْرِ

اور سلف کے زمانہ میں عوام لوگ فقہار سے بدون رجوع کے

رَجُوعَ إِلَى مُعَيَّنٍ مِنْ غَيْرِ انْكَارِ فَعَلِ الْجَمَاعِ عَلَى الْجَوَازِ

کے معین بطرف متوی ہی ہی پہلے عرض نہیں تھا پس اجماع کا فعل جواز پر ہو گیا

كَذَلِكَ فِي تَرْجُومَةِ ابْنِ الْحَكِيمِ وَأَمَّا الْجَوَابُ فِي الْوَجْهِ الثَّانِي وَهُوَ

یہ ابن حاکم سے منہ ہے اور یہ جواب دوسری وجہ میں کہہ

مَا إِذَا التَّرْمِذِيُّ مَذْهَبًا مُعَيَّنًا كَالْجَمْعِ وَالشَّافِعِيُّ فَتَدَارُكُ

یہ ہے کہ ترمذی کو جیسے تھے اور شافعی نے لازم کر لے

إِنَّ الْحَاجِلَ فِي الْأَخْتِلَافِ فِي ذَلِكَ مِنْ إِيْتِلَافِ مَذْهَبِهِ

ابن حاکم نے اس وجہ میں اختلاف کی طرف توجہ اختلاف لئے مناسب ہے

أَشَارَ إِلَى أَنَّهُ اخْتَلَفَ لِعُلَمَاءٍ فِي ذَلِكَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَقْوَالٍ

اشارہ کیا ہے اور یہ اشارہ کہ علماء کے اس باب میں مختلف تین قول ہیں

فَقِيلَ لَا يَجُوزُ مُطْلَقًا وَقِيلَ يَجُوزُ مُطْلَقًا وَالْقَوْلُ الثَّلَاثُ

پس کوئی کہتا ہے مطلقاً جائز نہیں اور کوئی کہتا ہے مطلقاً جائز ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ

اِنَّ الْحَكْمَ فِيْ هَذَا الْوَجْهِ وَالْوَجْهَ الْاَوَّلِ سَوَاءٌ فَلَا يَجُوزُ اَنْ يُجْزَا

کہ اس وجہ کا حکم اور پہلی وجہ کی کیا ہے سوا اس مذہب سے رجوع کرنا

عَنْهُ بَعْدَ تَقْلِيْدِهِ فَمَا قَلَدْنَا اَيَّ عَمَلٍ بِهِ وَيَجُوزُ فِيْ غَيْرِهِ وَفِيْ عَمَلِهِ

تقلید کے بعد جس مسئلہ میں تقلید کرنا چاہیے اور اس مسئلہ میں جائز ہے اور

اَلْحُكْمُ مِنَ الْفَتْاَوَى الصَّوْفِيَّةِ سَيْئِلٌ عَنْ تَعْرِيمِ عِيْدِ الْفِطْرِ اِنَّا نَرَى

فتاویٰ صوفیہ میں سے عید الفطر کے حکم میں روز عید الفطر کے حال سے جو چہاں رسم ہے

بَعْضُ النَّاسِ يَطْوَعُونَ فِي الْجَامِعِ عِنْدَ الزَّوَالِ فَمَنْعُهُمْ عَنْ

آدمیوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ جامع مسجد میں زوال کے وقت

ذَلِكَ وَنَحْبِرُهُمْ عَنْ وُرُودِ النَّبِيِّ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْاَوْقَاتِ الْمَكْنُوعَةِ

اور انکو اس سے منع کرتے ہیں اور انکو بتا دیتے ہیں کہ کبھی وقت میں نوزک ممانعت آئی ہے

قَالَ مَا الْمَنْعُ فَلَا كَيْدَ لَا يَدْخُلُ حَتَّى يَخْتَلِفَ قَوْلُهُ تَعَالَى اَرَأَيْتَ الَّذِي

جواب دیا ممانعت تو نہیں ہے بلکہ نہایت کدے سے نہایت کدے سے دیکھا وہ جو

يَهْيِ عِبْدًا اِذَا صَلَّاهُ وَلَا يَتَّقِنُ وَفَتْ الزَّوَالِ كُلَّ عَسَى اَنْ

شیخ کہہ رہے ہیں کہ وہ عید کے روز نماز پڑھتا ہے اور اس وقت سے نماز پڑھتا ہے

يَكُوْنُ قَبْلَهُ اَوْ بَعْدَهُ وَلاَ يَرَى كَانُ وَقْتَهُ فَقَدْ رَوَى عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ

کہ پہلے ہوا یا پہلے ہوا اور اگر فرض زوال ہی نہ ہو تو ابھی پڑھتا ہے روایت ہے

لَا يَكْفُرُ ذَلِكَ التَّطَوُّعُ عِنْدَ الزَّوَالِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالشَّافِعِيُّ

کہ یہ تعین زوال کی وقت جمعہ کے دن

لَا يَكْفُرُ ذَلِكَ فِي جَمِيعِ الْاَيَّامِ فَلَمَّا اِعْتَرَضَتْ عَلٰى هَذَا الْمَصْلَعِ

تو کسے دن ہی کہہ نہیں سکتے پس اگر تو اس مصلع پر اعتراض کر لیا

فَقَدْ اِنْ جُمِعَتْ اَنَّهُ تُقَلَّدُ فِيْ هَذِهِ الْمَسْئَلَةِ مِنْ بَرِيْ حَرَّازٍ

تو شاید کہ جملہ یہ جواب دیدی کہ میں اس مسئلہ میں کسی کا مقلد ہوں جو اسکو جائز جانتا ہے

ذَلِكَ أَوْ يَجْتَمِعُ عَلَيْكَ مَا احْتَجَّ بِهِ مِنْ خِثَارِ ذَلِكَ فَلَيْسَ لَكَ

یا تجزیہ ہی استدلال کے جو اس قول کے پند کرنا چاہئے سو چنگو نہیں چاہئے

أَنْ تُشْكِرَ عَلَى مَنْ قَدْ جَعَلَ لَكَ أَوْ احْتَجَّ بِكَ لِقَائِهَا أَيْضًا مَنْ

کامیابی پر جو کسی مجتہد کی تقلید یا کسی دلیل سے حجت کو اسے اعتراض کیا کری اور یہی اسی میں

الْجَحِيضُ الْبُزْدُ وَنَاقِلُهُ هَذَا مُصَلِّ فَلَا يُشْكِرُ عَلَى مَنْ فَعَلَ فِعْلَهُ

جحیش و بزید سے ہے اور کسی ہند سے اس کی تقلید کرے سو اس پر کیا اعتراض جو فعل اجتہادی

فَعَجَزَ أَوْ قَدْ جَعَلَ لَكَ فِي لِقَائِهِ وَمَنْ فَعَلَ فِعْلَهُ جَعَلَ لَكَ

عمل میں لاوے یا کسی مجتہد کی تقلید کری اور ظہور میں سے اور جو شخص عمل مجتہد پر عمل کرے

فِيهِ أَوْ قَدْ جَعَلَ لَكَ فِي فِعْلِهِ جَعَلَ لَكَ فِيهِ فَلَاعَارَ وَلَا شَاعَةَ

یا فعل مجتہد فیہ میں مجتہد کی تقلید کری تو اس پر نہ تو پند رہتا ہے اور نہ رشتے

وَلَا إِتْكَارَ عَلَيْهِ وَفِي الْمَرْجَاجِ لِلْبَيْضَاءِ لَوْ رَأَى الزَّوْجُ

اور نہ کوئی اعتراض اور بیضی کے شہابیہ میں ہے اگر زوج نے

لَفْظًا كِتَابِيَةً وَرَأَى الْمَرْءَ صَرِيحًا فَلَهُ الطَّلَبُ وَكُلُّهُ الْإِمْتِنَاعُ

ایک لفظ کو کتابیہ سمجھا اور عورت نے اس کو صریح سمجھا تو زوج کو حق طلبت ملے ہے اور عورت کو حق امتناع

فِي رَجُلٍ حَتَّى إِذَا دُونَ مَا فَائِدَهُ اسْتَشْكَلَ رَجُلٌ شَاغِعٌ

بہرہ دونوں کے سامنے پیش آئے فائدہ ایک شخص شاغف مند رہتا ہے

الْإِخْتِلَافُ بَيْنَ عِبَارَتَيْنِ لَا نَوَازٍ فَاجْتَبَاهُ مَا جَعَلَ الْإِخْتِلَافَ

نواز کے درمیان عبارتوں پر اعتراض کیا سو میں اس کو ایسا جواب دے کہ اختلاف نہ ہو جائے

فِي كِتَابٍ الْقَضَاءُ مِنْ كِتَابٍ لَا نَوَازٍ مَا حَاصِلُهُ إِذَا دُونَ هَذِهِ

نواز میں سے کتاب القضا میں تو ایسے عبارت سے جس کا حاصل یہ ہوگا

الْمَذْهَبُ الْهَبَّازُ لِلْمَقْلَبِ أَنْ يَنْتَقِلَ مِنْ مَذْهَبٍ إِلَى مَذْهَبٍ

مذہب کا ہون میں مذہب ہو کہ تو مقلد کو جائز ہی کہ ایک مجتہد کی مذہب سے منتقل ہو کر دوسرے مجتہد کی مذہب میں چلا جاوے

یہ
خبر خود کتاب میں ہے

اٰخِرُ وَكَذٰلِكَ وَقَدْ مُجْتَمِعًا فِي بَعْضِ الْمَسَائِلِ وَآخِرُ فِي الْبَعْضِ

اور ایسے ہی اگر بعض مسائل میں ایک مجتہد کے تقلید کری اور بعض اور مسائل میں دوسرے مجتہد کی

الْاٰخِرُ حَتّٰی يُخْتَارَ مِنْ كُلِّ مَذْهَبٍ لَّا هُوْنَ كَاَحْفِیْ اِذَا اقْتَصَدَ

یہاں تک کہ اگر ہر ایک مذہب میں سے سہل سہل اختیار کرے جیسے جسے جب قصد اہلوائی

وَاَرَادَ اَنْ يَّأْخُذَ بِالشَّافِعِیِّ لِئَلَّا يَتَوَضَّعَ اَوْ الشَّافِعِیِّ مَسْرُوحًا

اور یہ چاہے کہ شافعی مذہب لے لے تاکہ وضو نہ کرنا پڑے یا شافعی اپنی سرنگاہ کو

اَوْ امْرَاةً وَّارَادَ اَنْ يَّأْخُذَ بِاَحْفِیِّ لِئَلَّا يَتَوَضَّعَ وَغَیْرَ ذٰلِكَ مِنْ

یا عورت کو چھوئی اور یہ چاہے کہ حنفی مذہب لے لے تاکہ شہر نہ کرنا پڑے

الْمَسَائِلِ جَازَہٗذَا حَاصِلٌ کَلَّا مَصَاحِبِہٖ لَا تَوَارِیْ فِی کِتَابِ الْقَضَاءِ

اور اور مسائل تو ہمارے یہ تو خلاصہ انوار کے مصنف کے کلام کا کتاب القضاء میں ہے

وَقَالَ فِیْ بَابِ الْاِحْتِسَابِ لَمَّا رَآیَ الشَّافِعِیُّ شَافِعِیًّا یَشْرَبُ

اور باب الاحساب میں کہتا ہے اگر کوئی شافعی کئے شافعی کو دیکھے کہ نمینہ پیتا ہے

النَّیْدُ اَوْ یَشْرَبُ یَلُوْلٰی وَیَبْطِاھَا فَلَهٗ اَنْ یُّنْکِرَ لَآ اَنْ عَلٰی کُلِّ

یا نمینہ دلی کے کھانا کر دلی کہتا ہے تو اسکو چاہیے کہ اعتراض کرے کیونکہ ہر

مُفْلِحٍ لِّتَبَاعٍ مُّقْلِدٌ وَیَعْصِرُ بِالْمُخَالَفَةِ وَلَوْ رَآیَ الشَّافِعِیُّ الْحَنْفِیَّ

مفلح ہر اپنے متبوع کا اقلید ہے اور مخالف سے کھٹکا رہتا ہے اور اگر شافعی نے حنفی کو دیکھا

یَاکُلُ الصَّبَّ اَوْ مَتْرُوکَ الشَّمِیْہِ عَمَدًا فَلَهٗ اَنْ یَّقُوْلَ اِمَّا

یا کھاتا ہو یا فساد متروک الشمیہ عمامہ کو کہتا ہے تو اسکو لازم ہے کہ کہہ دے یا تو

اَنْ تَعْتَقِدَ اَنَّ الشَّافِعِیَّ اَوْ لَیْلًا لِّتَبَاعٍ وَاِمَّا اَنْ تَنْتَرِکَ لِهٰذَا

تو یہ اعتقاد کر کہ شافعی کی متابعت اولے ہے یا یہ نہ کہنا چھوڑ دی

کَلَامُہٗ فِی الْاِحْتِسَابِ بَیْنَ الْقَوْلَیْنِ اِخْتِلَافٌ اَوْ قَوْلٌ وَحَلٌّ

مصنف کا یہ کلام احساب میں اعلان دو قول میں اختلاف ہے میں کہتا ہوں اور میرے

الْإِخْتِلَافِ عِنْدِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَنَّ مَعْنَى قَوْلِهِ يُعَصِّرُ بِالْمُخَالَفَةِ

عند میں اختلاف ہے اور اللہ تو بہت جانتا ہے کہ اس قول سے مراد یہ ہے کہ یہ نسخہ ہے

أَنَّهُ يُعَوِّى بِالْمُخَالَفَةِ إِذَا عَزَمَ عَلَى تَقْلِيدِهِ فِي جَمِيعِ الْمَسَائِلِ

کہ وہ مخالف سے جب لنگارتا ہے کہ اس کے تقلید عام تمام مسائل میں کرے

أَوْ فِي هَذِهِ الْمَسْئَلَةِ ثُمَّ أَقْدَمَ عَلَى الْمُخَالَفَةِ فَهِيَ الْمَعْصِيَةُ

یا اس خاص مسئلہ میں عزم کری بہر مخالفت کر اس کے توبہ تو بلا شک معصیت ہے

بِإِلْشَاقٍ وَأَمَّا إِذَا قُلِدَ فِي هَذِهِ الْمَسْئَلَةِ غَيْرُهُ فَلَا الْغَيْرُ

اور ہے وہ صورت کہ اس مسئلہ میں اور نہ خلاف ہو

هُوَ مَقْلُودٌ وَلَمْ يَخَالَفْهُ أَوْ نَقُولُ الْمَسْئَلَةُ الثَّانِيَّةُ سَبْعِيَّةٌ

وہ ہی اسکا مستوع ہے اور اسکی مخالفت میں ہے یا میں یہ کہتا ہوں کہ وہ اس مسئلہ میں نہ ہو

عَلَى قَوْلِ الْغُرَّاءِ وَشَرْذِمَةٍ وَالْأَوَّلُ عَلَى قَوْلِ الْجُمْهُورِ فَافْهَمُوا

اہم غرہ والی اور کردہ کے قول پر مبنی ہے اور پہلا مسئلہ جمہور کے قول پر

فَإِنَّ حَلَّ هَذَا الْإِخْتِلَافِ قَدْ صَعِبَ عَلَى بَعْضِ الْمُصَنِّفِينَ

کیونکہ اس اختلاف کا حل بعض مصنفین پر

مَسْئَلَةٌ أَعْلَمُ أَنَّ تَقْلِيدَ الْمُجْتَمَاعِ عَلَى وَجْهَيْنِ وَاجِبٌ وَ

مسئلہ سمجھ لے کہ مجتہد کے تقلید دو قسم کی ہے واجب اور

حَرَامٌ فَاحْذَرُوا أَنْ يَكُونَ مِنْ اتِّبَاعِ الرِّوَايَةِ دَلَالَةُ تَفْصِيلِهِ

حرام ہے ایک توبہ ہے کہ اعتبار دلالت کے روایت کا اتباع ہو اسکی تفصیل یہ ہے

أَنَّ لِمُجَاهِلٍ بِالْكِتَابِ السُّنَّةُ لَا يَسْتَطِيعُ بِنَفْسِهِ التَّتَبُّعَ وَ

کہ جو محض کتاب اور سنت کو نہیں جانتا تو وہ بذات خود تتبع اور

لَا الْإِسْتِنبَاطَ فَكَانَ وَظِيفَتُهُ أَنْ يَسْأَلَ فِيهَا مَا حَكَى رَسُولُ

استنباط کی استطاعت نہیں لہذا اس کی اور کیا ہے وظیفہ ہے کہ فقہ سے پوچھ لے کہ رسول اللہ

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمُ فِیْ مَسْئَلَةٍ كَذًا وَكَذَا فَاِذَا

تیسرا سوال علیہ وسلم نے ثلاثی ثلاثی مسئلہ میں کیا حکم فرمایا ہے جب فقہ

اُخْبَرَتْ بِعَیْنِ سَوَاءٍ كَانَ مَا خُذَ مِنْ صَرِيحٍ نَصٍّ وَمُسْتَنْبَاطٍ

بنیادی تو اسکا اتباع کری برابر ہے کہ صریح نص سے لیا ہو یا اوستی استنباط کیا ہو

اَوْ مُقَيِّسًا عَلَی الْمَنْصُوصِ فَكُلُّ ذٰلِكَ رَاجِعٌ اِلَى الرَّوَايَةِ عَنْهُ

یا منصوص پر قیاس کیا ہو یہ سب صورتیں حضرت صلعم کے روایت کی طریت

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمُ وَلَوْ دَلَالَةً وَهٰذَا قَدْ اتَّفَقَتْ

رجوع کرتے ہیں اگرچہ دلالت ہو اسے صحت پر تو تمام

الْاِمَّةُ عَلٰی صِحَّتِهِ قَرَنًا بَعْدَ قَرْنٍ بَلْ لَا مَمَّ كُلُّهَا اتَّفَقَتْ عَلٰی

امت کا ہر طبقہ میں اتفاق ہے بلکہ اور تمام ائمہ نے اپنے اپنے شرائع میں

مِثْلِهِ فِی شَرَائِعِهِمْ وَاَمَّا رَأْيُ هٰذَا التَّقْلِيدِ اِنْ يَكُوْنُ عَمَلُهُ

ایسی صورت پر متفق ہیں اور اس تقلید کا نشان یہ ہے کہ اسکا عمل

يَقُوْلُ الْمُجْتَهِدُ كَمَا شَرُوطُ يَكُوْنُ سَوَافِقًا لِلْسَّنَةِ فَلَا يَزَالُ

مجتہد کے قول پر مثال شرط کی ہے کہ سنہ کے موافق ہو سو ہمیشہ جہان تک ہو سکے

مَنْحَصًا عَنِ السَّنَةِ يَقْدَرُ اِلَّا مَكَانَ خَمْتِي ظَهَرَ حَرْبٌ يُّجَالِفُ

سنت کی تلاش میں ہے ہر جہاں ایسی حدیث مجاہدی کہ اس قول کے مخالف ہو

قَوْلُهُ هٰذَا اخَذَ بِاَلْحَدِيثِ وَلِیْهِ اَشَارَ الْاِمَّةُ قَالَ الشَّافِعِيُّ

تو حدیث پر عمل کری اور ائمہ نے یہی اشارہ کیا ہے امام شافعی کہتے ہیں

اِذَا خَلَفَ الْحَدِيثُ فَهُوَ مَذْهَبِي وَاِذَا رَآیْتُ سَمَّ كَلَامِي يُّجَالِفُ

جب حدیث صحیح ہو جاوی تو میرا مذہب وہ ہی ہے اور جب تم میری کلام کو دیکھو

الْحَدِيثُ فَاَعْمَلُوْا بِاَلْحَدِيثِ وَاصْرُفُوْا كَلَامِي اِلَى الْحَائِطِ وَقَالَ مَالِكٌ

کہ حدیث کے خلاف ہے تو حدیث پر عمل کرو اور میرا کلام دیوار پر چسپاں دو اور اہم مالک کا قول ہے

مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَمَا حُوتُ مِنْ كَلَامِهِ وَفَرَدُودٌ عَلَيْهِ الرَّسُولُ

سو اپنے کلام سے ماخوذ ہوگا اور اوپر اس کا کلام رو کیا جاوے گا

لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَبُو حَنِيْفَةَ لَا يَسْبَعُ

سوا ہی رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ جو شخص

مِنْ لَمْ يَعْرِفْ حَيْلِي أَنْ يُفْتِيَ بِكَلَامِي وَقَالَ أَحْمَدُ لَأُقْلِدَنِي

میری دلیل سی راقبت نہ تو اس سے راوا نہیں کہ میری کلام کا فتویٰ دیوگی اور امام احمد کہتے ہیں کہ میری تقلید کرنا

وَلَا تُقِلِّدَنَّ مَا لَكَ وَلَا غَيْرَهُ وَخَذَ الْأَحْكَامَ مِنْ جَيْتَا خَذَا

اور نہ مالک کے تقلید کرنا اور نہ کسی اور احکام وہاں سے لے یہاں سے انہوں نے لیا ہے

مِنْ الْكِتَابِ السَّنَةِ الْوَجْهَ الثَّانِي أَنْ يُظَنَّ بِفَقِيهِ أَنَّهُ بَلَّغَ

کتاب اور سنت سے اور دوسرے قسم یہ ہے کہ کسی فقیہ کے حق میں یہ گمان کرے کہ یہ

الْغَايَةَ الْقَصْوَى فَلَا يُمْكِنُ أَنْ يَحْطِيَ فَمَا بَلَغَهُ حَدِيثُ

غایت درجہ کو پہنچا ہے سو مجاہد نہیں کہ یہ خطا کری چہر جب اس سے تقلید نہ

صَحِيحٌ صَرِيحٌ خَالَفَ مَقَالَتَهُ لَمْ يَزَلْهُ أَوْضَنَ أَنَّهُ لَمْ يَقْلِدْهُ

صحیح کیسے حدیث غلطی کے قول کے خلاف ہو تو قول کو چھوڑی یا خیال کری جب تک اس سے تقلید ہوگی

كَفَّهِ اللَّهُ بِمَقَالَةٍ وَكَانَ كَالسَّفِيهِ الْحُجْرَ عَلَيْهِ فَإِنْ بَلَغَهُ

تو میری حق میں اللہ کا حکم اسی کا قول ہے اور یہ تقلید ایسا ہے جیسے بیوقوف منوعہ انصراف چہر اگر اس کو

حَدِيثٌ وَاسْتَيْقَنَ بِصِحَّتِهِ لَمْ يَقْبَلْهُ لَكُنْ زَمَنُهُ مَشْغُولٌ

حدیث ملجاوی اور صحت کا یقین ہی کرے تو بھی مانے کیونکہ اس کا ذمہ

بِالتَّقْلِيدِ هَذَا اِعْتِقَادُ فَايِدٍ وَقَوْلُ كَاسِدٍ لَيْسَ لَهُ شَاهِدٌ

تقلید میں یہ گواہی ہے یہ اعتقاد فاید ہے اور مولیٰ بات اس کا کوئی شاہد نہیں ہے

مِنْ الثَّقَلِ وَالْعَقْلِ وَمَا كَانَ أَحَدٌ مِنَ الْقُرُونِ السَّابِقَةِ

ثقل اور عقل اور طبقات سابقہ میں سے کوئی نہ تھا

يَفْعَلُ ذَلِكَ وَقَدْ كَذَبَ فِي طَبْعِهِ مِنْ لَيْسَ بِمَعْصُومٍ مِّنْ

کریا کرتا ہو اور اپنے گمان کا ذوب میں خطائے غیر معصوم کو

الْخَطَاءِ مَعْصُومًا حَقِيقَةً أَوْ مَعْصُومًا فِي حَقِّ الْعَمَلِ يَقُولُهُ وَفِي

حقیقہ معصوم یا اس کے قول پر عمل کرنا معصوم نہیں لایا ہے اور اس کے

ظَنِّهِ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى كَفَرَهُ يَقُولُهُ وَأَنَّ ذِمَّتَهُ مَشْغُولَةٌ بِتَقْلِيدِهِ

گمان میں یہ ہے کہ اللہ کا حکم اسی کا قول ہے اور ایک ذمہ اسی تقلید میں لگ ہوا ہے

وَفِي مِثْلِهِ نَزَلَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَإِنَّا عَلَىٰ أَثَارِهِمْ مُقْتَدُونَ وَهَلْ كَانَ

ایسے ہی کے حق میں یہ بات انہی ہے اور ہم تو ان کے نشان کے پیرو میں اور کیا عمل سابقہ کر

تَحْرِيفَاتٍ لِّلْإِلَّهِ السَّابِقَةِ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مُسْتَلْةً اخْتَلَفُوا

تحریفات اسی وجہ کے تین تین مسئلہ روایات

فِي الْفَتْوَى بِالرَّوَايَاتِ لِشَاذَّةٍ فِي خَزَائِنِ الرَّوَايَاتِ فِي السَّرَاجَةِ

شاذ و متروک پر فتویٰ دینی میں اختلاف کیا ہے خزانہ الروایات میں سراجہ میں سے ہر

تَمَّ الْفَتْوَى عَلَى الْإِطْلَاقِ عَلَى قَوْلِ ابْنِ حَنِيفَةَ تَمَّ يَقُولُ أَبِي

پہر سے الاطلاق فتوے امام ابو حنیفہ کے قول پر ہے پھر امام

يُوسُفُ تَمَّ يَقُولُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الشَّيْبَانِيُّ تَمَّ يَقُولُ زُفَرِ بْنِ

ابو یوسف کے قول پر پھر محمد بن الحسن شیبانی کے قول پر پھر امام زفر بن

هَزَبِيلٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ زِيَادٍ وَقِيلَ إِذَا كَانَ أَبُو حَنِيفَةَ فِي

ہزبیل اور حسن بن زیاد کے قول پر اور کوئی کہتا ہے اگر امام ابو حنیفہ

جَانِبٌ وَمُصَاحِبَاهُ فِي جَانِبِ الْمَفْتِي بِالْخِيَارِ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ إِذَا

ایک طرف ہوں اور دوسرا کو ایک طرف مفتی کو اختیار ہے اور اول بات اصح ہے اگر

إِذَا لَمْ يَكُنِ الْمَفْتِي مُجْتَهِدًا لِأَنَّهُ كَانَ أَعْلَمَ زَمَانِهِ حَتَّىٰ قَالَ

مفتی مجتہد نہ ہو تو نہ ابو حنیفہ اپنے زمانہ کے اعلم تھے یہاں تک کہ

الشَّافِعِيُّ النَّاسُ كُلُّهُمْ عِيَالٌ يُخَيِّفُهُ فِي الْفَقْهِ فِي الْمَضَرَّاتِ

امام شافعی رحمہ اللہ کے ہاں تمام فقہاء فقہ میں امام ابو حنیفہ کے عیال میں مضمرات میں ہے

وَقِيلَ إِذَا كَانَ أَبُو حَنِيفَةَ فِي جَانِبِ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَهُوَ فِي جَانِبِ

اور کوئی کہتا ہے اگر امام ابو حنیفہ ایک طرف ہوں اور امام ابو یوسف اور امام محمد ایک طرف

فَالْفَقِيَّةُ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ أَخَذَ بِقَوْلِهِ وَإِنْ شَاءَ أَخَذَ بِقَوْلِهَا

تو فقہ کو اختیار ہے چاہے ابو حنیفہ کا قول اختیار کرے اور اگر چاہے اُن دونوں کا قول

وَإِنْ كَانَ أَحَدُهُمَا مَعَ ابْنِ حَنِيفَةَ يَأْخُذُ بِقَوْلِهَا الْبَتَّةَ إِلَّا إِذَا

اور اگر اُن دونوں میں سے کوئی سا ابو حنیفہ کے ساتھ ہو تو قطعا اُن دونوں کا قول اختیار کرے مگر اگر

اصْطَلَحَ الْمَشَاحِيظُ أَخَذَ بِقَوْلِكَ الْوَاحِدِ فَيَتَّبِعُ اصْطِلَاحَهُمْ

اگر مشایخ نے اصطلاح کے قول میں مصلحت پڑا رکھی ہو تو وہی مصلحت کا مانع ہو جادے

كَمَا اخْتَارَ الْفَقِيهُ أَبُو الْوَلِيدٍ قَوْلَ زُفَرٍ فِي قَعُودِ الْمَرِيضِ لِلصَّلَاةِ

جیسا فقہ ابو الولید نے امام زفر کے قول کو مریض کو نماز کو واسطے چھٹائی میں اختیار کر رکھا ہے

لَنَّهُ يَقْعُدُ كَمَا يَقْعُدُ الْمَصْدَرُ فِي الشَّهَادَةِ لِأَنَّهُ أَيْسَرُ عَلَى الْمَرِيضِ

کہ مریض اس طرح بیٹھتا ہے جیسے مصدر فقہ میں بیٹھتا ہے اس لیے کہ مریض پر آسان ہے

وَإِنْ كَانَ قَوْلُ أَصْحَابِنَا أَنْ يَقْعُدَ الْمَرِيضُ فِي حَالِ الْقِيَامِ مَعَهُ

اگرچہ ہماری صحاب کا یہ قول ہے کہ مریض قیام کے حالت میں نہ بیٹھتا

أَوْ مُحْتِمَالًا لِيَكُونَ فَرْقًا بَيْنَ الْقَعْدَةِ وَالْقَعُودِ الَّذِي هُوَ فِي حُكْمِ

یا محتمل تاکر یہ فرقہ اور قعود میں جو کہ قیام کے حکم میں ہے

الْقِيَامِ وَلَكِنْ هَذَا لَيْسَ عَلَى الْمَرِيضِ لِأَنَّهُ لَمْ يَتَعَوَّدْ هَذَا الْقَعُودَ

فرق یہی لیکن یہ طرز مریض پر دشوار ہوتا ہے کیونکہ اس طرز کے بیٹھنے کی عادت نہیں ہے

وَكَذَلِكَ اخْتَارَ وَاتَّضَمَّنِ السَّاعِي إِذَا سَعَى إِلَى السُّلْطَانِ يُغَيِّرُ

اور اسی ہی طرح نے چلنے پر رضامندان اختیار کر رکھا ہے جب کہ بلا اجازت سلطان چلے غری کرے

وَقِيلَ إِذَا كَانَ أَبُو حَنِيفَةَ فِي جَانِبِ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَهُوَ فِي جَانِبِ

اذن وهذا قول رفر سد الباب لسعاية وان كان قول

اور یہ امام زفر کا قول ہے تاکہ غیل خوری کا باب بند ہو جاوے اگر ہجری اصحاب کا یہ قول ہے

اصحابنا لا يحب لقمان لانه لم يتلف عليه مالا ويجوز المشايخ

کے سامعی پر لقمان نہیں آتا کیونکہ اس کی کچھ مال تلف نہیں کر دیا اور مشایخ کو جائز ہے

ان يأخذوا بقول واحد من اصحابنا عملاً لمصلحة الزمان

کے ہماری اصحاب میں سے کسی ایک کا قول زمانہ کی مصلحت پر عمل کرنا اختیار کر لینا فیس کے

في القنية في باب ما يتعلق بالمفتي من التوارد قال وللقنوي

باب ما يتعلق بالمفتي میں نو اور سی ہے کہتا ہے اور فتویٰ ادن مسائل میں

فما يتعلق بالقضاء على قول أبي يوسف لزيادة خبره وفي

جو قضائے متعلق میں ابو یوسف کے قول پر ہے کیونکہ اس کا تجربہ زیادہ تھا اور

المضمرات ولا يجوز للمفتي بعض الاقوال الممحوكة

مضمرات میں ہے اولیٰ کو یہ جاننا نہیں کہ بعض اقوال مٹا دیں مٹو کر پر منفعت کے واسطے

لجرح منفعته لان ضرر ذلك في الدنيا والاخرة اتم واعظم

فتویٰ میں ہوسے کیونکہ اس کا ضرر دنیا اور آخرت میں کمال اور شامل ہے

بل يختار اقاويل المشايخ واختيارهم يقتدى بسيرة السلف

بلکہ مشایخ کے اقوال اور ان کی مختارات کو اختیار کریں اور سلف کے حالات کی پیروی کریں

ويكتفى باحراز الفضيلة والشرف في لقنية في كتاب ادب

اور فضیلت اور شرف حاصل کرنے پر انکشاف کریں قنہ کے کتاب ادب

القاضي في باب مسائل متفرقة في مسألة المسائل التي

القاضی کے باب مسائل متفرقہ میں ہے مسئلہ جو مسائل کے

يتعلق بالقضاء والفتوى فيما على قول أبي يوسف لانه

کے قضائے متعلق میں ابو یوسف کے قول پر ہے کیونکہ ابو یوسف کو

حَصَلَ لَهُ زِيَادَةٌ عَلَيْهِ بِالتَّجَرُّبَةِ وَفِي عُمْدَةِ الْأَحْكَامِ مِنْ كَشْفِ

تجربہ کا علم بہت زیادہ حاصل تھا کشف البردوی میں سی عمدۃ الاحکام میں ہے

الْبُرْدَوِيُّ لَيْسَتْ حُجَّتُ الْمَفْتِي الْأَخْذُ بِالرَّخْصِ تَبَسُّرًا عَلَا

مفتی کو مستحب ہے کہ رخصتوں کو اختیار کری تاکہ عوام پر آسانی ہو

الْعَوَامُّ مِثْلُ التَّوَصُّيْ بِمَاءِ الْحَمَامِ وَالصَّلَاةُ فِي الْأَمَاكِنِ

جیسے حمام کے پانی سی وضو کرنا اور ہاگ مکانوں میں جہاں

الظَّاهِرَةُ بِدُونِ الْمَصْلَاحَةِ وَعَدَمُ الْأَخْذِ بِرَأْيِ الشَّوَارِعِ

جائزہ کے نماز ادا کرنے اور سڑکوں کی ٹیگھڑ سے جس کا یہ میں

فِي مَوْضِعٍ حَكْمًا أَبْطَارَتْ فِيهَا وَلَا يَلِيقُ ذَلِكَ بِأَهْلِ الْعَزَلَةِ

طہارت کا طریقہ جو اعتراض نہ کرنا اور یہ کہ آسانی اہل عزلت کو لایق نہیں ہے

بَلْ الْأَخْذُ بِالْأَخْطِاطِ وَالْعَمَلُ بِالْعَزْمَةِ أَوْلَى بِهِمْ وَفِي الْقُنْيَةِ

بلکہ ان کو احتیاط اختیار کرنا اور عزمیت پر عمل کرنا اولیٰ ہے اور قنیت میں ہے

لَتَسْبِيحٌ لِلْقِيَةِ أَنْ يَقْتِي النَّاسُ بِمَا هُوَ أَسْهَلُ عَلَيْهِمْ

پھر تسبیح کو چاہیے کہ لوگوں کو وہی فتویٰ دیوی جو ان پر آسان ہو

كَذَلِكَ الْبُرْدَوِيُّ فِي تَرْجُومَةِ الْجَامِعِ الصَّغِيرِ لِلْمَفْتِي أَنْ

ایسا ہی بردوی فی جامع صغیر کے شرح میں تو لکھا ہے کہ مفتی کو چاہیے کہ

يَأْخُذَ بِالْأَيْسَرِ فِي حَقِّ غَيْرِهِ خُصُوصًا فِي حَقِّ الضَّعْفَاءِ لِقَوْلِهِ

ممبر کے حق میں آسان کو اختیار کری علی الخصوص ناتوان کے حق میں کیونکہ

عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَمَا فِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَمَعَاذِ

رسول صلعم نے ابو موسیٰ اشعری اور معاذ کو

حِينَ بَعَثَهُمَا إِلَى الْيَمَنِ يَسِيرًا وَلَا تَعْسِيرًا وَفِي عُمْدَةِ الْأَحْكَامِ

میں کی طرف بھیجی ہوئی فرمایا تھا آسانی کرنا تنگ نہ کرنا اور عمدۃ الاحکام کے

فِي كِتَابِ لِكْرَاهِيَّةِ سُورَةِ الْحَبَابِ الْخَزِيرِ نَجَسٌ خِلَافًا

کتاب اگر اسیتہ میں ہے کھتے اور سور کا جو ناسخ ہے بخلاف

مِلَالِكٍ وَغَيْرِهِ وَلَوْ أَفْتَى بِقَوْلِكَ جَازٍ وَفِي لَقْنِيهِ فَقِيهٌ

الملک وغیرہ کے اور اگر الملک کی قول پر فتوی دیدی تو جائز ہے فقہ میں ہے ایک فقہ ہے

يَقْنِي عَدْلُهُ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ يَزُوقُ لِلزَّوْجِ الْأَوَّلِ

کہ سعید بن المسیب کے نسب پر فتوی دیا ہے اور مطلقہ ثلاثہ کا نکاح زوج اول سے کر دیتا ہے

بَقِيَتْ مُطْلَقَةٌ ثَلَاثٍ تَطْلُقَاتٍ كَمَا كَانَ وَيُعْزَّرُ الْفَقِيهَ

تو وہ مطلقہ ثلاثہ ویسی کی ویسی مطلقہ رہیں اور فقہ کو تعزیر دیا دیکھی

وَفَقِيهٌ يَحْتَمِلُ فِي الطَّلَاقِ الثَّلَاثِ وَيَأْخُذُ الرَّشْدَ بِذَلِكَ

اور ایک فقہ ہے کہ بین طلاق قولین حیلہ کرتا ہے اس میں اور رشوت لیتا ہے

وَيَرْجُو جَهَنَّمَ لِأَوَّلِ دُخُولِ الثَّانِي هَلْ يَصِحُّ النِّكَاحُ وَمَا

اور اس معرست کا نکاح بدو نخل زوج ثانی کے زوج اول سے کر دیتا ہے آیا یہ نکاح صحیح ہو جائیگا اور ایسا

جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ قَالُوا يَسُودُ وَيُعَدُّ فِي لِقَاءِ الْأَعْمَالِ

کہ کوئی ایسی کیا سزا ہے سب فی جواب دیا شدہ کالاکرے کالایا جاوی فتاوی اعتمادیہ میں

مِنْ الْفَتَاوَى لِمَنْ قَدْ دَخَلَ أَنْ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ رَجَعَ عَنْ

فتاوی عمر قندی ہی منقول ہے کہ سعید بن المسیب نے اپنے اس قول سے

قَوْلُهُ أَنْ دُخُولَ الْحِلِّ لَيْسَ نِشْطًا فِي التَّحْلِيلِ فَلَوْ قَضَى بِهِ فَافْزَ

کہ عمر کے حلال ہونے میں حلال کا دخول شرط نہیں ہے پس اگر خاموشی یہہ ہی حکم دیومی

لَا يَفْزُقُ قَضَاءً وَلَا يَحْكُمُ بِهِ فَقِيهٌ لَا يَصِحُّ وَيُعْزَّرُ الْفَقِيهَ

تو اس کا حکم جاری نہیں ہوگا اور اگر کوئی فقہ حکم دیومی کو صحیح نہیں ہوگا اور فقہ کو تعزیر دیا دیکھی

وَفِي التَّحْقِيقِ شَرْحُ الْمُنْهَاجِ نَقْلُ الْغَرَالِ فِي الْأَجْمَاعِ عَلَى الْخَيْرِ

اور تحققیق کی شرح میں ہے کہ غزالی نے اجماع نقل کیا ہے

الْمُقْلِدِينَ قَوْلَ إِمَامِهِ أَيْ عَلَى جِهَةِ الْبَدَلِ لَا الْجَمْعِ إِذَا

کہ مقلد کو اپنی امام کے دو قول میں اختیار ہے یعنی بطور بدل کے اختیار ہے بطور جمع کے نہیں بلکہ وقت میں

لَمْ يَظْهَرْ تَرْجِيْهُ أَحَدِهِمَا وَكَانَهُ أَرَادَ إِجْمَاعَ أُمَّةٍ مَذْهَبِهِ

کہ کسی ایک قول کی ترجیح نہ ظاہر ہو اور شاید کہ اس مذہب کے ائمہ کا اجماع مراد ہے

كَيْفَ وَمَقْضُؤُهُ هِينَا كَمَا قَالَ السَّبْكَى مُنْعَ ذَلِكَ فِي الْقَضَاءِ

کیونکہ یہ ہے مراد ہو مالک ہمارے مذہب کا مقضا چنانچہ سبکے کہتا ہے قضاء

وَالْإِفْتَاءُ دُونَ الْعَمَلِ لِنَفْسِهِ وَبِهِ يَجْمَعُ بَيْنَ قَوْلِ مَا وَرَدَ

اور افتاء میں نہ مانع کرتا ہے اپنی حق میں عمل کرنا ممنوع نہیں ہے اور اسی ہی ماورد کے قول میں جو وقت ہو جاتی ہے

يُجُوزُ عِنْدَ أَنْتَصَرَهُ النُّعْرَانِ كَمَا يُجُوزُ لِمَنْ أَدَّاهُ اجْتِهَادُهُ

کہ چاروں نزدیک جائز ہے اور عزالی نے اس کے مدعی ہے جیسے اس شخص کو کہ اس کا اجتہاد قبلہ کی جہت میں

إِلَى تَسَاوِي جِهَتَيْنِ أَنْ يُصَلِّيَ إِلَى أَيِّهَا شَاءَ إِجْمَاعًا وَقَوْلُ

دو طرف مساوات پیدا کرئی اختیار ہے کہ بالاجماع دو طرف میں سے جہر چاہے نماز پڑھے اور

الْإِمَامُ يَمْتَنِعُ إِنَّكَ نَافِي مُحْكَمِينَ مُتَضَادِّينَ كَأَيِّ جَابٍ وَ

اور امام کا قول یہ ہے کہ اختیار نہیں ہے جس صورت میں کہ وہ دو قول دو حکم متضاد یعنی مخالف میں ہوں

تَحْرِيمٌ بِخِلَافِ جُوزٍ خَصَالِ الْفَقَارَةِ وَاجْرَى لِسَبْكَ ذَلِكَ

یہ وجہ درجست بخلاف مثل اشام کفارہ کے اور سبکے نے یہ بھی جاری کر دیا ہے

وَيَتَّبِعُوهُ فِي الْعَمَلِ بِخِلَافِ الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ أَيْ مِمَّا عَمِلَتْ

اور لوگ بخلاف مذاہب اربعہ نے عمل کر نہیں اور سبکے تابع ہو گئے ہیں اور اس مسئلہ میں

نَسَبُهُ لِمَنْ يُجُوزُ تَقْلِيدُهُ وَجَمِيعُ شُرُوطِهِ عِنْدَهُ وَحُمِلَ عَلَى

کہ اس کی نسبت ایسی مجتہد کی طرف جبکہ تقلید جائز ہو وہی اور نہ بناؤ کی شرطیں و سلی باس جمہور میں عمل میں ہی ہوا

ذَلِكَ قَوْلُ ابْنِ الصَّلَاحِ لَا يُجُوزُ تَقْلِيدُ غَيْرِ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ

ابن الصلاح کے یہ قول کہ مجز چاروں امام کے سبکے تقلید جائز نہیں ہے

أَيُّ فِي قَضَاءٍ وَلَا فِتَاءٍ وَمَحَلُّ ذَلِكَ وَغَيْرُهُ مِنْ صُورِ التَّقْلِيدِ

یعنی قضا اور افتاء میں ایسی پر محمول ہوا ہی اور اسکا اور اسکا غیر کا عمل تقلید کے صدر تو نہیں جیتا ہے

مَا كَمْ يَتَّبِعُ الرَّحْصَ بِحَيْثُ تَحُلُّ رِبْقَةُ التَّقْلِيدِ عَنْ عُنُقِهِ

کہ رخصتو نما متلاسمی ہنو یہاں تک کہ تقلید کے رستی او سکی گردن سی کھل جاوی

وَالْإِثْمُ بِهِ بَلْقِيلٌ فَسَقٌ وَهُوَ وَجْهِ قِيلٍ وَمَحَلُّ ضَعْفِهِ أَنْ

اور ثمن تو اس سے کنگہ ہو دیکھا بلکہ کوئی کہتا ہی فاسق ہو دیکھا اور یہ ہم ہی قوی ہی اور کوئی کہتا ہی ضعیف کا محل یہ ہے

يَتَّبِعُهَا مَنْ الْمَذَاهِبِ الْمُدَّوْنَةِ وَالْإِلَافِ سِقَ قَطْعًا اِلْتِمَاسًا

کہ مذہب مدونہ میں سی رخصتو نما متلاسمی ہو اور ثمن تو یقیناً فاسق ہو کا ٹھنڈ کا قول تمام ہوا

فَصُلُّ فِي لُغَامِي اَعْلَمُ أَنَّ الْعَامِيَ الصَّرْفُ لَيْسَ لَهُ مَذْهَبٌ

فصل عامی کے حال میں سمجھ لے کہ نری عامی کا کوئی مذہب نہیں ہے

وَأَنَّهُمَا مَذْهَبُهُ فَتَوَى الْفِتَى فِي الْبَحْرِ السَّرَائِقِ كَوَاجِئِهِ أَوْ اِغْتَابَ

اور اسکا مذہب تو یہ ہے مفتی کا فتویٰ ہے بحر الرائق میں ہے اگر غیبیہ لگا ائی یا طیبیت کی

فَضْلًا تَهْ يَفْطُرُهُ لَمْ يَكْمَلْ اِنْ لَمْ يَسْتَفْتِ فَقِيهًا وَلَا يَلْغَاهُ

اور گمان کیا کہ روزہ کوئی کیا پھر کہا یا تو اگر اوسنے کسی فقیہ سے نہیں پوچھا اور نہ اوسکو

لَا يَخْبَرُ فَعَلِيهِ الْكَفَّارَةُ لَا تَهْ مَجْرَدٌ جَهْلٌ وَأَنَّهُ لَيْسَ بَعْدُ فِي

حدیث پہنچے تو اوپر کفارہ ہے اسو اعلیٰ کہ یہ جہالت ہے جہالت ہے اور دار الاسلام میں جہالت

دَارُ الْإِسْلَامِ وَإِنْ اسْتَفْتَى فَيُفْتَى بِمَا لَا يَلْغَاهُ وَلَا يَكْمَلُ

دار میں نہیں ہے اور اگر کسی فقیہ سے پوچھ لیا اور اوسنے فتویٰ دیدیا تو اوپر کفارہ نہیں ہے کیونکہ

الْعَامِيُّ يَحِبُّ عَلَيْهِ تَقْلِيدُ الْعَالِمِ إِذَا كَانَ يَتَّكِلُ عَلَى فَتْوَاهُ

عامی یہ عالم ہی کی تقلید واجب ہو کہ جس صورت میں کہ وہ عامی و مسلح عالم کے فتویٰ پر اعتماد کرنا ہو

فَكَانَ مَعْدُورًا فِيمَا صَنَعَ وَإِنْ كَانَ الْمَفْتَى مُخْطِئًا فِيمَا أَفْتَى وَإِنْ

تو یہ عامی ہی کا زمین معذور ہوا اگرچہ مفتی فتویٰ دینی میں خطا مار ہو اور اگر

لَمْ يَسْتَفْتِ لَكِنَّهُ بَلَغَهُ الْخَبْرُ وَقَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

اور اس غامی نے پوچھا تو نہیں پڑا کہ یہ حدیث حضرت صلعم کے علی

وَسَلَّمَ أَفْطَرَ الْحَاجِمِ وَالْمُحْجِمِ وَقَوْلُهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

کہ حاجم اور محجوم کا روزہ جاتا رہتا ہے اور حضرت صلعم کے یہ حدیث

الْغَيْبَةِ نَفْطُ الصَّائِمِ وَلَمْ يَعْرِفِ النَّبِيُّ وَلَا تَأْوِيلُهُ لَا كُفَّارَةَ

کہ غیبت روزہ دار کا روزہ توڑ دیتی ہے اور وہ نسخ کو جانتا نہیں اور نہ اس کے تاویل جانتا ہی طریق کے نزدیک

عَلَيْهِ عِنْدَهُمْ لِأَنَّهُ ظَاهِرُ الْحَدِيثِ وَلِجِبِّ الْعَمَلِ بِهِ خِلَافًا

اور سپر کفارہ نہیں ہے کیونکہ ظاہر حدیث واجب عمل ہے

لَا لِيُيُوسِفَ لِأَنَّهُ لَيْسَ لِلْعَامِيِّ الْعَمَلُ بِالْحَدِيثِ لَعَدَمِ عَلَيْهِ

ابو یوسف کے خلاف ہے اس لیے کہ عامی کو حدیث پر عمل کرنا نہیں چاہیے کیونکہ عامی

بِالنَّاسِ وَلِأَنَّهُ لَا يَسْمَعُ لِرَأْيِهِ وَلَا يَسْمَعُ لِرَأْيِ الْغَائِبِ وَلَا يَسْمَعُ لِرَأْيِ الْغَائِبِ

ناسخ اور منسوخ کو نہیں جانتا اور اگر عورت کو چھو یا شہوت سی اور کا بوسہ لیا یا زنا

فَظَنَّ أَنَّ ذَلِكَ نَفْطَرْتُمْ أَفْطَرَ عَلَيْهِ الْكُفَّارَةَ إِلَّا إِذَا اسْتَفْتَى

اور گمان کیا کہ اس سے روزہ جاتا رہا پھر افطار کر دیا تو اوپر کفارہ ہے بمان اگر

فَقِيهًا فَافْتَأَى بِالْفِطْرِ أَوْ بَلَغَهُ خَبْرُ فَيْهِ وَلَوْ نَوَى الصَّوْمَ

کے فقیہ سے پوچھ لیا اور وہ افطار کا فتویٰ دیا یا اس کو اس باب میں خبر لجا دئی اور اگر زوال سے

قَبْلَ الزَّوَالِ ثُمَّ أَفْطَرَ لَمْ يَلْزَمْهُ الْكُفَّارَةُ عِنْدَ إِسْحَافَةِ

پہلے روزہ کے نیت کی پھر توڑ دیا تو اہم ابو حنیفہ کے نزدیک اوپر کفارہ لازم نہیں ہے

خِلَافًا لِمَا كَذَّبَ فِي الْحَيْطِ وَقَدْ عَلِمَ مِنْ هَذَا أَنَّ مَذْهَبَ

صحابین کے برخلاف یہ محیط میں ہے اور اس سے خوب معلوم ہو گیا کہ غامی کا مذہب

الْعَازِ بِفَتْوَى مَفِيهِ وَفِيهِ أَيْضًا فِي بَابِ قَضَاءِ الْفَوَائِتِ

صفحہ کا فتویٰ ہے اور اسی میں باب قضاء الفوائت میں

۱۱
مذہب غامی

عَنْ قَوْلِهِ وَيَسْقُطُ لِضَيْقِ الْوَقْتِ النَّسِيَانُ إِنَّكَ عَامِيًّا

اس قول کے پاس اور وقت کی تنگی سے اور بول جاتی سی ساقط ہوجاتی ہی نہیں ہی اگر عامی ہے

لَيْسَ لَهُ مَذْهَبٌ مُعَيَّنٌ وَمَذْهَبُهُ فَتْوَى مُفْتِيهِ كَمَا صَرَّحُوا

تو اسکو کوئی مذہب معین نہیں ہی پس اسکا مذہب بھی کا فتویٰ ہی چاہیچہ اسکی سب فی تصریح کر دی ہے

بِهِ فَإِنْ أَفْتَى حَتَّىٰ أَعَادَ الْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَإِنْ أَفْتَاهُ شَافِعِيٌّ

پس اگر حتیٰ قی فتویٰ دیا تو عصر اور مغرب دونوں کو دہرا دی اور اگر شافعی فی فتویٰ دیا

فَلَا يُعِيدُهُمَا وَلَا عِدَّةَ بَرٍّ لَهُ وَإِنْ لَمْ يَسْتَفْتِ حَدًّا وَصَادَ

تو دونوں کو نہ دہرا دی اور اسکی رائی کا کچھ اعتبار نہیں ہے اور اگر کسی ہی بھی نہ پوچھا

الصَّحَّةَ عَلَىٰ مَذْهَبٍ مُّجْتَمِعٍ أَجْزَاءُ وَلَا إِعَادَةَ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ

اور کسی مجتہد کی مذہب کے موافق صحیح ہوا تو اسکو کافی ہی اور اس پر اعادہ نہیں ہی تمام ہوا

وَفِي شَرْحِ مِنْهَا جَرِّ الْبَيْضِ وَوَيُؤَيِّنُ إِمَامًا لِّلْكَامِلِيَّةِ فَإِذَا

اور بیضاوی کی منہاج کی شرح امام کاملیہ کی تصنیف میں یہ ہے اگر

وَقَعَتْ لِعَامِيٍّ حَادِثَةٌ فَاسْتَفْتَىٰ فِيهَا مُجْتَمِعًا وَعَمَلٌ فِيهِ

کسے عامی کو کوئی حادثہ میں آدی اور اسی اور طاعت میں کسی بہت سی فتویٰ پوچھا اور اسی مجتہد کے

يَفْتَوِيَنَّ ذَلِكَ الْمُجْتَمِعُ فَلَيْسَ لَهُ الرَّجُوعُ عَنْهُ إِلَىٰ فَتْوَىٰ غَيْرِهِ

فتویٰ پر عمل کر لیا تو اسکو اس فتویٰ ہی اور کے فتویٰ کی طرف

فِي تِلْكَ الْحَادِثَةِ لِعَيْنِهِ أَبَا الْإِخْمَاعِ كَمَا نَقَلَهُ ابْنُ الْحَاجِبِ

اسی حادثہ میں رجوع کرنا بالاجماع جائز نہیں ہی چاہیچہ اسکو ابن الحاجب و حیرہ فی

غَيْرِهِ وَفِي جَمْعِ الْجَوَامِعِ الْخِلَافُ فِيهِ وَإِنَّكَ قَبْلَ الْعَمَلِ فَقَالَ

نقل کیا ہے اور جمع الجوامع میں ہے اس میں خلاف ہی اور اگر پیش از عمل رجوع ہو

التَّوَوُّيُّ الْمُخْتَارُ مَا نَقَلَهُ الْحَافِي عِدَّةُ الْأَمَانِ لَكِنَّ

نودی کہنا ہی مختارہ ہی ہی جو طے نہیں ہے نقل کیا ہے کہ اگر دامن دوسرا

هَذَا مِفْتَاحُ آخِرِ لَزْمَةٍ بِمَجَرَّدِ قَوْلِهِ وَإِنْ لَمْ تَسْكُنْ نَفْسَهُ

مفصلتہ ہو تو اوپر فتویٰ دینی ہی عمل لازم ہو جائیگا اگرچہ اسکی خاطر جمع نہ ہو

وَإِنْ كَانَ هُنَاكَ آخِرُ لَزْمَةٍ بِمَجَرَّدِ إِفْتَائِهِ إِذْ لَهُ أَنْ يُسْأَلَ

اور اگر وہاں اور ہی مفتی ہو تو اوپر فتویٰ دینی ہی عمل لازم نہیں آتا اسلیے کہ اسکو اختیار ہے کہ اور سی پوچھی

غَيْرُهُ وَجَبَتْ فَقَدْ خَالَفَهُ فَيَحْتَمِلُ فِيهِ الْخِلَافُ فِي اخْتِلَافِ

اور اب شاہد کہ ہر دو اسکی مخالف ہوئی ہیں اسلئے خلاف ہو گیا اختلاف

الْمُفْتَيْنِ أَمَّا إِذَا وَقَعَتْ لَهُ حَادِثَةٌ غَيْرُ ذَلِكَ فَلَا حُجَّتَ أَنْ

المفتیین میں سے اگر اسکو اور حادثہ پیش آوی تو واضح یہ ہے کہ اسکو

يُجْزَلُ أَنْ يَسْتَفْتِيَ فِيهَا غَيْرَ مَنْ اسْتَفْتَاهُ فِي الْحَادِثَةِ

جائز ہے کہ اسکی دینہ تالی میں اور مفتی کسی اس کے سوا جس سے پہلے حادثہ میں پوچھا جاتا

السَّابِقَةِ وَقَطَعَ الْكِبَارُ الْهَرَسِيُّ بِأَنَّهُ يُجِبُّ عَلَى الْعَامِي أَنْ يَتَرَكَهُ

پوچھ لی اور کبار الہر اسکی فی صحت کہا ہے کہ عامی پر یہ واجب ہے کہ کوئی

مَذْهَبًا مَعِينًا وَاخْتَارَ فِي جَمْعِ الْجَوَامِعِ أَنَّهُ يُجِبُّ ذَلِكَ وَلَا

ایک معین مذہب لازم کرے اور جمہ اجماع میں یہ اختیار کیا ہے کہ یہ واجب فتویٰ اور اسکو

يَفْعَلُهُ بِمَجَرَّدِ التَّشْهِيمِ بَلْ يَخْتَارُ مَذْهَبًا يُقِلُّهُ فِي كُلِّ شَيْءٍ

صرف خواہش کے موافق دیکھ کر نہ اختیار کرے بلکہ ایسا مذہب اختیار کری کہ اسکی عقیدہ ہر باب میں

يَقِلُّ لَهُ أَرْجَحُ أَوْ مُسَاوٍ لِغَيْرِهِ لَا مَرْجُوحًا وَقَالَ الْإِمَامُ

ارجح یا دوسری کے مساوی عقائد کوئی مرجح نہیں ہے اور خودی کہتا ہے

الَّذِي يَقْتَضِيهِ الدَّلِيلُ أَنَّهُ لَا يُلْزَمُهُ التَّمَذُّبُ بِمَذْهَبٍ

کہ دلیل کا مقتضا تو یہ ہے کہ اسکو کسی مذہب کا مقید ہونا لازم نہیں ہے

بَلَا يَسْتَفْتِي مَنْ شَاءَ لَكِنْ مِنْ غَيْرِ تَلَقُّطٍ لِلرَّحْمَنِ لَعَلَّ مَنَعَهُ

بلکہ جس سے چاہے فتویٰ پوچھے پر اسانوں کو نہ تلاش لڑی ہر شاہد جس نے اسکو منع کیا ہے

الکراچی

لَمْ يَتَّقِ بَعْدَ تَلْقَئِهِ وَإِذَا لَمْ يَزِدْ مَذْهَبًا مَعِينًا فَيُجِزْ لَهُ الْخُرُوجَ
 اوستی یکی انسانان تلاش کنونی بر اعتقاد زمین کیا اور جب کوئی سانس نہیں لائے کری تو اس کو اس طرح سے سمجھانا

عَنْهُ عَلَى الْأَصَحِّ وَفِي كِتَابٍ يُدْرِكُ ابْنَ رَسُولَانَ وَالشَّافِعِيَّ وَ
 اصح قول پر جائز ہے اور ابن رسولان کی کتاب زید میں ہی اور شافعی اور

مَالِكٍ وَالتَّحْمَانِ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَسُفْيَانُ وَغَيْرُهُمْ مِنْ سَائِرِ
 مالک اور نعمان اور احمد بن حنبل اور سفیان وغیرہ تمام ائمہ

الْإِمَامَةِ عَلَى هُمَا وَالْاِخْتِلَافُ رَحْمَةً وَفِي شَرْحِهِ غَايَةُ
 ہایت پر ہیں اور اختلاف خدا کی رحمت ہے اور غایت البیان

الْبَيَانِ كَوِ اخْتَلَفَ جَوَابُ مُجْتَهِدِينَ مُتَسَاوِينَ فَالْأَصَحُّ
 اویکے شرح میں ہے اگر دو مجتہد متساوی مختلف جواب دیں تو اصح قول یہ ہے

أَنَّ لِلْمُقَدِّلِينَ تَخْيِيرُ يَقُولُ مَنْ شَاءَ مِنْهُمَا وَقَدْ مَرَّ مَا فِي
 کہ مقلد کو جائز ہے کہ جسکے قول کو چاہے اختیار کری اور اس مسئلہ میں

التَّخْفِيفُ فِي هَذِهِ الْمَسْئَلَةِ بَابٌ وَهَذَا الَّذِي ذَكَرْنَا مِنْ
 جو تخفیف میں ہے سو گزر چکا ہے باب اور یہ جو سمجھنے ذکر کیا ہے ایک امر

الْأَمْرَيْنِ الْأَمْرَيْنِ هُوَ الَّذِي مَشَى عَلَيْهِ جَاهِزُ الْعُلَمَاءِ
 دو امروں میں سے یہ ایسا ہے کہ جہر مجبور علماء

مِنَ الْأَخْذِينَ بِالْمَذْهَبِ الْأَرْبَعَةِ وَوَصَّى بِهِ الْأَمَّةُ الْمَذْهَبِ
 مذہب اربعہ کے پیرو گئے ہیں اور مذہب کے اماموں نے اپنے شاگردوں کو اس کے

أَصْحَابُهُمْ قَالَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْوَهَّابِ لَشُعْرَانٍ فِي الْبَيِّنَاتِ
 وصیت کی ہے شیخ عبد الوہاب شعران یواقیت

وَلِجَوْهَرٍ رَوَى عَنْ لَيْحَنِيَّةٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَا يَنْبَغُ
 واجوہر میں لکھتے ہیں امام ابو حنیفہ ہی روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے اس کو

مَنْ لَمْ يَعْرِفْ دَلِيلِي أَنْ يَقْنِي بِكَلَامِي وَكَانَ إِذَا كُنْتُ

جو میری دلیل نہ جانتا مگر وارثین سے کہ میری قول پر فتویٰ دے دیتی اور فتویٰ دیتی ہوئی

يَقُولُ هَذَا رَأَى النَّعْمَانَ أَنْ ثَابِتٌ يَعْنِي نَفْسَهُ وَهُوَ أَحْسَنُ

کہہ دیتی ہے تو نعمان بن ثابت کی رائی ہی اتنی اپنی آپ کو مراد لیتے تھے اور جو بھی ہوگا

مَا قَدَرْنَا عَلَيْهِ فَمَنْ جَاءَ بِأَحْسَنَ مِنْهُ فَهُوَ أَوْلَىٰ بِالصَّوَابِ

اس میں بہتر ہے جو بہتر شخص اتنی بہتر لاوی پس وہ جواب تر ہے

وَكَانَ الْأَمَامُ مِمَّا لَمْ يَقُولْ مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَمَا خُذَ مِنْ

اور امام ملک کا یہ حال تھا کہ کبھی نہ کہتی جو ہی سوائے کلام میں ماخوذی

كَلَامِهِ وَهَرْدُودٌ عَلَيْهِ الْأَرْسُولُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اور اس کا کلام قابل رد کے ہے بجز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

وَالِهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ أَنَّهُ

اور حاکم اور بیہقی نے شافعی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ

كَانَ يَقُولُ إِذَا خَلَعَ الْحَدِيثَ فَهُوَ مَذْهَبِي وَفِي رَوَايَةٍ إِذَا

کہا کرتے تھے اگر حدیث خلیج پیدا ہو جائے تو میرا مذہب وہی ہے اور ایک روایت میں ہی جب

رَأَيْتُمْ كَلَامِي مُخَالَفَ الْحَدِيثِ فَاعْمَلُوا بِالْحَدِيثِ أَضْرِبُوا

میری کلام کو دیکھو کہ حدیث سے مخالف ہے تو حدیث پر عمل کرو اور میری کلام کو

بِكَلَامِي الْخَائِطُ وَقَالَ يَوْمًا لِلنَّزْنِيِّ يَا لِبَرِّأهِمْ لَا تَقْلُدْ

و یو زائر بنات و او را کہدن مقلد ہی نہ کہا ای ابراہیم ہر ایک بات میں

فِي كُلِّ مَا أَقُولُ وَأَنْظُرُ فِي ذَلِكَ لِنَفْسِكَ فَإِنَّهُ دِينٌ وَكَانَ

میری تقلید کرنا اور اس میں اپنی جان پر رحم کرنا کیونکہ یہ دین ہے اور شافعی

رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ يَقُولُ لَا حُجَّةَ قَوْلِ أَحَدٍ دُونِ رَسُولِ اللَّهِ

رحمہ اللہ علیہ کہہ کرتے تھے کیسے قول میں حجت نہیں ہے سوائے رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَثُرَ وَأَوْلا فِي قِيَاسٍ وَلَا فِي

مسلم کے اگرچہ کہنے والے کثرت سے ہوں اور نہ کسی قیاس میں اور نہ

شَيْءٍ وَمَا تَمَّ إِلَّا طَاعَةَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ بِالتَّسْلِيمِ وَكَانَ لِامَامٍ

کسی سنی میں اور یہاں نیز طاعت اللہ اور اس کے رسول کے تسلیم کرنا اور کچھ نہیں ہے اور امام

أَحَدٌ يَقُولُ لَيْسَ لِأَحَدٍ مَعَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ كَلَامٌ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ

اچھا کہا کرتی تھی کہ نہ کسی اور اور رسول کے ساتھ کلام کی کچھ نہیں ہے اور ایک شخص سے یہ بھی کہا

لِرَجُلٍ لَا تَقُلْ دُنِيَ وَلَا تَقُلْ دَنَّا مَا لَكَ وَلَا الْأَوْزَاعِيُّ

کو میری تقلید نہ کرنا اور نہ مالک کی اور نہ اوزاعی کی اور نہ

التَّخَوُّيُّ وَلَا غَيْرُهُمْ وَخِذْ الْأَحْكَامَ مِنْ حَيْثُ أَخَذُوا مِنْ

عقبنی کی اور نہ کسی اور کی تقلید کرنا اور احکام کو وہاں سے لی جہاں سے وہ انہوں نے لیے ہیں

الْكِتَابِ السُّنَّةِ اِنْتَهَى ثُمَّ فَقَلَ عَنْ جَمَاعَةٍ عَظِيمَةٍ مِنْ عُلَمَاءِ

کتاب اور سنت ہی تمام ہوا پھر اوسنی علماء مذاہب میں سے ایک بڑی گروہ کا یہ حال

الْمَذْهَبِ أَهْبَ تَهُمُ كَانُوا يَعْمَلُونَ وَيَقْتُونُ بِالْمَذْهَبِ أَهْبَ مِنْ

گروہ لوگ مذاہب کے مطابق عمل کرتی اور فتویٰ دیتے کسی مذہب میں کا

غَيْرِ التَّزَامِ مَذْهَبٍ مُعَيَّنٍ مِنْ زَمَنِ أَصْحَابِ الْمَذْهَبِ لِي

التزام نہیں تھا اور اب مذاہب سے لیکر اوس کے زمانہ تک کا

زَمَانِهِ عَلَى وَجْهِ يَقْتَضِي كَلَامُهُ أَنَّ ذَلِكَ أَمْرٌ لَمْ يَزَلْ

ایسے طور پر نقل کیا کہ اس کی کلام سے لازم آتا ہے کہ علماء متقدمین

الْعُلَمَاءُ عَلَيْهِ قَدِيمًا وَحَدِيثًا حَتَّى صَارَ عَمَلُهُ الْمُتَّفِقِ

اور متاخرین ہمیشہ اسی حال پر رہی ہیں یہاں تک کہ یہ حال متفق علیہ ہو گیا

عَلَيْهِ فَصَارَ سَبِيلَ الْمُسْلِمِينَ الَّذِي لَا يَصِحُّ خِلَافُهُ وَلَا

اور نہ تھا اس کا راستہ پر گیا کہ اس کا خلاف صحیح نہیں ہے اور نہ

حَاجَةٌ بِنَا بَعْدَ مَا ذَكَرَ لَا وَبَسْطَةَ الْإِقْلِيلِ إِلَّا وَبِيلٌ وَلَكِنْ

کی ضرورت ہے کہ اس کے ذکر اور تفصیل کے بعد ان دلیل نقل کریں اور لیکن

لَا بَأْسَ أَنْ تَذْكُرَ بَعْضَ مَا حَفِظْتَهُ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ

بوجہ کرہین ہے کہ جو کچھ غلو اس وقت یاد ہے بیان کر دیں

قَالَ الْبَغَوِيُّ فِي مُفْتَتِحِ شَرْحِ السُّنَنِ وَإِنِّي فِي أَكْثَرِ مَا وَرَدَتْهُ

جو ہی شرح السنہ کی ابتدا میں لکھا ہے اور میں نے جو اکثر بیان کیا ہے

بَلْ فِي عَامَّةٍ مُتَّبِعٍ إِلَّا الْقَلِيلَ الَّذِي لَاحِظٌ لِي بِمَوْعِدٍ مِّنْ

بلکہ سبب تتبع ہی بیان کیا ہے کہ کچھ ہو گا اس لیے جو کچھ

الدَّلِيلُ فِي تَأْوِيلِ كَلَامِ مُحَمَّدٍ أَوْ إِضَاحِ مُشْكِلٍ أَوْ

کلام محمد کی تاویل میں یا مشکل کے واضح کر لین یا

تَرْجِيهِ قَوْلٍ عَلَى آخَرٍ وَقَالَ فِي بَابِ الَّذِي يَسْتَفْتِيهِ الصَّلَاةُ

ایک قول کو دوسرے پر ترجیح دینی میں کہ پہلے منظر سے اور اس کے بعد کے باب میں جسے نماز شروع کرانی میں

بَعْدَ مَا ذَكَرَ التَّوْحِيدَ وَسُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَقَدْ رَوَى غَيْرُهُ

توحید اور سبحانک اللہ کے ذکر کے بعد یہ آیا ہے اور نماز

هَذَا مِنَ الذِّكْرِ فِي فِتْحِاحِ الصَّلَاةِ فَهُوَ مِنَ الْإِخْتِلَافِ وَالْبَيَاحِ

شروع کر رہیں اور دعا میں ہی موعود میں سو یہ اختلاف بیان ہے

فِيهَا اسْتَفْتِي جَارٍ وَقَالَ فِي بَابِ امْرَأَةٍ لَا تَخْرُجُ إِلَّا مَعَ

بہر جس دعا میں شروع کرنا چاہتا ہے وہی دیکھتے ہیں کہ یہ عورت مردان محرم کے بغیر کو نکال دے

فَحَرِّمَ وَهَذَا الْحَدِيثُ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ الْمَرْءَ لَا يَلْزَمُهَا الْحَرِّمُ إِذَا

اور یہ حدیث دالت کرتی ہے کہ عورت پر حرج فرض نہیں ہے بصورت میں

كَمْ تَجِدُ رَجُلًا إِذَا مَحَرَّمَ يَخْرُجُ مَعَهَا وَهُوَ قَوْلُ التَّحْنُفِيِّ وَالْحَسَنِ

کہ کئی ایسا محرم مرد ملے کہ اس عورت کی ساتھ جاکر اور یہ سمجھتے اور حسن بصر کا قول ہے

۳۰۰

۴۰۰

البَصْرِيُّ وَبِهِ قَالَ الثَّوْرِيُّ وَأَسْحَقُ وَأَصْحَابُ الرَّايِ

بصری کا قول ہے اور یہ ہے ثوری اور احمد اور اسحق اور اصحاب الرازی کہتے ہیں

وَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّهُ يُلْزَمُهَا الْخُرُوجُ مَعَ جَمَاعَةِ النِّسَاءِ وَهِيَ

اور ایک قوم یہ طرف لیتی ہے کہ اس عورت کو کیا سنت عورتوں کے ساتھ جانا لازم ہے یا نہیں

قَوْلُ مَالِكٍ الشَّافِعِيُّ وَالْأَوَّلُ أَوَّلُ بَظَاهِرِ الْحَدِيثِ قَالَ

امام مالک و شافعی کا قول ہے اولیٰ بظاہر حدیث سے قول اول اولیٰ ہے

الْبَغْوِيُّ فِي حَدِيثِ رُوعِ بَيْتٍ وَاشِيقُ قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ

بغوی بروع و شریق کے حدیث میں ہیں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں

عَلَيْهِ فَإِنْ كَانَ يَتَّبِعُ مَرْيَتَ رُوعِ بَيْتٍ وَاشِيقَ فَلَا حُجَّةَ

اگر بروع و شریق کی حدیث ثابت ہے تو

فِي قَوْلِ أَحَدِ دُونَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

جو اسے صلی اللہ علیہ وسلم کے قول میں کچھ حجت نہیں ہے

فَقَالَ مَرْءٌ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ سَلَاةٍ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ سَنَانٍ وَفَرَّةٌ عَنْ بَعْضِ أَشْجَعٍ

کیونکہ کہتے ہیں مَعْقِلِ بْنِ سَلَاةٍ اور مَعْقِلِ بْنِ سَنَانٍ اور کبھی کسی اشجع سے

وَلَا لَمْ يَتَّبِعْ فَلَا مَهْرَ لَهَا وَلَهَا الْمِيرَاثُ إِنَّمَا قَوْلُ

اور اگر وہ نہ متبعت نہیں ہے تو اس کے لیے مہر نہیں ہے اور اس کے واسطے میراث ہے

الْبَغْوِيُّ وَقَالَ الْحَاكِمُ بَعْدَ حِكَايَةِ قَوْلِ الشَّافِعِيِّ إِنَّ عَمْرَ

بغوی کا قول نام ہوا اور حاکم بعد حکایت قول شافعی کے کہ اگر

حَدِيثُ رُوعِ بَيْتٍ وَاشِيقُ قُلْتُ بِهِ إِنَّ بَعْضَ مَشَائِخِهِ

حدیث بروع و شریق کی صحیح بولتی تو میں اسکا قایل ہوتا کہتا ہے

قَالَ لَوْ حَضَرْتُ الشَّافِعِيَّ لَقُمْتُ عَلَى رُؤُسِ صَحَابِهِ وَقُلْتُ

کہ میرا ایک ساتھ کہتا ہوں کہ اگر میں شافعی کے عہد میں ہوتا تو اس کی شاگردوں کی مجلس میں جا کر کہتا

قَدْ صَحَّ الْحَدِيثُ فَقُلْ بِهِ إِنَّهُ قَوْلُ الْحَاكِمِ وَهَكَذَا تَوَقَّفَ

کہ حدیث کو صحیح ہے پس کہنا قال حاکم حاکم کا قول عام ہوا اور اسے ہے

الشَّافِعِيُّ فِي حَدِيثِ بَرِيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ فِي أَوْقَاتِ الصَّلَاةِ

اہم شافعی نے بریدۃ الاسلمی کی حدیث میں جو نماز کے اوقات میں ہے توقف کیا ہے

وَصَحَّ الْحَدِيثُ عِنْدَ مُسْلِمٍ فِي رَجْعِ جَمَاعَاتٍ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ وَ

اور یہ حدیث مسلم کے نزدیک صحیح ہے سو محمد بن یحییٰ نے اسے جماعت نے رجوع کیا

هَكَذَا فِي الْمُعْصِفِرِ اسْتَدْرَكَ الْبَيْهَقِيُّ عَلَى الشَّافِعِيِّ جَلَسَتْ

ایسی ہی معصفر کے مسلمہ میں بیہقی نے شافعی پر

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَاسْتَدْرَكَ الْغَزَّالِيُّ عَلَى الشَّافِعِيِّ فِي مَسْئَلَةٍ

عبد اللہ بن عمر کی حدیث سے خود بخود غزالی نے شافعی پر مسئلے کی بحث کے

بِحَاسَةِ الْمَاءِ إِذَا كَانَ دُونَ الْقُلْتَيْنِ فِي كَلَامٍ كَثِيرٍ قَدْ تَوَرَّ

مسئلہ میں جب وہ قلتین سے کمتر ہو کلام طویل میں جو احادیث العلوم میں مذکور ہے

فِي الْأَحْيَاءِ وَلِلنَّوَوِيِّ وَجَهٌ أَنَّ بَيْعَ الْمَعَاطَاةِ جَائِزٌ عَلَى

خوردہ پر ہے اور نووی کی ایک وجہ ہے کہ بیع معاطاة کے

خِلَافِ نَصِّ الشَّافِعِيِّ وَاسْتَدْرَكَ الزُّمَحَشَرِيُّ عَلَى

بر خلاف نص شافعی کے جائز ہے اور بعض مسائل میں زحشری نے

الْخَيْفَةِ فِي بَعْضِ مَسْأَلٍ مِنْهَا مَا قَالَ فِي آيَةِ التَّيْمِ

اہم ابو خلیفہ پر خود بخود ایک بہ کلام خود وہ کہہ میں سے تیم کے

مِنْ سُورَةِ الْمَائِدَةِ قَالَ الزَّحَّاجُ الصَّعِيدُ وَجْهٌ الْأَرْضِ

آیت میں کہ ہے زجاج کہتا ہے سعید زمین کا سطح ہے مٹی ہو

كَانَ أَوْ غَيْرُهُ وَإِنْ كَانَ ضَعْفُ الْأَثَرِ عَلَيْهِ فَلَوْ ضَرَبَ

یا کچھ اور ہو اگرچہ صاف بہتر ہو کہ اوپر غبار ہو بہر اگر مستقیم نے اوپر

ع
بعض مسائل میں
زجاج کہتا ہے
سعید زمین کا
سطح ہے مٹی ہو

الْمَيْمَنَةِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ ذَلِكَ طَهُورًا وَهُوَ مَذْهَبُ

اپنا ماتہ ملا اور مسجہ کر لیا تو بیٹک ایہ ہی اوسکا پاگل کر نوالا ہے اور یہ ہے

الْبَحِيْفَةِ فَإِنْ قُلْتَ فَمَا تَصْنَعُ يَقُولُ تَعَالَى فِي سُورَةِ الْاِنْدِ

الوصیفہ کا ترجمہ اگر تو یہ اعتراض کری پھر کیا کہو گے سورہ مائدہ کی اس آیت میں

فَأَمْسُوا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ مِنْهُ بِبَعْضِهَا وَهَذَا الْاَيْتَانِ

پس مسجہ کر کے سوہون پر اور ماتون پر اور سین سے لینے کچھ اور سین اور اس پر ہر مین

فِي الصَّنَائِدِ لَا تَرَابَ عَلَيْهِ قُلْتَ قَالُوا إِنَّ مِنْ لِبَتْدَاءِ

کہہ کہ صاف ہوتا ہے میری نہیں بولی یہ امر نہیں ہو سکتا میں جواب دے گا کہ فقہار کہتی ہیں کہ زمین پر ابتداء

الْغَايَةِ فَإِنْ قُلْتَ فَوَلَّيْتُهَا لِبَتْدَاءِ الْغَايَةِ قَوْلٌ مُتَعَسِّفٌ وَلَا

غایت کا ہی ہر اگر تو کہی کہ فقہار کا یہ قول میں ابتداء غایت کا ہی زبردستی کا قول ہے اور

يَفْهَمُ مِنْ قَوْلِ الْعَرَبِ مَسْكَنُ بَرَأْسِهِ مِنَ الدَّهْنِ وَمِنْ

اور عرب کے اس محاورہ میں مسکن برآسہ من الدھن یعنی مین کی اوسکی سر کو تیل لگا دیا اور

التَّرَابِ وَمِنْ الْمَاءِ الْأَمْعَدِ التَّبْعِيضُ قُلْتَ هُوَ كَمَا تَقُولُ

میں نے دیکھا ہی اور بولی لگا دیا تبیض ہی کی سنی سمجھ میں آتی ہیں میں کہتا ہوں تو ج کہتا ہے

وَالْاِذْعَانِ الْحَقِّ أَحَقُّ مِنَ الْمَرْءِ أَنْتَهَى كَلَامُ الزُّحَيْرِيِّ

اور حق کا لقب کرنا آدمی کو سزاوار ہے زحیری کا قول تمام ہوا

وَهَذَا الْجَنَسُ مِنْ مُوَخَذَاتِ الْعُلَمَاءِ عَلَى اِمْتِنَانٍ لَا سِيَّمَا

اور علماء کے ایسی ایسی اعتراض اپنے اساموں پر کے مخصوص

مُوَخَذَاتِ الْمُحَدِّثِينَ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُحْصَى وَقَدْ حَكَمْتُ لِي شَيْئًا

ی میں کے مواخذی گنتی ہی زیادہ ہیں اور بیٹک میری استاد سمجھ

الشَّيْخُ أَبُو طَاهِرٍ الشَّافِعِيُّ عَنْ شَيْخِهِ الشَّيْخِ حَسَنِ الْعَجِيِّ

شیخ ابو طاہر شافعی نے اپنی استاد شیخ حسن عجمی حنفی سے نقل جیسے بیان کی

لَخَفِي أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ لَا نَشْدِدَ عَلَى نِسَاءِنَا فِي الْحَاسَةِ

کو محکم فرمایا کرتی تھی کہ ہم اپنی عورتوں پر قلیل نجاست کی باہ میں

الْقِيلَةِ لَمَكَانِ لَخَرَجَ الشَّيْطَانُ وَيَأْمُرُنَا أَنْ نَأْخُذَ فِي ذَلِكَ

سخت گیری نکلیا کریں کہونکہ بڑا سخت جرح ہے اور ہوا فرماتے کہ اس میں

بِمَنْ هَبْ بِخَيْفَةٍ فِي الْعَفْوِ عَادُونَ الدِّرْهُمْ وَكَانَ شَيْخُنَا

ابو حنیفہ کی مرضی پر درہم سی گزرتین عفو پر عمل کیا کریں اور ہماری استاد شیخ

أَبُو طَاهِرٍ تَرْضَى هَذَا الْقَوْلَ وَيَقُولُ بِهِ فِي الْأَنْوَارِ وَأَنَّمَا

ابو طاہر اس قول کو پسند کرتی تھی اور اسی کے قائل بھی انوار میں ہے اور

يَحْصِلُ أَهْلِيَّةُ الْأَجْتِهَادِ بِأَنْ يَعْلَمَ أُمُورَ الْأَوَّلِ كِتَابُ

اجتہاد کا استحقاق بدون علم کئے امور کی نہیں ہوتا اول قرآن مجید

اللَّهُ تَعَالَى وَلَا يَشْتَرُ الْعِلْمَ بِجَمِيعِهِ بَلْ مَا يَتَعَلَّقُ بِالْأَحْكَامِ

اور یہ شرط نہیں ہے کہ ساری قرآن کا علم ہو بلکہ جو قدر احکام ہی علاوہ رکھتا ہے

وَلَا يَشْتَرُ حِفْظَهُ يَظْهَرُ لِقَلْبِ الثَّانِي سَنَةِ رَسُولِ اللَّهِ

اور نہ دہمین یاد کر لینا شرط ہے دوسری رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا يَتَعَلَّقُ بِالْأَحْكَامِ لِجَمِيعًا

صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث جو قدر احکام ہی متعلق ہیں سب نہیں

وَلَا يَشْتَرُ أَنْ يَعْرِفَ مِمَّا الْخَاصَّ وَالْعَامَّ وَالْمُطْلَقَ وَ

اور یہ شرط ہے کہ قرآن اور حدیث دونوں میں ہی خاص و عام اور مطلق اور

الْمُقَيَّدَ وَالْمُجْمَلَ وَالْمُبَيَّنَّ وَالنَّاسِخَ وَالْمَنْسُوخَ وَمِنْ السَّنَةِ

مقید اور مجمل اور مبین اور ناسخ اور منسوخ کو پہچانتا ہو اور صرف حدیث میں ہی

الْمُتَوَاتِرَ وَالْأَحَادَ وَالْمُرْسِلَ وَالْمُسْنَدَ وَالْمُتَّصِلَ وَالْمُنْقَطِعَ

متواتر اور احاد اور مرسل اور مسند اور متصل اور منقطع کو

وَحَالَ الزُّوَاهُ جَرَحًا وَتَعْدِيلًا الثَّلَاثُ أَقَارِيلٌ عِلْمُ الصَّحَابَةِ

اور باعتبار جرح اور تعدیل کے راویوں کا حال جائز ہے

فَمِنْ بَعْدَهُمْ أَجْمَاعًا وَخِلَافًا الرَّابِعُ الْقِيَّاسُ حِلْيَةُ وَخِيَّةُ

اور انہی کی ہمارے کہنے کی بحث اجماعی اور اختلافی چوتھی قیاس علی کو در تیس میں تھی

وَتَنْزِيهِ الصَّحِيحِ مِنَ الْفَاسِدِ الْخَامِسُ لِسَانُ الْعَرَبِ لُغَةٌ وَاعْرَابُهَا

اور قیاس صحیح اور فاسد کی تیز موم پنجویں عربی زبان بابت لغت اور اعراب کے

وَلَا يَشْتَرِطُ الشَّيْءُ فِي هَذِهِ الْعُلُومِ بَلْ يَكْفِي سَهْوَةٌ جَمَلُهَا

اور ان علوم میں بجز شرط نہیں کی بل اس میں سے مجملہ سہوت کافی ہے

وَلَا حَاجَةَ أَنْ يَتَّبَعَ الْأَحَادِيثَ عَلَى تَفَرُّقِهَا بَلْ يَكْفِي أَنْ

اور یہ حاجت نہیں کہ متفق ان روایت کو نقل کرے بل اس کا کافی ہے کہ

تَكُونَ لَهُ أَصْلٌ مُصَحَّحٌ يَجْمَعُ حَادِثَاتِ الْأَحْكَامِ كَسِينِ الزُّوَاهِ

اسکی پاس کوئی اصل صحیح جمع حادثات احکامی کی اسحت کی موجود ہو جیسے سنن ترمذی

وَالنَّسَائِيُّ وَغَيْرُهُمَا كَأَنِّي رَأَوْتُ وَلَا يَشْتَرِطُ صَبْطُ جَمِيعِ

اور سنن نسائی اور انکی ہوا جیسے سنن ابی داؤد اور نہ یہ صبط کرے کہ اجماع

مَوَاضِعِ الْأَجْمَاعِ وَالْإِخْتِلَافِ بَلْ يَكْفِي أَنْ يَعْرِفَ فِي

اور اختلاف کے تمام مواضع صبط کرے بل اس کا کافی ہے کہ جس

الْمَسْئَلَةِ الَّتِي يَقْضِي فِيهَا أَنْ قَوْلَهُ لَا إِخْتِلَافَ لِأَجْمَاعِ

مسئلہ میں حکم دیتا ہے یہ سمجھے کہ میرا قول اجماع کے مخالف نہیں ہے

بَلْ يَكْفِي أَنْ يَعْلَمَ أَنَّهُ وَافِقٌ بَعْضَ الْمُتَقَدِّمِينَ أَوْ يُغْلِبُ عَلَى

اسطے کہ یقین جان لے کہ میرا قول بعض متقدمین کے موافق ہے یا بطور غالب

ظَنِّهِ أَنَّهُ لَمْ يَتَّكِلْ إِلَّا وَلَوْ فِيهَا بَلْ تَوَلَّدَتْ فِي عَصْرِهِ

یہ معلوم ہو کہ متقدمین کی اس میں اتنا یقین کی بل اسی زمانہ میں حادث ہوئے

وَكَلَامُ مَعْرِفَةِ النَّاسِخِ وَالْمَنْسُوخِ وَكُلُّ حَدِيثٍ أَجْمَعَ السَّلَفُ

اور ایسی ہی ناسخ اور منسوخ کی اکا ہی اگر جس حدیث کو سلف نے بالاجماع مان لیا ہو

عَلَى قَبُولِهِ أَوْ تَوَاتُرَتْ أَهْلِيَّةُ رَوَاتِهِ فَلَا حَاجَةَ إِلَى الْبَحْثِ

یا اس کے راویوں کی اہلیت متواتر ہو رہی ہو تو اس کے راویوں کی

عَنْ عَدَالَةِ رَوَاتِهِ مَا كَدَّ ذَلِكَ يَبْحَثُ عَنْ عَدَالَةِ رَوَاتِهِ

عدالت میں بحث کر نیچے کچھ حاجت نہیں ہے اور اس کی علاوہ حدیث کی راویوں کی عدالت میں بحث کی جاوی

وَاجْتِمَاعُ هَذِهِ الْعُلُومِ إِنَّمَا اشْتَرَطَ فِي الْمُجْتَهِدِ الْمَطْلُوعِ الَّذِي

اور ان علوم کا اجماع ہونا جو شرط پڑا ہے تو اس مجتہد مطلق میں ہے کہ

يَفْقَهُ فِي جَمِيعِ أَبْوَابِ الشَّرْعِ وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مُجْتَهِدًا فِي

تمام شرع ابواب میں فتویٰ دینے سے اور جائز ہے کہ کسی باب میں

بَابٌ وَنَبَايُومُنْ شَرْطُ الْاجْتِهَادِ مَعْرِفَةُ أَصُولِ الْأَعْتِقَاءِ

مجتہد ہو کسی میں ہو اور اعتقادی اصول کے آکا ہی اجتہاد کے شرط ہے

قَالَ الْغَزَالِيُّ وَلَا يَشْتَرُطُ مَعْرِفَتُهُ عَلَى طَرِيقِ الْمُشْكِلِينَ

غزالی کہتا ہے مشکلیں کی طرف کی معرفت دلائل کے ساتھ مشہط نہیں ہے

بِأَدْلَتِهَا الَّتِي يَحْتَجُّ بِهَا رَوْنُهَا وَمَنْ لَا يَقْبَلُ شَهَادَتَهُ مِنَ النَّبَلَةِ

جو دلائل کہ وہ تحریر کرتے ہیں اور بدعیوں میں ہی جہکے شہادت قبول نہیں ہوتی

لَا يَصِحُّ تَقْلِيدُهُ الْقَضَاءُ وَكَذَا تَقْلِيدُ مَنْ لَا يَقُولُ بِالْإِجْمَاعِ

اوسکو قاضی اگرنا صحیح نہیں ہی اور ایسا ہی ایسی کا قاضی کرنا جو اجماع کا قائل نہ ہو

كَالْخَوَارِجِ أَوْ بِاخْتِبَارِ الْأَحْيَاءِ كَالْقَدَرِيَّةِ أَوْ بِالْقِيَاسِ

جیسے خارجیوں یا اخبار احاد کا قائل نہ ہو جیسے قدریہ یا قیاس کا قائل نہ ہو

كَالشَّيْعَةِ فِي الْأَنْوَارِ أَيْضًا وَلَا يَشْتَرُطُ أَنْ يَكُونَ مُجْتَهِدًا

جیسے شیعیہ اور یہ بھی انوار میں ہے اور یہ شرط نہیں ہے کہ مجتہد کا

مَذْهَبٌ مَدُونٌ وَوَازِدُونَ الْمَذَاهِبِ جَازِلٌ لِلْمُقْلِدِ

مذہب مدون ہی ہوا کری اور جب مذاہب مدون ہو جاویں تو مقلد کو جائز ہے

أَنْ يَتَّقِلَ مِنْ قَدْحِهِ الْمَذْهَبِ عِنْدَ الْأَصُولِيِّينَ أَنْ يَمْلِكَ فِيهِ

کہ ایک مذہب سے دوسری مذہب میں جلا جاوی اور اصولیین کی نزدیک اگر اوپر کسی حادثہ میں

حَادِثَةٌ فَلَا يَجُوزُ فِيهَا وَزَفِي غَيْرَهَا وَأَنْ لَمْ يَكُنْ جَازِلٌ

عمل کر چکے ہی تو اس حادثہ میں انتقال جائز نہیں اور حادثہ میں جائز ہے اور اگر ایسی عمل نہیں کیا

فِيهَا وَفِي غَيْرِهَا وَلَوْ قَدْ جُتِّدَ فِي مَسَائِلَ وَآخِرُ مَسْئَلٍ

تو او میں اور دوسرے میں جائز ہے اور اگر بعض مسائل میں ایک مجتہد کی تقلید کے اور دوسرے مجتہد کے اور مسائل میں تقلید تو جائز ہے

عِنْدَ الْأَصُولِيِّينَ لَا يَجُوزُ وَلَوْ اخْتَارَ مِنْ كُلِّ مَذْهَبٍ أَحَدٌ

اور اصول والوں کی نزدیک جائز نہیں ہے اور اگر ہر مذہب میں سے سہل سہل چنا لیا

قَالَ أَبُو اسْحَاقَ يَفْسُقُ وَقَالَ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا وَرَجَحَهُ

تو ابواسحاق کہتا ہے وہ فاسق ہی اور ابن ابی ہریرہ کہتا ہے فاسق نہیں ہوتا اور

فِي بَعْضِ الشَّرُوحِ وَفِي الْأَوَّلِ أَيْضًا الْمُنْتَسِبُونَ إِلَى الْمَذْهَبِ

بعض شرح میں اس کی ترجمہ دی ہے اور پہلی ہی الوار میں ہی منسوب طرف مذہب

الشَّافِعِيُّ وَابْنُ حَنِيفَةَ وَمَالِكٌ وَأَحْمَدُ أَصْنَافُ أَحَدُهَا

شافعی اور ابو حنیفہ اور مالک اور احمد کے نام کے ہیں

الْعَوَامُّ وَتَقْلِيدُهُمُ الشَّافِعِيُّ مُتَّفَعٌ عَلَى التَّقْلِيدِ الْمَبْتَدِ

ایک عوام اور ان کی تقلید شافعی کے واسطے مبتدع کی تقلید پر شروع ہے

الْثَّانِي الْبَالِغُونَ إِلَى تَبَةِ الْأَجْتِهَادِ وَبِالْمَجْتَهِدِ لَا يَقِلُّ

دوسری جماعت بڑھنے والی رہ کر جو جائز ہیں اور مجتہد ہو کر مجتہد کی تقلید نہیں کیا کرتا

مَجْتَهِدًا وَأَنْ يَنْتَسِبُونَ إِلَيْهِ لِحُجْرَتِهِمْ عَلَى طَرِيقَتِهِ فِي

اور منسوب اس واسطے کہلاتے ہیں کہ ان کے گھر میں

الاجتهاد واستعمال الأدلة وتزويد بعضنا على بعض

اور دلائل کی استعمال میں اور بعض کو بعض پر ترتیب دینی میں اور اس کے طریقہ پر چلتے ہیں

الثالث المتوسّطون وهم الذين لم يبلغوا نسبة الاجتهاد

تیسری قسم درمیانی لوگ یہ وہ ہوتے ہیں کہ اجتہاد کا رتبہ تو نہیں پاسکتے

لكنهم وقفوا على اصول الامام وتكلموا من قياس ما لم

پر وہ امام کے اصول ہی وقف ہو جاتی ہیں اور یہ قدرت ہو جاتی ہے

يحد ولا منصوباً على ما نص عليه وهو لا مقلد من

کہ جو مسئلہ منصوص نہیں پائی اس کو منصوص پر قیاس کر لیتے ہیں اور یہ ہی گروہ اس کی مقلد ہوتی ہیں

لله وكان من اخذ بقولهم من الائمة ائمة المشهورين

اور ایسی ہی عوام میں سے جو لوگ ائمہ کے قول پر عمل کرتے ہیں اور مشہور ہیں کہ ایسی شخص

لا يقلدون في انفسهم لانهم مقلدون وقال ابو

خود مقتدا نہیں بنے کہوں کہ وہ آپ مقلد ہوتی ہیں اور

الفتي الهروي وهو من تلامذة الامام مذهب عامة

ابو الفتح ہروی امام کے شاگردوں میں کا کہتا ہے عام فقہاء کا مذہب

الاصحاب في الاصول ان العاصي لا مذهب له فان وجد

اصول میں یہ ہے کہ عاصی کا کوئی مذہب نہیں ہے اگر اسی کوئی مجتہد پایا تو اس کے

مجتهد قلده وان لم يجد له ووجد متبعي ابي مذهب

مقلد کرے اور اگر مجتہد نہ پایا اور متبعی المذہب پایا تو اس کا

قلده فانه يفتيه على مذهب نفسه وهذا التصريح بانه

مقلد ہوگا وہ متبعی ہے اور اس کو اپنے مذہب کا فتویٰ دیوے گا اور یہ اس بات کی تصریح ہے

يقلد المتبحر في نفسه والمرجع عند الفقهاء ان العاصي

کہ متبحر فی نفسہ مقتدا ہوتا ہے اور قول مرجع فقہاء کے نزدیک یہ ہے کہ عاصی

مجتہد کی نسبت
مقلد کی نسبت
متبعی کی نسبت
مفتی کی نسبت
مرجع کی نسبت

الْمُنْتَزِعَاتِ إِلَى مَذْهَبٍ لَهُ مَذْهَبٌ وَلَا يَجُوزُ لَهُ الْخِلَافَةُ

جو کسی مذہب کی طرف منتزع ہے اور اس کا بھی مذہب ہوتا ہے اور اس کا اپنی سب کی مخالفت جائز نہیں ہوتی

وَلَوْ لَمْ يَكُنْ مُنْتَزِعًا إِلَى مَذْهَبٍ فَهَلْ يَجُوزُ أَنْ يَتَّخِذَ

اور اگر وہ کسی مذہب کی طرف منتزع نہ ہو تو کیا

اس کو جائز ہے کہ پسند کر کے

وَيَتَّخِذَ أَيَّ مَذْهَبٍ شَاءَ فِيهِ خِلَافٌ مُبِينٌ عَلَى أَنَّهُ

جس مذہب کا چاہے مقلد ہو جائے اس میں خلاف اس بات پر مبین ہے

يَلْزَمُهُ التَّقْلِيدُ بِمَذْهَبٍ مُعَيَّنٍ أَمْ لَا فِيهِ وَجْهَانِ قَالَا

کہ عامی کو کسی مذہب میں کس تقید لازم ہے یا نہیں اس میں دو وجہ ہیں

التَّوَوُّيُّ وَالَّذِي يَقْتَضِيهِ الدَّلِيلُ أَنَّهُ لَا يَلْزَمُ مَرَبِلٌ

تووی کہتا ہے دلیل کا تقاضہ تو یہ ہے کہ تسبیح لازم نہیں ہے بلکہ

يَسْتَفِيدُ مِنْ شَاءَ وَمَنْ اتَّفَقَ لَكِنْ مِنْ غَيْرِ تَلَقُّطٍ لِلرَّخِصِ

جس میں چاہی اور جس سے اتفاق پڑی فتویٰ جو جملے پر سہل سہل نہ ہو ہذا کرے

فِي كِتَابِ دَابِ الْقَاضِي مِنْ فِتْحِ الْقَدِيرِ وَاعْلَمْ أَنَّ مَا ذَكَرَ

فی فتح القادری کے کتاب اداب القاضی میں ہے اور سمجھ لے کہ مصنف نے

الْمُصَنِّفُ فِي الْقَاضِي ذَكَرَ الْمَفْتَةَ فَلَا يَفِي إِلَّا بِالْجُتْهِدِ

جو جو قاضی کی حق میں ذکر کیا ہے وہی مفتی کی حق میں ذکر کیا ہے سو مجتہد و کج سوا اور لوگ فتویٰ نہ دیا کریں

وَقَدْ اسْتَفَرَّ رَأْيَ الْأَصُولِيِّينَ عَلَى أَنَّ الْمَفْتَةَ هُوَ الْجُتْهُدُ

اور یہ کتاب اصولیوں کی رائی اس بات پر گہر گئے ہے کہ مفتی مجتہد ہے ہوتا ہے

فَمَا غَيْرُ الْجُتْهِدِ مِمَّنْ يَحْفَظُ أَقْوَالَ الْجُتْهِدِ فَلَيْسَ بِمَفْتٍ

اور غیر مجتہد کہ مجتہد کے مسائل یا روایتیں

سوتے نہیں ہوتا

وَالْوَلَايَةُ عَلَيْهِ إِذَا سُئِلَ أَنْ يَذْكُرَ قَوْلَ الْجُتْهِدِ عَلَى طَرِيقِ

اور اس پر ہی واجب ہے کہ جب دوسرا مسئلہ ہو نہیں

تو مجتہد کا قول بطور

الْحِكَايَةُ كَأَيْحَنِيفَةٍ عَلَى جِهَةِ الْحِكَايَةِ فَعُرِفَ أَنَّ مَا يَكُونُ فِي

حکایت کی بیان کردہی جیسے ابو حنیفہ حکایت پس معلوم ہوا کہ جو ہماری

زَمَانًا مِنْ قَوَى التَّوَجُّدِ لَيْسَ بِقَوَى بَلْ هُوَ نَقْلٌ كَلَامٍ

زمانہ میں حال کے مضبوطی کا فتویٰ ہوتا ہے وہ فتویٰ نہیں ہے بلکہ نقل کے کلام کا

الْمَقْنَنُ لِيَأْخُذَ بِهِ الْمُسْتَفْتَى وَطَرِيقُ نَقْلِهِ كَذَلِكَ عَنْ الْجَهْدِ

نقل کرنا ہے تاکہ نہ چھنے والا دوسرے عمل کری اور مجتہد سے بطور حکایت نقل کرنا طریقہ

أَحَدُ أَمْرَيْنِ إِمَّا أَنْ يَكُونَ لَهُ سَنَدٌ فِيهِ إِلَيْهِ أَوْ يَأْخُذُ مِنْ

دو میں سے ایک امر ہے یا تو اس کے پاس دس مجتہد کی طرف کی اس سند میں سند ہو یا

كِتَابٌ مَعْرُوفٌ تَدَاوُلَتْ أَيْدِيُهُمْ لِكُتُبِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ

کتاب مشہور و معروف ہے کیوں جو دست بہ دست چلے آتی ہے جیسے محمد بن حسن کی کتابیں

وَيَكُونُ هَآؤُلَاءِ التَّصَانِيفُ الْمَشْهُورَةُ لِلْمَجْتَهِدِينَ لِأَنَّهُ يَمُزُّ لَهَا

اور ان کی مانند اور مجتہدوں کی مشہور تصانیفات کیونکہ یہ کتب ہنزہ اور ان کے

الْخَبَرُ الْمَتَوَاتِرُ عَنْهُمْ أَوِ الْمَشْهُورُ هَكَذَا أَذْكَرُ الرَّازِي فَعَلَى هَذَا

غیر متواتر کے یا غیر مشہور کے عین ایسا ہی رازی نے ذکر کیا ہے اس بیان کے موافق

لَوْ وَجَدَ بَعْضُ سُنَنِ التَّوَادِدِ فِي زَمَانِنَا لَا يَجِلُّ رُفْعُ مَا فِيهَا

اگر بعض نے کتاب میں اس زمانہ میں ملین تواد کی مسائل کو امام محمد کی طرف سے منسوب کر دیا

إِلَى مُحَمَّدٍ وَلَا إِلَى أَبِي يُوسُفَ لَا تَهْلِكُ تَشْتَهَرُ فِي عَصْرِنَا فِي

حال میں آج اور ابوسف کی طرف کیونکہ یہ کتب ہماری زمانہ میں ہماری ملک میں

دَبَارِنَا وَلَمْ تَدَاوُلْهُ نَعْمَ إِذَا وَجَدَ النُّقْلَ عَنِ التَّوَادِدِ مِثْلَهُ

مشہور نہیں ہو سکتا اور نہ ہم میں رواج پکڑا ہوا اگر کوئی ان کی کتاب کو ہلکا سمجھ

فِي كِتَابٍ مَشْهُورٍ مَعْرُوفٍ كَالْهَدَايَةِ وَالْمَبْسُوطِ كَانَ ذَلِكَ

مشہور و معروف کتاب میں ہدایہ مثلاً جیسے ہدایہ اور مبسوط تو اب

تَعْوِيلًا عَلَى ذَلِكَ الْكِتَابِ فَإِنْ كَانَ حَافِظًا لِلْأَوَّلِ الْمَخْتَلِفَةِ

اوس کتاب پر اعتماد ہو دیکھا پس اگر وہ سب سے مجتہدین کے مختلف اقوال کا

لِلْمُجْتَهِدِينَ وَلَا يَعْرِفُ الْحُجَّةَ وَلَا قُدْرَةَ لَهُ عَلَى الْاجْتِهَادِ

حافظ ہو دی اور محبت کو نہ جانتا ہو اور نہ اوس کے اتنی قدرت ہے کہ اجتہاد کر کے

لِلتَّحْجِيزِ لَا يَقْطَعُ بِقَوْلٍ مِنْهَا وَلَا يَقْنِي بِهِ بِحُجَّتِهِ الْمُسْتَقْفَةِ فَتُخَارِ الْمُسْتَقْفَةُ

مذہب پیدا کرے تو اول اقوال میں سے کسی قول کو قطع نہ کرے اور نہ اس کو فتویٰ دے بلکہ سب کے سامنے بیان کر دی

مَا يَقَعُ فِي قَلْبِهِ أَنَّهُ الْأَصُوبُ ذَكَرَهُ فِي بَعْضِ الْجَوَامِعِ وَعِنْدَهُ

بہر سبیل جو اوس کی دیکھا صوبہ معلوم ہوتا ہو اختیار کرے یہ فقہ بعض جوامع میں ذکر کرے اور دیکھے کہ ای میں یہ ہے

أَنَّهُ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ حُكْمُهَا بِمَا بَلَّغَ يَكْفِيهِ أَنْ يَحْكُمَ إِلَّا

کہ اوس پر عام اقوال کا بیان کرنا واجب نہیں ہے بلکہ اوس کو اتنا ہی کافی ہے کہ او میں سے کسی ایک قول بیان کر دی

مِنْهَا فَإِنَّ الْمَقْلَدَ لَهُ أَنْ يَقْلِدَ أَيَّ مُجْتَهِدٍ شَاءَ فَإِذَا ذَكَرَ أَحَدُهَا

کیونکہ مقلد کو تو اختیار ہے جس مجتہد کی چاہی تقلید کرے پس جب اوسنی ایک قول

فَقْلَدَهُ حَصَلَ الْمَقْصُودُ لَعَمْرُ لَا يَقْطَعُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ جَوَابُ

بیان کر دیا اور اوسنی تقلید کر کے تو مطلب حاصل ہو گیا ان اور یہ قطع اگروہی کہو کہی تیری سب کو

مَسْئَلَتِكَ كَذَا بَلَّغَ يَقُولُ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ حُكْمُ هَذَا لَدُنَّ الْعَمِّ

جواب یہ ہی ہے بلکہ اس طرح کہ امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ اس کا حکم یہ ہے ان اگر اوس نے

لَوْ حَكَمَ الْعَمُّ فَلَا اخْذَ بِمَا يَقَعُ فِي قَلْبِهِ أَنَّهُ أَصُوبٌ وَأَوَّلَى وَ

سب اقوال بیان کیے بہر جو اوس کی دلیل اصوب و در اولی معلوم ہوتا ہو وہ ہی اختیار کرنا چاہیے اور

الْعَامِّيُّ لَا عِدَّةَ بِمَا يَقَعُ فِي قَلْبِهِ مِنْ صَوَابِ الْحُكْمِ وَخَطَايَاهُ

عامی کی دلی غلطی کا کچھ اعتبار نہیں کہ اوس کے دلیل حکم کا صواب ہونا یا خطا ہونا واضح ہو

وَعَلَى هَذَا إِذَا اسْتَقْفَى فَيَقْنِيهِ اِعْنِ الْمُجْتَهِدِينَ فَاخْتَلَفَا

اس پر یہ کہ موافق اگر اوسنی دیکھو مجتہدین کو چاہا بہر اور انہوں نے مختلف بیان کیا

عَلَيْهِ الْأُولَىٰ أَنْ يَأْخُذَ بِإِيمِلٍ إِلَيْهِ قَلْبُهُ مِنْهَا وَعِنْدِي

تو اولی یہ ہے کہ اولین سے جسکے طرف اس کے دل کا میلان ہو اختیار کرے اور میری نزدیک یہ ہے

أَنَّهُ لَوْ أَخَذَ لِي الَّذِي لَا يَمِيلُ إِلَيْهِ جَازِلًا مِثْلَهُ وَعَدَمُهُ

کہ اگر اس کا قول ہی اختیار کرے جب ہر میلان نہیں ہی تو جائز ہی کیونکہ اور کا میل اور عدم میل

سَوَاءٌ وَالْوَاجِبُ عَلَيْهِ تَقْلِيدُ مُحْتَجٍّ وَقَدْ فَعَلَ أَصَابَ ذَلِكَ

کسان ہی اور دوسرے کے ایک مجتہد کی تقلید واجب ہے سو وہ کہ چکا وہ

الْجُتَّةِ لَا وَخَطَأٌ وَقَالُوا النُّقْلُ مِنْ مَذْهَبٍ إِلَى مَذْهَبٍ

مجتہد صحیح یا غلط ہو اور گزار کہتے ہیں کہ ایک مذہب سے دوسری مذہب کیطرت

بِاجْتِهَادٍ وَبُرْهَانٍ اِنْ تَمَّ تَوْجِبُ التَّعْزِيرِ قَبْلَ اجْتِهَادٍ وَ

بذریعہ اجتہاد اور برہان کے منتقل ہونے والا گناہ کہتا ہے سزا کا تعزیر کا ہے سو بلا اجتہاد اور بلا

بُرْهَانٍ أَوْ لَمْ يَرَادْ بِهَذَا الْاجْتِهَادُ مَعْنَى التَّحْرِي

برہان اولی ترسنا داری اور ضرور ہے کہ اس اجتہاد سی تحوی

وَحْكْمِ الْقَلْبِ لِأَنَّ الْعَامِيَ لَيْسَ لَهُ اجْتِهَادٌ ثُمَّ حَقِيقَةُ

اور دل کا یقین ملو ہو اس لیے کہ عامی کی واسطے اجتہاد نہیں ہوتا بہر انتقال کے

الْاِنْتِقَالِ اِنَّمَا تَحَقُّقُ فِي حُكْمِ مَسْئَلَةٍ خَاصَّةٍ قَدْ دَفِئَ وَعَمَلٌ

حقیقت تو صرف ایک خاص ایسی مسئلہ کی حکم میں جہاں تقلید کے عمل کو چکا ہو ثابت ہوتی ہے

بِهِ وَالْاَقْوَلُ قُلْدَتْ اَبَا حَنِيفَةَ فَمَا افْتَرَاهُ مِنَ الْمَسَائِلِ

اور نہیں تو اس کا مثلاً یہ کہان میں نے ابو حنیفہ کے مسائل میں جو جو فتویٰ دیوین تقلید کی ہے

مَثَلًا وَالتَّرْتِيبُ لِعَمَلٍ بِهِ عَلَى الْاَجْمَالِ وَهُوَ لَا يَعْرِفُ صَوْرَهَا

اور اسی پر مجمل عمل لازم کر لیا ہی حالانکہ وہ مسائل کی صورتیں نہیں جانتا

لَيْسَ حَقِيقَةُ التَّقْلِيدِ بَلْ هَذَا حَقِيقَةُ تَعْلِيْقِ التَّقْلِيدِ

حقیقت میں تقلید نہیں ہی بلکہ حقیقت میں تقلید یا عدم تقلید کا معلق کرنا ہے

أَوْ وَعْدِهِ كَأَنَّهُ الزَّمَانُ يُعْمَلُ بِقَوْلِ الْخَنِيفَةِ فَمَا يَقَعُ لَهُ

گویا او ہنسنے ابو خنیفہ کے قول پر
اون مسائل میں

مِنَ السَّائِلِ الَّتِي تُتَعَيَّنُ فِي أَقْلِهِ فَإِنْ أَرَادَ وَهَذَا إِلَّا لَزَامَ

جو حادث میں متعین ہو نیکی عمل کرنا التزام کیا ہی نہیں کرنا رکھنا رکھنا ہی نہیں التزام ہے

فَلَا دَلِيلَ عَلَى وَجُوبِ اتِّبَاعِ الْمُجْتَهِدِ الْمُعَيَّنِ بِالزَّامِهِ نَفْسَهُ

تو مجتہد متعین کی اتباع واجب ہونی پر اپنی آپ اتباع لازم کر لینے سی رہائی یا نیت کر کر

ذَلِكَ قَوْلُ الْأَوْثِقَةِ شَرَعَائِلِ الدَّلِيلِ وَاقْتَضَى الْعَدْلُ بِقَوْلِ

کون سی شرعی دلیل نہیں ہی
بلکہ دلیل اور مجتہد کے قول پر

الْمُجْتَهِدِ فَمَا خُتِلَ إِلَيْهِ يَقُولُهُ تَعَالَى فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ

عمل کا نقصا جہاں کہ او کی قول کی طرف حاجت پڑی یہ بات ہی پس پوچھ لو یا ورنہ کہی دانوں سی

إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ وَالسَّوَالُ إِنَّمَا يَحْقُقُ عِنْدَ طَلَبِ حُكْمِ الْحَادِثَةِ

اگر تم نہیں جانتی اور پوچھنا جب پیدا ہوتا کہ حادثہ معینہ کی حکم کی تلاش پس

الْمُعَيَّنَةِ وَحِينَئِذٍ إِذَا ثَبَتَ عِنْدَهُ قَوْلُ الْمُجْتَهِدِ جَبَّ عَمَلُهُ بِدَوِّ

اعصاب اگر مجتہد کا قول او کی پس ثابت ہو جاو چکا تو او پر عمل واجب ہو جاو چکا اور

الْغَالِبِ أَنْ مِثْلَ هَذِهِ الزَّامَاتِ مِنْهُمْ لَكِفَّ النَّاسِ عَنْ تَتَبُّعِ

غالب یہ ہے کہ ایسی ایسی الزامات فقہار کی طرف سی ہیں تاکہ لوگ انھیں متون کی تلاش سی

الرَّحْصِ وَلَا اخْتِذَ الْعَامِي فِي كُلِّ مَسْئَلَةٍ يَقُولُ مُجْتَهِدًا خَفِ

باز یہ ہیں او نہیں تو عامی ہر مسئلہ میں مجتہد کا وہ ہی قول ایو چکا جو او پر آسان ہو

عَلَيْهِ وَأَنَا لَا أَدْرِي مَا يَمْنَعُ هَذَا مِنَ الثَّقَلِ وَالْعُقْلِ فَلَوْ

اور میں نہیں جانتا کہ اس کو ثقل اور عقل میں سی کون مانع ہے

إِلَّا لِنَاسٍ مُتَّبِعٍ مَا هُوَ أَخَفُّ عَلَى نَفْسِهِ مِنْ قَوْلِ مُجْتَهِدٍ يُسَوِّرُ

انسان کا اپنی جان پر سہولت کا تلاشی رہنا ایسے مجتہد کے قول سی جس کو اجتہاد کرنا جائز ہو وہی

لَهُ الْأَجْرُ مَا عَلِمْتُ مِنَ الشَّرْعِ ذَمًّا عَلَيْهِ وَكَانَ صَلَّى اللَّهُ

تعالى وسلم بنین کے شرع نے اوس پر ۱۰ اوس کے مذمت کے ہو اور حضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مَا خَفَّفَ عَنْ أُمَّتِهِ وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ أَعْلَمُ بِالْصَّوَابِ

علیہ وسلم اپنے اُمت پر سہولت کو محبوب رکھتے تھے اور اللہ سبحانہ صواب کو خوب جانتا ہے ہونیکے عبادت فتح تقدیر کے

وَهَذَا الْخُرْمُ أَرَادَنَا بِإِرَادَةِ هَذِهِ الرِّسَالَةِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ أَوَّلًا وَآخِرًا

اور یہ اوسکا آخر ہے جو ہم نے اس سالہ میں بیان کرنا چاہا تھا اور اول اور آخر اللہ کی ستائش ہے

صُورَةٌ مَا أَفَادَهُ وَنَمَقَهُ مِنْ هُوَ بِالْعِلْمِ وَالْعَمَلِ جَامِعٌ

وَمِنْ هُوَ اللَّبْدُ نَعْمَ وَالْمَحْدَثُ قَامِعُ الْأَدْبِ الْبَشِيرُ الْمُوَدِّ

حَمْدٌ حُسَيْنٍ الْمَعْرُوفُ تَخْلَصُ بِأَلْفَقِيرٍ سَلَّمَ لِلَّهِ الْقَدْرُ

جواہر الخضوع و لا الی الخشوع التي تضد بها عقد الجيد عرائس الكلام

منتشرة في حضرة من صور البشر في الارحام و يواقيت التصلية والتسليم

منبذة في ساحة من هو في نوع الانسان كما الدالبتيم في زمره الانبياء كالطود

الغضير على اله واصحابه الذين صانهم الله ان يدنسوا صفاء صدقهم

بدنس المخالفات ان يوثروا على رضا الله ورسوله شيئا من قواطع الشهوات

وان يتطلعوا الا الى امتثال الاوامر واجتناب النواهي في سائر الحالات

ولعل ان يقول الفقير عفا الله عنه العصية والنسيان يوم يقال للحكام

هل جزاء العصية الا انخزي والهوان والمحسن هل جزاء احسان الا احسان

قد تم طبع هذا الكتاب الفائق ذي المورد العذب والمنهل الرائق في حسن كماله

كالدارالة بيد المسموع بعقد الجيد الذي نرى المجتهدين الذين يخزن

الى النظر فيه بالاستشواق والطالبين الصادقين قد امتد والبلاد اعانق
 هو عقد الجيد الذي يخافون الله الصمد في جبال الفاسقين المبتدعين جبل
 من مسد لعمري انه اسم وافق مسماه ولفظ مطابق معناه لم ينسج ناسج على منواله
 ولم يجد حائث على مثاله وهو مع انه قلت كلمة كثر علومه وحكمه
 اينعت افنان فنونه وازهرت عذبات غصونه وكيف لا وهو لمن تستنزل
 به بركات السماء وليستسقى به في السنة الشهباء افضل علماء المتأخرين
 سيد المفسرين سند المحدثين امام الموحدين كمال الاتفاق العلماء
 الفحول على الاطلاق **شعر** علامة العلماء والبر الذكي لا ينتهي لكل بحر
 شغل فخر الامثال والاشباه العالم الكامل **شاه** **والله** رحمه الله
 ورضي عنه وارضاه كيف لا وهو من الذين قد شردوا طيما لنام وهجر والذين
 الطعام وقاموا على هذه الخدمة انما القيام مدى الليالي والايام لم تخلوا
 عن اوطانهم وفارقوا اهليهم واخوانهم وكل ذلك طلبا للتخصيل المزيد
 وحرصا على بقاء سلسلة الاسانيد فكان لهم بذلك اعظم اجر
 لانهم ميزوا الحق من الباطل كطلوع الفجر وتخلى بهم جيل الدهر وقام المحدث
 بغيظ وقهر فهذا ينبغي ان يكتب باقلام الذهب على صفائح الزبرجد
 لابل على الواح الزمرد لابل على خدود الحور باقلام النور لكن لما كسدت
 اسواق علوم اصول السنن والمذاهب والدراية وفتحت ابرياء الببل
 واتباع الهوى والغواية وقل من بيد مثل هذا الكتاب ولم يسمع
 مذاكرة هذه الفصول والابواب لنسج على مثله عناكب النسيان
 واخفت هذه السلماء بجلباب الكتمان فعند ذلك راي بطيعة

المحب في الله ذي المجد والجاه السيد الاكرم محمد معظم لازل كما
معظم في الدنيا والعقيد فطبعه في مطبعة الفاروق في لاهور زاد الله
نفعه في الدارين وامر بتقريبه ذا الخطر الكليل من اخلاق لمن العلم
والادب انما الجرح والبلادة ارتكب لتلف العمر الفقير الذليل في
الباطل وصرف الاوقات بلا طائل سقط في ايديهم بما فعل فيا استغنى الله
عني لم يعمل فقرة ثمقة امتثال كلامه فبادر اليها المشتاقون لعلكم بعد يوم التجدد والاشعاع

وكل جمال فصفا السر
كساه جلايب الهدى والبصائر
على انه في الهدى كنز الدخائر
وعقد الحيد المتقين الاكابر
والحق نور واخضر للنواظر
بها يهتدى من يقتدى بالاكابر
شموس التقى في باطن وظواهر
انا نابلطف الطبع شكل الجواهر
۹۰

الكل في انباء الاولين
ومن وفق الرحمن للحق قلبه
المليك ذا التاليف اكبر شاهد
فهو حبل الحيد الطيعين للهوى
ففي كل باب منه للشرع منهج
كتاب كبد رفيه زهر مسائل
وعم به نفع الانام واشرفت
وقلت لعام القام من راس حكمة

تاريخ طبع زرا وهر پير توحيد سيند كرايشيد تبا عنبوى سو كو غلام غلام رضا بزمى سلمى لاهور

مينه يه تاريخ كنه لاجواب
چو هر تحقيق چهي يه كتاب
تو لكها يون يي تاريخ بهت خوش موكر
قول فيصل يه تقليد مين كيا هي كبر

سب يه چها نسخه بصداب و تاب
دل نى كها مبحث تقليد مين
چهي مطبع فاروقى مين عقد الحيد
سرافت سى كها ماتف غيبى نى مجي

منها	نحو	منها	نحو	منها	نحو	منها	نحو
٣	حَكَمًا	١١	حَكَمًا	٣٢	نَائِي	٩	نَائِي
٢٧	كَيْفِيَّة	١٠	كَيْفِيَّة	٣٣	التَّهْوِي	٥	التَّهْوِي
٥	إِلَى	١	إِلَى	٣٤	مَجْتَهِدِينَ	٦	مَجْتَهِدِينَ
ايضاً	بِمَا	٢	بِمَا	ايضاً	ايضاً	٧	ايضاً
٦	طَرِيقًا	٢	طَرِيقًا	ايضاً	ايضاً	٨	ايضاً
ايضاً	مَجْمَعُ مَفْسَر	٥	مَجْمَعُ مَفْسَر	ايضاً	ايضاً	٩	ايضاً
٤	مَجِيئ	٢٧	مَجِيئ	٣٥	وَجُوب	٥	وَجُوب
٨	الْبَغْوِي	١٠	الْبَغْوِي	٣٨	نَقِيذٌ مُطْلَقًا	١	نَقِيذٌ مُطْلَقًا
١٠	يُشْتَرَطُ	٣	يُشْتَرَطُ	ايضاً	ايضاً	٨	ايضاً
ايضاً	فِيهَا نَصًا	٤	فِيهَا نَصًا	ايضاً	ايضاً	٩	ايضاً
ايضاً	مَقْلَدًا مِمَّا	٥	مَقْلَدًا مِمَّا	٢٣	اَوْنَى	٢	اَوْنَى
١٣	مَثَلُهُ	٥	مَثَلُهُ	٢٢	مَجِيئٌ لَا يَجِدُ	١	مَجِيئٌ لَا يَجِدُ
١٥	خِلَافُهُ	٣	خِلَافُهُ	٢٥	مَكْدَرَةٌ	٦	مَكْدَرَةٌ
ايضاً	بِجَهْلٍ	٩	بِجَهْلٍ	ايضاً	ايضاً	٦	ايضاً
١٤	النَّبِي	١١	النَّبِي	٢٦	يَجُوزُ	١٠	يَجُوزُ
١٨	وَصِدْقٍ	١١	وَصِدْقٍ	ايضاً	ايضاً	١١	ايضاً
٢٢	الضَّبْطُ	١١	الضَّبْطُ	٥٠	حَدٌّ	١	حَدٌّ
٢٩	النَّبِي	٣	النَّبِي	٥١	مَاسْتَقْرَانَا	٥	مَاسْتَقْرَانَا
ايضاً	بِعَنَى صَبَت	٥	بِعَنَى صَبَت	٥٢	الْحَدِيثُ	٢	الْحَدِيثُ
ايضاً	جَمِيعًا	٤	جَمِيعًا	ايضاً	ايضاً	٣	ايضاً
٣٠	مُبْتَلًى	١	مُبْتَلًى	ايضاً	ايضاً	٨	ايضاً
ايضاً	يَلْزَمُ	٤	يَلْزَمُ	٥٣	يُسْبِقُ	٩	يُسْبِقُ
٣١	يَنْقُضُ	١٠	يَنْقُضُ	٥٥	أَنْ يُفْتِيَ	٨	أَنْ يُفْتِيَ

غلطنامہ متن

صفحہ	سکھ	غلط	صحیح	صفحہ	سکھ	غلط	صحیح
۸۹	۱۱	الیمین	الیمین	۵۵	۹	یعلّم	یعلّم
۹۱	۸	السّیّی	السّیّی	ایضاً	ایضاً	یعرّف	یعرّف
۹۷	۷	روایۃ	روایۃ	۵۶	۴	فیحب	فیحب
۹۹	۹	جاز	جاز	۵۷	۸	ذکر	ذکر
۱۰۰	۹	ان صح	ان صح	۵۸	۳	یقبلوہ	یقبلوہ
۱۰۲	۱۱	العجی	العجی	ایضاً	۷	یقبلوہ	یقبلوہ
۱۰۴	۵	تقرّوها	تقرّوها	۶۰	۱	هشام	هشام
۱۱۲	۴	واقضیٰ العمل	واقضیٰ العمل	ایضاً	۵	اشهرت	اشهرت
ایضاً	۸	عن تنبع	عن تنبع	۶۱	۵	ابن	ابن
ایضاً	۱۰	وانا	وانا	۶۳	۶	اوخذہ	اوخذہ
صفحہ	سطر	غلط	صحیح	۶۵	۱۰	مغشوش	بمعانی
۲	۶	اسلام	اسلام	۶۶	۸	قلت	قلت
۵	۱۰	عمل	علم	ایضاً	ایضاً	یخالف	یخالفہ
۸	۳	ونیکو	دینی کو	۶۹	۴	الاقتداء	الاقتداء
۱۱	۲۳-۲۱	مکر کہیں	نچا بیسے	ایضاً	۱۱	اوتامیلہ	وتاویلہ
۱۸	۱۰	سیر	سیر	۷۰	۱	فیمّا	فیمّا
۱۹	۵	لما جن	لما جن	۷۱	۱۰	لا یکرہ	لا یکرہ
۲۱	۱۱	بمعنی	بمعنی	۸۱	۷	ورایۃ	ورایۃ
۲۲	۴	کی	کی حکم کی	۸۳	۹	دلالت	دلالت
۷	۷	مین	بی	۸۵	۸	بمقالۃ	بمقالۃ
۹	۹	اشیار	اشیار	۸۷	۲	ابوسف	ابوسف
۱۰	۱۰	یچا رکیو	یچا رکیو	ایضاً	۹	محتیّا	محتیّا
۲۳	۱	اوس	اوس کی اسی	۸۸	۸	اقاویل	اقاویل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۳	۵	کلام کے	کلام سے	۵۹	۷	ہی ہو تو ادبیر	ہو تو ادبیر
۲۵	۹	خلط کر دنیا	اصرار کرنا	۶۰	۱۱	جو زمین	جو زمین
۲۶	۲	ہنہین کہیں	ہنہین کئے	۶۱	۱۱	بکڑ لیا	بکڑ لیا
۷	۴	ہنہین	ہنہین کی	۶۲	۱	جو اس میں ہو یا ہی چھا لیفتا	جو اس میں ہو یا ہی چھا لیفتا
۲۷	۶	سپردگی	پیروی	۷	۷	ابن زیاد	ادرا بن زیاد
ایضاً ۱۱	۱۱	بڑتی ہے	بڑتی ہی کر انکی فایم کرشی	۷	۷	دیانت	دیانت کی
			خرچ من بڑتی ہینا	۶۳	۵	وجہ کا	وجہ کی
۲۹	۸	قرلط	قرلطہ	۶۴	۴	مبسوط	مبسوط
۳۰	۸	اجتہاد کی	اجتہاد کی اکثر	۶۶	۱۰	صلعم کے	صلعم کی خبر کے
۳۳	۴	او کا قفض الی کے واجب	او کا قفض تو ہی واجب	۶۸	۱۰	مضی کی قول	یعنی مضی کی قول
۳۴	۵	ٹہرا چاہی	ٹہرایا ہی	۷	۷	ہوتا مضی کا	ہوتا اور مضی کا
۷	۱۱	خوت طافت	خوب طافت	۷۰	۱	اوس سی	اوس کے اوس
۳۵	۱	تو	تو ادبیر	۷	۱۱	دکھتا جہالتا	دکھتا جہالتا
۴	۳	بڑہا کرین	بڑہا کرین جدہر	۷۱	۶	اجتہاد کا	اجتہاد
۳۶	۲	حق برہین	حق برہین	۷۲	۵	توت	فوت
۳۷	۴	ہوی	ہوی	۷۷	۱	یعنی	مقی
۳۹	۵	جنگو	جنگو	۸۳	۱	خوب اضرب	خوب
۴۰	۱۱	حادثہ	حادثہ کا	۸۵	۱	سواہی	جوی سواہی
۴۱	۱۰	کرتا	کرنا جب تک کہ	۸۸	۷	ور آخرت	اور آخرت
۴۵	۵	طریق من خلاف	طریق خلاف من فکر	۹۱	۱۱	ابن الصلاح کی	ابن الصلاح کا
۷	۷	فقتہر منی	منی	۹۴	۱۱	نودی	تو نودی
۷	۸	معنی میں سے	معنی میں سے	۱۰۸	۱	اوسکا ہی	اوسکا ہی
۴۶	۷	عالم درویش	عالم اور درویش	۱۱۰	۳	تو اول	تو اول
۴۷	۸	مقید	مقلد	۷	۷	نادر	نادر قوی
۵۲	۱۱	سے ادنی جو کہ	سے جو کہ	۷	۷	یون	یون
۵۹	۴	نقہ	نقہ				

